www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

کلیات

مراثی جوش ملیح آبادی

مؤلف
ڈاکٹر عصمت ملیح آبادی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

فہرست

(۱)........مرثیے کی اہمیت.. ۵

(۲)........ذاکر سے خطاب.. ۳۰

(۳)........متولیانِ وقف حسین آباد سے خطاب........................ ۳۹

(۴)........سوگوارانِ حسین سے خطاب................................ ۴۲

(۵)........حسین اور انقلاب.. ۴۸

(۶)........موجد و مفکر.. ۷۲

(۷)........آوازۂ حق.. ۱۳۲

(۸)........طلوعِ فکر.. ۱۶۴

(۹)........وحدتِ انسانی.. ۲۰۲

(۱۰)........عظمتِ انسان.. ۲۲۹

(۱۱)........زندگی و موت.. ۲۶۰

(۱۲)........پانی.. ۲۹۰

(۱۳)........سلام.. ۳۱۷-۳۳۱

nted by www.ziaraat.com
www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ تو کہے گا جلوہ بجز واہمہ نہیں
جو دیکھنے میں آئے وہ بت ہے خدا نہیں

اے صدق کے محیط، حقائق کے آبشار
اے حق کے بادشاہ، معارف کے تاجدار
اے علم کے حدیقہ، تفکر کے شہریار
نوعِ بشر کو فکر و عمل کی طرف پکار

ہاں نبضِ زندگی کی شفق ہے ترا وجود
انفاسِ عہدِ رحمتِ حق ہے ترا وجود

جوش کے مرثیے نہ تو عبادت ہیں نہ بخشش کا ذریعہ، ان کے پیش نظر ایک مقصد ہے، صحت مند و توانا زندگی کے لئے ایک راستے کی تلاش ہے۔ یہ راستہ انہوں نے شہادت حسین علیہ السلام میں تلاش کر لیا ہے۔ جس پر چل کر نوع انسان اپنی اس منزل تک پہنچ سکتا ہے جس کی نشاندہی خدائے تعالیٰ نے کی ہے۔ کیا سبب ہے کہ جوش اپنے مرثیوں میں ذاتِ خداوندی، رسولِ خدا اور حضرت علی شیرِ خدا کے ذکر سے بھی غافل نہیں رہتے۔ وہ اپنی بات کو تکرار کے ساتھ تواتر کے ساتھ اور تسلسل کیساتھ بیان کرتے ہیں، جگہ جگہ ان کا انداز معلمانہ ہو جاتا ہے تاکہ قارئین ان کی بات کو سمجھ سکیں۔

"کلیاتِ مراثی جوش" میں جوش کے مرثیوں کا تفصیلی جائزہ مقصود نہیں ہے بلکہ تعارف کے طور پر چند کلمات سپردِ قلم کئے جا رہے ہیں۔ اس کتاب سے قبل محترم ضمیر اختر نقوی نے "جوش ملیح آبادی کے مرثیے" عنوان سے ایک کتاب

ترتیب دے کر ایک اہم خدمت انجام دی ہے اور جوش کے مراثی کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔

کلیات میں جوش کی مطبوعہ کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔ مرثیوں کو نقل کرنے میں دشواری یہ پیش آئی ہے کہ جوش صاحب مرحوم نے مرثیوں میں جگہ جگہ تبدیلی کر دی ہے کہیں الفاظ تبدیل کر دیئے ہیں، کہیں مصرعے بدل دیئے ہیں کہیں بند غائب کر دیئے ہیں اور کہیں سے بند شامل کر دیئے ہیں جس کی وجہ سے قارئین کو دشواری ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ "موجد و مفکر" کا وہ نسخہ دیکھیں گے جو لکھنؤ سے شائع ہوا تھا اور پھر "الہام و افکار" میں "موجد و مفکر" کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو واضح فرق نظر آئے گا۔

مختصر یہ کہ وہ مرثیہ جو اشرف دکنی کی نظم "نو سرہار" سے یا عبداللہ قطب شاہ کے دیوانوں سے شروع ہوا تھا ۱۹۸۲ء میں حضرت جوش ملیح آبادی مرحوم کی وفات کے وقت اپنے عروج پر ضرور نظر آتا ہے لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ ارتقا کا یہ دور کب ختم ہوگا۔ جوش کے بعد اردو شاعری اور مرثیے کا میدان بظاہر خالی ہے لیکن انسانی زندگی کے ارتقائی عمل کی طرح زبان اور شاعری کا ارتقائی عمل بھی رک نہیں سکتا۔

ڈاکٹر عصمت ملیح آبادی
اردو منزل۔ ملیح آباد۔ لکھنؤ

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ذاکر سے خطاب

ہوشیار اے ذاکرِ افسردہ فطرت ہوشیار
مردِ حق اندیشہ اور باطل سے ہو زار و نزار
ضعف کا احساس، اور مومن کو، یہ کیا خلفشار
لافتی الا علی، لا سیف الا ذوالفقار
جو حسینی ہے، کسی قوت سے ڈر سکتا نہیں
موت سے ٹکرا کے بھی ساونت مر سکتا نہیں

تو نہیں روحِ شہیدِ کربلا سے بہرہ مند
تیرے شانوں پر تو زلفِ بزدلی کی ہے کمند
سخت استعجاب ہے اے پیشہ ور ماتم پسند
تیغ و خنجر کے سینے میں ہو قلبِ گوسفند
ننگ کا موجب ہے یہ اہلِ وفا کے واسطے
یوں نہ ماتم کر شہیدِ کربلا کے واسطے

مانعِ شیون نہیں میرا پیامِ مستقل
گریہ فطری شے ہے، دشمن پر بھی بھر آتا ہے دل
دل نہیں پتھر ہے مولیٰ پر نہ ہو جو مضمحل
گریۂ مومن سے ہے تزئینِ بزمِ آب و گل
کون کہتا ہے کہ دل کے حق میں غم اچھا نہیں
پھر بھی شغلِ گریہ منصب اپنا بن سکتا نہیں

ہاں میں واقف ہوں کہ آنسو ہے وہ تیغِ آبدار
سنگ و آہن میں اتر جاتی ہے جس کی نرم دھار
ہے مگر مردانگی کو ان خنک اشکوں سے عار
جن کے شیشوں میں نہ غلطاں ہوں شجاعت کے شرار
اشک، بے سوزِ دروں پانی ہے، ایماں کی قسم
قلبِ شبنم پہ شعاعِ مہرِ تاباں کی قسم

سوچ تو اے ذاکرِ افسردہ طبع نرم خو
آہ تو نیلام کرتا ہے شہیدوں کا لہو
تاجرانہ عشق ہے مجلس میں تیری ہاؤ ہو
قیس کا دریوزہ ہے محمل پہ تیری گفتگو
عالمِ اخلاق کو زیر و زبر کرتا ہے تو
خونِ اہلِ بیت میں لقمے کو تر کرتا ہے تو

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حرص نے تجھ کو سکھایا ہے دناءت کا سبق
کربلا کے ذکر میں لیتا نہیں کیوں نام حق
چشمۂ دولت ہے تیرا سیلِ اشک بے قلق
خون کی چادر سے سونے کے بناتا ہے ورق

خانۂ برباد ہے دولت سرا تیرے لئے
اک وظیفہ ہے زمینِ کربلا تیرے لئے

کیا بتاؤں کیا قصور تو نے پیدا کر دیا
غیرتِ حق کو بھلا کر، حق کو رسوا کر دیا
کربلا و خونِ مولا کو تماشا کر دیا
"آبِ رکناباد" و "بستان" مصلیٰ کر دیا

عشقِ گریہ عیش کی تمہید ہے تیرے لئے
عشرۂ ماہِ محرم، عید ہے تیرے لئے

سوچ تو کچھ جی میں اے مشتاقِ راہِ مستقیم
مومنوں کے دل ہوں اور واماندۂ امید و بیم
شدتِ آہ و بکا سے دل ہوں سینوں میں دو نیم
کیوں یہیں لے دے کے تھا کیا مقصودِ ذبحِ عظیم؟

خوف ہے قربانِ اعظم نظر سے گر نہ جائے
اس حیدؑ کے لہو پر، دیکھ، پانی پھر نہ جائے

سازِ عشرت ہے تجھے ذکرِ امامِ مشرقین
ڈھال ہے تیرے لئے، بستانِ غم کا شین
تیری دارالضرب ہے اہلِ عزا کا شور و شین
سر جھکا لے شرم سے اے تاجرِ خونِ حسینؑ

ذہن میں آتا ہو جس کا نام تلواروں کے ساتھ
اس کا ماتم اور ہو سکوں کی جھنکاروں کے ساتھ

غم کے سکے بہرِ زر تا کے بٹھائے جائیں گے؟
کب تک آخر ہم پہ عشرت دلائے جائیں گے؟
دام پر تا چند یوں دانے گرائے جائیں گے؟
آنسوؤں سے تا کجا "موتی" بنائے جائیں گے

بہرِ لقمہ تابکے منبر پہ منہ کھولے گا تو؟
تا کجا پانی کے کانٹے پر لہو تولے گا تو؟

کربلا میں اور تجھ میں اتنا بُعد المشرقین
اس طرف شورِ رجز خوانی، ادھر لے دے کے بین
اس طرف تکبیر، ادھر ہنگامہائے شور و شین
اس طرف اشکوں کا پانی، اس طرف خونِ حسینؑ

وہ تجھی کس منزل میں اور تو کون سی منزل میں ہے
شرم سے گڑ جا اگر احساس تیرے دل میں ہے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کربلا سے واقفیت بھی ہے مرو منفعل؟
کربلا در پردہ بشاش، اور بہ ظاہر مضمحل

جس کی رفعت سے بلندی آسمانوں کی خجل
جس کے ذروں میں دھڑکتے ہیں جواں مردوں کے دل

قشقۂ زریں ہے جس کی رفعت گردوں افلاک پر
مہرِ تکمیلِ نبوت ثبت ہے جس خاک پر

جس کے ہر ذرّے میں غلطاں ہیں ہزاروں آفتاب
جس کی نبضوں میں جاری ہے جہاں خونِ گلاب
جس کے خار و خس میں ہے خوشبوئے آلِ بوتراب
کربلا! تاریخِ عالم میں نہیں تیرا جواب

کربلا! تو آج بھی قائم ہے اپنی بات پر
سر اب بھی سجدہ کرتا ہے ترے ذرات پر

اے چراغِ دودمانِ مصطفےٰ کی خوابگاہ
تیرے خار و خس پہ ہے تابندہ خونِ بے گناہ
تیری جانب اٹھ رہی ہے اب بھی یزداں کی نگاہ
آ رہی ہے ذرّے ذرّے سے صدائے لا الٰہ

اس لئے میں اتنی ہو کر تیری اب سرحد ہے حسینؑ
تیرے سناٹے میں محوِ خوابِ راحت ہے حسینؑ

جو دہکتی آگ کے شعلوں پہ سویا، وہ حسینؑ
جس نے اپنے خون سے عالم کو دھویا، وہ حسینؑ
جو جواں بیٹے کی میت پر نہ رویا، وہ حسینؑ
جس نے سب کچھ کھو کے پھر کچھ بھی نہ کھویا، وہ حسینؑ

مرتبہ اسلام کا جس نے دوبالا کر دیا
خون نے جس کے دو عالم میں اجالا کر دیا

نطق جس کا نغمہ ساز تکبیر، وہ حسینؑ
تھا جو شرحِ مصطفےٰ، تفسیرِ حیدرؑ، وہ حسینؑ
تشنگی جس کی جوابِ موجِ کوثر، وہ حسینؑ
لاکھ پہ بھاری رہے جس کے بہتّر، وہ حسینؑ

جو محافظ تھا خدا کے آخری پیغام کا
جس کی نبضوں میں چھپا تھا لہو اسلام کا

ہنس کے جس نے پی لیا جامِ شہادت، وہ حسینؑ
مر گیا لیکن نہ کی فاسق کی بیعت، وہ حسینؑ
ہے رسالت کی سپر جس کی امامت، وہ حسینؑ
جس نے رکھ لی نوعِ انسانی کی عزت، وہ حسینؑ

وہ کہ سوزِ غم کو سانچے میں خوشی کے ڈھال کر
مسکرا دیا موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اے حسینؑ اب تک گل افشاں ہے تری امت کا باغ
آندھیوں سے لڑ رہا ہے آج بھی تیرا چراغ
تو نے دھو ڈالے جبینِ ملتِ بیضا کے داغ
تیرے دل کے سامنے لرزاں ہے باطل کا دماغ

فخر کا دل میں دریچہ باز کرنا چاہیے
جس کا تو آقا ہو، اس کو ناز کرنا چاہیے

کھول آنکھیں اے اسیرِ کاکلِ زشت و نکو
آہ کن موہوم موجوں پہ بہا جاتا ہے تو
ختم ہے آنسو بہانے ہی پہ تیری آرزو
اور شبیرِ کربلا نے تو بہایا تھا لہو

بات ہے ماتم میں تیرا سینہ افگار ہے
اور حسینؑ ابن علیؑ کا ہاتھ تھا تلوار پر

تھیں بجز خوں چکاں تیغیں حسینی فوج کی
اور صرف اک سیدِ سجادؑ کی زنجیر تھی
اتنی تیغوں کی رہی دل میں نہ تیرے یاد بھی
حافظے میں صرف اک زنجیر باقی رہ گئی

ذہن کو بیچارگی سے انس پیدا ہو گیا
اے شہِ عالم کے بیٹو! یہ تجھے کیا ہو گیا

آہ تو اور سازِ برگِ عافیت کا اہتمام
کیوں نہیں کہتا کہ باطل کی حکومت ہے حرام
تجھ کو اور زنداں کا ڈر، کیوں اے غلامِ ننگ و نام؟
جانتا ہے رہ چکے ہیں قید میں کتنے امام؟

تو مثالِ اہلِ بیتِ پاک مر سکتا نہیں
عشق کا دعویٰ ہے، اور تقلید کر سکتا نہیں

دیکھ، مجھ کو دیکھ، میں ہوں ایک رندِ بادہ خوار
رسمِ تقویٰ ہی سے واقف ہوں نہ طاعت سے دوچار
سر پہ ہے شملہ نہ کاندھے پر عبائے زرنگار
موت کو لیکن سمجھتا ہوں، حیاتِ پائدار؟

رسم و راہِ زہد و تقویٰ کو سبک کرتا ہے تو
قتل سے ڈرتا نہیں میں، قید سے ڈرتا ہے تو

خوف کا جن ہے زمانے سے ترے سر پہ سوار
خوف ہے اک نامبارک طائرِ مردار خوار
باغ و بستاں سے نہیں ہوتی نظر جس کی دوچار
روز و شب لاشوں پہ منڈلاتا ہے جو دیوانہ وار

تیرے سر پر اس کا منڈلانا تماشا تو نہیں؟
غور کر تو اک حقیقت خیز لاشا تو نہیں؟

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خلق میں محشر بپا ہے اور تو مصروفِ خواب
خون میں ذلت کی موجیں کھا رہی ہیں پیچ و تاب
تیری غیرت کو خبر بھی ہے، کہ دشمن کا عتاب
تیری ماں، بہنوں کی راہوں میں الٹتا ہے نقاب

اب تو وحشی غیر کی صورت بھر ناچا ہے
یہ اگر ذلت نہیں، تو ڈوب مرنا چاہیے

دیکھ تو کتنی مکدر ہے فضائے روزگار
کس طرح چھایا ہوا ہے، حق پہ باطل کا غبار
بزمِ بے دانی میں روحِ اہرمن ہے گرمِ کار
میان سے باہر نکل جا، اے علیؑ کی ذوالفقار

نقشِ حق کو اب بھی او غافل! جلی کرتا نہیں
اب بھی تقلیدِ حسینؑ ابنِ علیؑ کرتا نہیں؟

متولیانِ وقفِ حسین آباد سے خطاب

سن سکو تو چند نالے ہیں دلِ غمناک کے
اے گرامی ممبرو! وقفِ حسین آباد کے
شعلوں کی جگمگاہٹ کی ہوا کرتی ہے "شو"
ہر محرم کی نویں اور آٹھویں تاریخ کو
وہ اداس اور تشنہ دو راتیں سرِ جوئے فرات
جن کے سناٹے کے اندر گم تھی روحِ کائنات
جن کی رو میں درہم و برہم تھا دنیا کا نظام
جن کی خاموشی میں غلطاں تھا شہادت کا پیام
جن کی ہلچل سے تلاطم تھا دلِ آفاق میں
جھلملائی تھی وفا کی شمع جن کے طاق میں
جن کی ظلمت کو منور کر رہے تھے دل کے داغ
گل ہوا تھا جن کی آندھی میں مدینے کا چراغ

پُرفشاں تھے جن کے سناٹے جرس کے واسطے
تم نے ان راتوں کو چھانا ہے ہوس کے واسطے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

[…]شعلوں میں جس جگہ خون شہیداں کا ہو رنگ
[…]یر کرنے کو بلائے جائیں واں اہل فرنگ
[…]کیا حمیت ہے کہ اپنوں کے لئے ہو روک تھام
[…]وب میں بھی غیر کے آئے کوئی تو اذن عام
[…]تملق، یہ خوشامد، یہ زبوں اندیشیاں
[…]قم کدہ مسلم کا ہو نصرانیوں کا بوستاں
[…]دیدۂ نا دید ہو جس بزم میں افسانہ کو
[…]س جگہ دی جائے دعوت چشمک مریخ کو
[…]اٹھائے دل میں کھولا جائے ہنگامے کا باب
[…]قمقمے ہوں آنسوؤں کی انجمن میں باریاب
[…]دم عصمت میں، سر آنکھوں پر لیا جائے گناہ
[…]مقبرے کو اور بنائے آسماں تفریح گاہ
[…]عوت حرف و حکایت، زلزلے کی رات میں
[…]منعقد ہو جشن، اشکوں کی بھری برسات میں
[…]ام شیعان پہ کھلے موج تبسم کا علم
[…]خون کے قطروں پہ اور ارباب عشرت کے قدم
[…]رقص کی صہبا چلے اہل وفا کے خون میں
[…]آخری ہچکی بھری جائے گرامو فون میں

لشکر شادی سے روندی جائے غم خانے کی خاک
غازۂ خوباں بنائی جائے پروانے کی خاک
چنگ و بربط کا تسلط ہو دیار آہ میں
اہل ماتم لاش کو رکھیں نمائش گاہ میں
دیدۂ عشرت اٹھے صد پارہ اشیا دیکھنے
جینے والے آئیں رونے کا تماشا دیکھنے
جوئے خوں، اور اس پہ تیراکی کا میلا الحذر
غیرت اسلام! تجھ کو کھا گئی کس کی نظر؟
روح مومن کو عطا، یار خدا! ادراک ہو
یہ نہیں تو صور پھونکا جائے کہ قصہ پاک ہو

....

اے یار اللہ نوحہ سناتا پھرتا
تا روز جزا اشک بہاتا پھرتا
امداد کرتے جو ترس کھا کے حسین
اسلام ترا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سوگوارانِ حسینؑ سے خطاب

انقلابِ تند و خو جس وقت اٹھائے گا نظر
کروٹیں لے گی زمیں، ہو گا فلک زیر و زبر
کانپ کر ہونٹوں پہ آ جائے گی روحِ بحر و بر
وقت کا پیرانہ سالی سے بھڑک اٹھے گا سر

موت کے سیلاب میں ہر خشک و تر بہہ جائے گا
ہاں مگر نامِ حسینؑ ابنِ علیؑ رہ جائے گا

کون؟ ہستی کے دھوکے میں نہ آیا وہ حسینؑ
سر کٹا کر بھی نہ جس نے سر جھکایا وہ حسینؑ
جس نے مر کر غیرتِ حق کو جِلایا وہ حسینؑ
موت کا منہ دیکھ کر جو مسکرایا وہ حسینؑ

کانپتی ہے جس کی پیری کو جوانی دیکھ کر
ہنس دیا جو تیغِ قاتل کی روانی دیکھ کر

ہاں نگاہِ غور سے دیکھ اے گروہِ مومنیں!
جا رہا ہے کربلا خیر البشر کا جانشیں
آسماں ہے لرزہ بر اندام، جنبش میں زمیں
فرق پر ہے سایہ افگن شہپرِ روح الامیں

اے شکوہِ السلام، اے خفتہ گلیو الوداع
اے مدینے کی نظر افروز گلیو الوداع

ہوشیار، اے ساکت و خاموش کوفے! ہوشیار
آ رہے ہیں دیکھ وہ اعدا قطار اندر قطار
ہونے والی ہے کشاکش درمیانِ نور و نار
اپنے وعدوں پر پہاڑوں کی طرح رہ استوار

صبح قبضہ کر کے رہتی ہے اندھیری رات پر
جو بہادر ہیں اڑے رہتے ہیں اپنی بات پر

لو کے جھونکے چل رہے ہیں فضا میں ہے آفتاب
سرخ ذرّوں کا سمندر کھا رہا ہے پیچ و تاب
تشنگی، گرمی، تلاطم، آگ، وحشت، اضطراب
کیوں مسلمانو! یہ منزل، اور آلِ بوترابؑ

کس قدر ظالم ہو تم نے جو ستایا ان کو کن کن کے لئے
مصطفیٰؐ نے ان کو پالا تھا اسی دن کے لئے؟

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لو وہ مقتل کا سماں ہے، وہ حریفوں کی قطار
بے رخی ہے نہر لو وہ سامنے بیگانہ وار
وہ ہوا اسلام کا سرتاج مرکب پر سوار
دھوپ میں وہ برق سی چمکی، وہ نکلی ذوالفقار
آگئی رن میں اجل، تیغ دو دم تولے ہوئے
جانب اعدا بڑھا دوزخ وہ منہ کھولے ہوئے

دور تک ہلنے لگی گھوڑوں کی ٹاپوں سے زمیں
کوہ تھرانے لگے، تیورا گئی فوج لعیں
زد پہ آکر کوئی بچ جائے، نہیں ممکن نہیں
لو حسینؑ ابن علی نے وہ چڑھا لی آستیں
آستیں چڑھتے ہی خون ہاشمی گرما گیا
یا خدا! ہشیار، دریا میں تلاطم آگیا

ظہر کے ہنگام، کچھ ڈھلنے لگا جب آفتاب
ذوقِ طاعت نے دلِ مولیٰ میں کھایا پیچ و تاب
آکے خیمے سے کسی نے دوڑ کر تھامی رکاب
ہوگئی بزم رسالت میں امامت باریاب
تشنہ لب ذروں پہ خون مشک بو بہنے لگا
خاک پر اسلام کے دل کا لہو بہنے لگا

آفریں چشم و چراغ دودمان مصطفٰےؐ
آفریں صد آفریں و مرحبا صد مرحبا
مرتبہ انسان کا تو نے دو بالا کر دیا
جان دے کر، اہل دل کو تو سبق یہ دے گیا
کشتیٔ ایماں کو خونِ دل میں کھینا چاہیے
حق پہ جب آنچ آئے تو یوں جان دینا چاہیے

اے محیط کربلا! اے ارض بے آب و گیاہ
جرأت مردانۂ شبیرؑ کی رہنا گواہ!
حشر تک گونجیں گے تجھ میں نعرہ ہائے لاالٰہ
کج رہے گی فخر سے فرقِ رسالت پر کلاہ
یہ شہادت اک سبق ہے حق پرستی کے لیے
اک ستونِ روشنی ہے تیرہ بختی کے لیے

تم سے کچھ کہنا ہے اب اے سوگوارانِ حسینؑ
یاد بھی ہے تم کو تعلیم امام مشرقین؟
تا کجا بھولے رہو گے غزوۂ بدر و حنین
کب تک آخر ذاکروں کے تاجرانہ شور و شین؟
ذاکروں نے موت کے سانچے میں دل ڈھالے نہیں
یہ شہید کربلا کے چاہنے والے نہیں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کہہ چکا ہوں بار بار، اور اب بھی کہتا ہوں یہی
مانعِ شیون نہیں میرا پیامِ زندگی
لیکن اتنی عرض ہے اے نوحہ گیرِ بزدلی
اپنی نبضوں میں رواں کر خونِ پر جوشِ علی

ابنِ کوفہ پہلے اپنی تیغ کاہی کو تو دیکھ
اپنے ماتھے کی ذرا مہرِ غلامی کو تو دیکھ

جس کو ذلت کا نہ ہو احساس وہ نامرد ہے
تنگ پہلو ہے وہ دل جو بے نیازِ درد ہے
حق نہیں جینے کا اس کو جس کا چہرہ زرد ہے
خودکشی ہے فرض اس پر، خون جس کا سرد ہے

وقتِ بیداری نہ غالب ہو سکے جو قوم پر
لعنت ایسی نغمۂ ملت پہ، تف ایسی قوم پر

زندہ رہنا ہے تو میرِ کارواں بن کر رہو
اس زمیں کی پستیوں میں آسماں بن کر رہو
دورِ حق ہو تو نسیمِ بوستاں بن کر رہو
عہدِ باطل ہو تو تیغِ بے اماں بن کر رہو

دوستوں کے پاس آؤ نور پھیلاتے ہوئے
دشمنوں کی صف سے گزرو آگ برساتے ہوئے

دورِ محکومی میں راحت کفر، عشرت ہے حرام
مے وشوں کی چاہ، ساقی کی محبت ہے حرام
علم ناجائز ہے دستارِ فضیلت ہے حرام
انتہا یہ ہے غلاموں کی عبادت ہے حرام

گوشۂ ذلت میں ٹھہرنا کیا، گزرنا بھی حرام
صرف جینا ہی نہیں، اس طرح مرنا بھی حرام!

کیا صرف مسلمان کے پیارے ہیں حسین
چرخِ نوعِ بشر کے تارے ہیں حسین
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہمراز یہ فسانۂ آہ و فغاں نہ پوچھ
دو دن کی زندگی کا غمِ این و آں نہ پوچھ
کیا کیا حیاتِ ارض کی ہیں تلخیاں نہ پوچھ
کس درجہ ہولناک ہے یہ داستاں نہ پوچھ
تفصیل ہے کہ یوں تو فلک کانپنے لگے
دوزخ بھی فرطِ شرم سے منہ ڈھانپنے لگے

دنیا کی ہر خوشی ہے غم و درد سے دوچار
ہر قہقہے کی گونج میں ہے چشمِ اشکبار
کیا خار و خس کہ وہ تو ہیں معتوبِ روزگار
نسرین و نسترن میں بھی پنہاں ہے نوکِ خار
غنچے ہیں جنبشِ دلِ مضطر لیے ہوئے
گل برگ تک ہے برشِ خنجر لیے ہوئے

حسینؑ اور انقلاب

ted by www.ziaraat.com

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یارانِ سرفروش و نگارانِ مہ جبیں
آبِ نشاط و لعل و لب و زلفِ عنبریں
کوئے مغاں و بوئے گل و ورد تے دلنشیں
زور و زن و ذکاوت و ذہن و زر و زمیں

جو شے بھی ہے وہ درد کا پہلو لئے ہوئے
ہر گوہرِ نشاط ہے آنسو لئے ہوئے

بیگانۂ حدود ہے انساں کی آرزو
پیچیدہ ہر نظر میں ہے اک تازہ جستجو
تسکیں نہیں کہیں بھی تمنائے برق خو
ساقی کا وہ کرم ہے کہ بھرتا نہیں سبو

ارماں کی شاہراہ میں منزل نہیں کوئی
اس بحرِ بے کنار کا ساحل نہیں کوئی

اس لیئے حیات کی اللہ ری دار و گیر
ہر لوح اک کمان ہے ہر تار ایک تیر
اس کے کرم میں بھی وہ حرارت ہے ہم صفیر
جس کے مقابلے میں جہنم ہے زم ہریر

الجھے جو اس کے گیسوئے پیچاں کے جال میں
لگ جائے آگ دامنِ قطبِ شمال میں

امراض سے کسی کا بڑھاپا ہے اک وبال
آلام سے کسی کی جوانی ہے پائمال
اس کو ہے خوف ننگ اسے نام کا خیال
روزی سے کوئی تنگ کوئی عشق سے نڈھال

ہر سانس ہے نوید عذابِ عظیم کی
گھبرا کے دہائی خدائے رحیم کی

اس خوں چکاں حیات کے آلام کیا کہوں
قدرت نہیں فسانۂ ایام کیا کہوں
وارائے کائنات کے انعام کیا کہوں
یہ داستانِ مرحمتِ عام کیا کہوں

کہہ دوں تو دل سے خون کا چشمہ ابل پڑے
اور چپ رہوں تو منہ سے کلیجہ نکل پڑے

نوعِ بشر پہ ہے جو مصیبت نہ پوچھیے
سفاکِ زندگی کی شقاوت نہ پوچھیے
جورِ حیات و جبرِ مشیت نہ پوچھیے
کتنا رقیق ہے دلِ قدرت نہ پوچھیے

سو سال اگر خزاں کے تو دو دن بہار کے
قرباں ہجومِ رحمتِ پروردگار کے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ں تو غمِ معاش کا سوزِ نہاں ہے اور
...لیف جاں گدازیٔ عشقِ بتاں ہے اور
...ے تشنگیٔ شیب و عذابِ خزاں ہے اور
...ان امرِ حق کی مگر داستاں ہے اور

گفتار صدق مایۂ آزادی شود
چوں حرفِ حق بلند شود داری شود (صائب)

...ں اس بلا سے کوئی بلا بھی بڑی نہیں
... اس کو علم جس پہ یہ بپتا پڑی نہیں
...توں کی اس کے لاش بھی اکثر گڑی نہیں
...ان امرِ حق سے کوئی شے کڑی نہیں

بے جرم خود کو جرم میں جو باندھ لے وہ آئے
اس راہ میں جو سر سے کفن باندھ لے وہ آئے

...ف رشد و کاوشِ تبلیغ الاماں
... دائرہ ہے دائرۂ مرگِ ناگہاں
... یہاں سروں پہ کڑکتی ہیں بجلیاں
...الم سے بولنے لگتے ہیں استخواں

ہر گام پر حیات کے چہرے کو فق کرے
مرنا جو چاہتا ہو وہ اعلانِ حق کرے

کیسے کوئی عزیز روایات چھوڑ دے
کچھ کھیل ہے کہ کہنہ حکایات چھوڑ دے
کمسنی میں تھے جو ملے وہ خیالات چھوڑ دے
ماں کا مزاج باپ کی عادات چھوڑ دے

کس جی سے کوئی رشتۂ اوہام چھوڑ دے
ورثے میں جو ملے ہیں وہ اصنام توڑ دے

اوہام کا رباب قدامت کا ارغنوں
فرسودگی کا سحر روایات کا فسوں
اقوال کا مراق حکایات کا جنوں
رسم و رواج و صحبت و میراث و نسل و خوں

افسوس یہ وہ حلقۂ دامِ خیال ہے
جس سے بڑے بڑوں کا نکلنا محال ہے

اس بزمِ سامری میں جہالت کا ذکر کیا
خود علم کے حواس بھی رہتے نہیں بجا
اوہام جب دلوں میں بجاتے ہیں دائرہ
عقلوں کو سوجھتا ہی نہیں رقص کے سوا

تاریخ جھومتی ہے فسانوں کے خول میں
بوڑھے بھی ناچتے ہیں جوانوں کے غول میں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ں دائرے میں قصرِ قدامت کا ہو طواف
ت کے "جرم" کو کوئی کرتا نہ ہو معاف
ڑے ہوئے رسوم کا ذہنوں پہ ہو غلاف
واز کون اٹھائے وہاں جہل کے خلاف
آواز اٹھائے موت کی جو آرزو کرے
ورنہ مجال ہے کہ یہاں گفتگو کرے

تا ہے جو سماج میں جویائے انقلاب
ا ہے اس کو مرتد و زندیق کا خطاب
لے تو اس کو آنکھ دکھاتے ہیں شیخ و شاب
ں پہ بھی وہ نہ چپ ہو تو پھر قوم کا عتاب
بڑھتا ہے ظلم و جور کے تیور لئے ہوئے
تشنیع و طعن و دشنہ و خنجر لئے ہوئے

تا ہے غلغلہ کہ یہ زندیق نامراد
ج فکر و کج نگاہ و کج اخلاق و کج نہاد
یلا رہا ہے عالم اخلاق میں فساد
ے صاحبانِ جذبۂ دیرینۂ جہاد
ہاں جلد اٹھو تباہی باطل کے واسطے
جنت ہے ایسے شخص کے قاتل کے واسطے

اور بالخصوص جب ہو حکومت کا سامنا
رعب و شکوہ و جاہ و جلالت کا سامنا
شاہان کج کلاہ کی ہیبت کا سامنا
قرنا و طبل و ناوک و رایت کا سامنا
لاکھوں میں ہے وہ ایک کروڑوں میں فرد ہے
اس وقت جو ثبات دکھائے وہ مرد ہے

اور بالخصوص بند ہو جب ہر رہِ نجات
حق تشنہ لب ہو دشت میں بالکل لبِ فرات
دستِ اجل میں ہو زن و فرزند تک کی ذات
حائل ہو مرگ و زیست میں لے دے کے ایک رات
یہ وہ گھڑی ہے کانپ اٹھے شیرِ نر کا دل
اس حملے کو چاہئے فوق البشر کا دل

وہ کربلا کی رات وہ ظلمت اداسی
وہ مرگ بے پناہ کے سائے میں زندگی
خیموں کے گرد و پیش وہ پر ہول خامشی
خاموشیوں میں دور سے وہ چاپ موت کی
تھی پشت وقت بارِ الم سے جھکی ہوئی
ارض و سما کی سانس تھی گویا رکی ہوئی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ اہل حق کی تشنہ دہاں مختصر سپاہ
باطل کا وہ ہجوم کہ اللہ کی پناہ
وہ ظلمتوں کے دام میں ڈیرا کے مہر و ماہ
تارے وہ فرط غم سے جھکائے ہوئے نگاہ

وہ دل بجھے ہوئے وہ ہوائیں تھمی ہوئی
وہ اک بہن کی بھائی پہ نظریں جمی ہوئی

لبریز زہر جور سے وہ دشت کا ایاغ
دکھتے ہوئے وہ دل وہ تپتے ہوئے دماغ
آنکھوں کی پتلیوں سے عیاں وہ دلوں کے داغ
پھول ظلمتوں میں وہ بجھے ہوئے چراغ

بکھرے ہوئے ہواؤں میں وہ گیسو رسولؐ کے
تاروں کی روشنی میں وہ آنسو بتولؑ کے

وہ رات وہ فرات وہ موجوں کا خلفشار
ماہی کی کروٹوں پہ وہ بے چارگی کا بار
وہ ظالموں کی زد پہ خواتین کا وقار
اصغر کا پیچ و تاب وہ جھولے میں بار بار

اصغر میں پیچ و تاب نہ تھا اضطراب کا
وہ دل دھڑک رہا تھا رسالت مآبؐ کا

وہ رات جب امام کی گونجی تھی یہ صدا
اے دوستان صادق و یاران باصفا
باقی نہیں رہا ہے کوئی اور مرحلہ
اب سامنا ہے موت کا اور صرف موت کا

آنے ہی پہ بلائیں ہیں اب تحت و فوق سے
جانا جو چاہتا ہے چلا جائے شوق سے

اور سنتے ہی یہ بات بصد کرب و اضطراب
شبیرؑ کو دیا تھا یہ انصار نے جواب
دیکھیں جو ہم یہ خواب بھی اے ابن بوتراب
واللہ فرط شرم سے ہو جائیں آب آب

قرباں نہ ہو جو آپ سے والا صفات پر
لعنت اس امن و عیش پہ تف اس حیات پر

کیا آپ کا خیال ہے یہ شاہ ذی حشم
ہم ہیں اسیر سود و زیاں صید کیف و کم
خود دیکھ لیجئے گا کہ گاڑیں گے جب قدم
ہلنا تو کیا ہلیں گے نہ دشت وفا سے ہم

پتلے ہیں ہم حدید کے پیکر ہیں سنگ کے
انساں نہیں پہاڑ ہیں میدان جنگ کے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہاں ہاں وہ رات وحشت و بیم و رجا کی رات
افسونِ جاں کنی و طلسمِ قضا کی رات
لبِ تشنگانِ ذریتِ مصطفےٰؐ کی رات
جو حشر سے عظیم تھی وہ کربلا کی رات
شبیر نے حیات کا عنواں بنا دیا
اس رات کو بھی مہرِ درخشاں بنا دیا

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم
دشتِ ثبات و عزم ہے دشتِ بلا و غم
صبرِ مسیح و جرأتِ سقراط کی قسم
اس راہ میں ہے صرف اک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتشِ بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے

جو صاحبِ مزاجِ نبوت تھا وہ حسینؑ
جو وارثِ ضمیرِ رسالت تھا وہ حسینؑ
جو خلوتیِ شاہدِ قدرت تھا وہ حسینؑ
جس کا وجود فخرِ مشیت تھا وہ حسینؑ
سانچے میں ڈھالنے کے لئے کائنات کو
جو تولتا تھا نوکِ مژہ پر حیات کو

جو اک نشانِ تشنہ دہانی تھا وہ حسینؑ
گیتی پہ عرش کی جو نشانی تھا وہ حسینؑ
جو خلد کا امیرِ جوانی تھا وہ حسینؑ
جو اک سنِ جدید کا بانی تھا وہ حسینؑ
جس کا لہو تلاطمِ پنہاں لئے ہوئے
ہر بوند میں تھا نوح کا طوفاں لئے ہوئے

جو کاروانِ عزم کا رہبر تھا وہ حسینؑ
خود اپنے خون کا جو شناور تھا وہ حسینؑ
اک دینِ تازہ کا جو پیمبر تھا وہ حسینؑ
جو کربلا کا داورِ محشر تھا وہ حسینؑ
جس کی نظر پہ شیوۂ حق کا مدار تھا
جو روحِ انقلاب کا پروردگار تھا

ہاں اب بھی جو منارۂ عظمت ہے وہ حسینؑ
جس کی نگاہ مرگِ حکومت ہے وہ حسینؑ
اب بھی جو محورِ بغاوت ہے وہ حسینؑ
آدم کی جو دلیلِ شرافت ہے وہ حسینؑ
واحد جو اک نمونہ ہے ذبحِ عظیم کا
شاہد ہے جو "خدا" کے مذاقِ سلیم کا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہاں وہ حسینؑ جس کا اٹل تھا ثبات
کہتا ہے گاہ گاہ کلیسوں سے بھی یہ بات
یعنی درونِ پردۂ صد رنگِ کائنات
اک کارساز ذہن ہے اک ذی شعور ذات
سجدوں سے کھینچتا ہے جو "مسجود" کی طرف
تھا جو اک اشارہ ہے "معبود" کی طرف

جس کا وجود عدل و مساوات کی مراد
جو کردگارِ امن تھا تکبیرِ جہاد
تحویلِ زندگی میں ہے رفعِ ہر فساد
قدرت کی اک امانتِ زریں ہے جس کی یاد
سوزاں ہے قلبِ خاک جو خونِ مبین سے
اک لو نکل رہی ہے ابھی تک زمین سے

عزت پہ جس نے سر کو فدا کر کے دم لیا
صدق و منافقت کو جدا کر کے دم لیا
حق کو ابد کا تاج عطا کر کے دم لیا
جس نے یزیدیت کو فنا کر کے دم لیا
فتنوں کو جس پہ ناز تھا وہ دل بجھا دیا
جس نے چراغِ دولتِ باطل بجھا دیا

عالم میں ہو چکا ہے مسلسل یہ تجربا
قوت ہی زندگی کی رہی ہے گرہ کشا
ہر ضعف کا ہمیشہ رہا ہے جھکا ہوا
ناطاقتی کی موت ہے طاقت کا سامنا
طاقت سی شے مگر خجل و بدنصیب تھی
ناطاقتی حسینؑ کی کتنی عجیب تھی

طاقت سی شے کو خاک میں جس نے ملا دیا
تنہا الٹ کے قصرِ حکومت کو ڈھا دیا
جس نے ہوا پہ رعبِ امارت اڑا دیا
ٹھوکر سے جس نے افسرِ شاہی گرا دیا
اس طرح جس سے ظلم سیہ فام ہو گیا
لفظ یزید داخلِ دشنام ہو گیا

پانی سے تین روز ہوئے جس کے لب نہ تر
تیغ و تبر کو سونپ دیا جس نے گھر کا گھر
جو مر گیا ضمیر کی عزت کے نام پر
ذلت کے آستاں پہ جھکایا مگر نہ سر
لی جس نے سانس رشتۂ شاہی کو توڑ کر
جس نے کلائی موت کی رکھ دی مروڑ کر

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جس کی جبیں پہ کج ہے خود اپنے لہو کا تاج
جو مرگ و زندگی کا ہے اک طرفہ امتزاج
سر دے دیا مگر نہ دیا ظلم کو خراج
جس کے لہو نے رکھ لی تمام انبیاء کی لاج
ملتا نہ کوئی دہر میں صدق و صفا کی بات
جس مرد سر فروش نے رکھ لی خدا کی بات

ہر چند اہل جور نے چاہا یہ بارہا
ہو جائے محو یاد شہیدان کربلا
باقی رہے نہ نام زمیں پر حسین کا
لیکن کسی کا زور عزیزو نہ چل سکا
عباس نامور کے لہو سے دھلا ہوا
اب بھی حسینیت کا علم ہے کھلا ہوا

یہ صبح انقلاب کی جو آج کل ہے ضو
یہ جو مچل رہی ہے صبا چھٹ رہی ہے پو
یہ جو چراغ ظلم کی تھرا رہی ہے لو
در پردہ یہ حسین کے انفاس کی ہے رو
حق کے چھڑے ہوئے ہیں جو یہ ساز دوستو
یہ بھی اسی جری کی ہے آواز دوستو

جس کا ہجوم درد و غم سے یہ حال تھا
سینہ تھا پاش پاش جگر پائمال تھا
رخ پر تھا تشنگی کا دھواں دل نڈھال تھا
اس کرب میں بھی جس کو فقط یہ خیال تھا
آتش برس رہی ہے تو برسے خیام پر
آنے نہ پائے آنچ مگر حق کے نام پر

ہر چند ایک شاخ چمن میں ہری نہ تھی
ماتھا عرق عرق تھا لبوں پر تری نہ تھی
باطل کی ان بلاؤں پہ بھی چاکری نہ تھی
یہ داوری تھی اصل میں پیغمبری نہ تھی
رنگ اڑ گیا حکومت بدعت شعار کا
عزم حسین عزم تھا پروردگار کا

تھی جس کے دوش پاک پہ اہل ولا کی لاش
انصار سر فروش کی لاش اقرباء کی لاش
عباس سے مجاہد تیغ آزما کی لاش
قاسم سے شاہزادۂ گلگوں قبا کی لاش
پھر بھی یہ دھن تھی صبر کی راہوں سے ٹل نہ جائے
اس خوف سے کہ حق کا جنازہ نکل جائے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زار و نزار و تشنہ و مجروح و ناتواں
تنہا کھڑا ہوا تھا جو لاکھوں کے درمیاں
گھیرے تھے جس کو تیر و تبر ناوک و سناں
اور سو رہا تھا موت کے بستر پہ کارواں
اتنا نہ تھا کہ حق رفاقت سے کام لے
گرنے لگیں اگر تو کوئی بڑھ کے تھام لے

ہاں وہ حسینؑ خستہ و مجروح و ناتواں
ساکت کھڑا ہوا تھا جو لاشوں کے درمیاں
تکتا رہا سکون سے جو ہر غم جہاں
اکبر سے ماہ رو کی جوانی کی ہچکیاں
بے بے کی آ رہی تھی صدا کائنات سے
پھر بھی قدم ہٹائے نہ راہ ثبات سے

ہاں اے حسینؑ تشنہ و رنجور السلام
اے میہمان عرصۂ بے نور السلام
اے شمع حلقۂ شب عاشور السلام
اے سینۂ حیات کے ناسور السلام
اے ساحل فرات کے پیاسے ترے نثار
اے آخری "نبیؐ" کے نواسے ترے نثار

ہاں اے حسینؑ بیکس و ناچار السلام
اے کشتگان عشق کے سردار السلام
اے سوگوار یاور و انصار السلام
اے کاروان مردہ کے سالار السلام
افسوس اے وطن سے نکالے ہوئے حسینؑ
اے فاطمہؑ کی گود کے پالے ہوئے حسینؑ

تو اور تیرے حلق پہ تلوار ہائے ہائے
زنجیر اور عابد بیمار ہائے ہائے
زینبؑ کا سر کھلے، سر بازار ہائے ہائے
سر تیرا اور یزید کا دربار ہائے ہائے
انسان اس طرح اتر آئے عناد پر
لعنت خدا کی حشر تک ابن زیاد پر

تجھ سا شہید کون ہے عالم میں اے حسینؑ
تو ہے ہر ایک دیدۂ پرنم میں اے حسینؑ
زہاد ہی نہیں ہیں ترے غم میں اے حسینؑ
ہم رند بھی ہیں حلقۂ ماتم میں اے حسینؑ
آزاد جو خیال میں ہیں اور کلام میں
وہ بھی اسیر ہیں تری زلفوں کے دام میں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یوں تو مدون ہیں تاریخ روزگار
دولت ہے بے حساب جواہر ہیں بے شمار
لیکن ترا وجود ہے اے مردِ حق شعار
عزمِ بشر کی واحد و بے مثل یادگار

ملتا ہے تجھ کو وقت جہاں سوز دور سے
تو ہے بلند ضربِ سنین و شہور سے

اس باغِ دہر میں ہیں بکھرے رنگ و بو
یوں تو ہے ہر روش سے اک اظہار گفتگو
لیکن بھرا ہے گوشِ نگہبانِ راز جو
عالم میں صرف ایک سخن گفتنی ہے تو

مردانگی کے طور کا تنہا کلیم ہے
تو سینۂ حیات کا قلبِ سلیم ہے

اے رہبرِ جماعت و اے ہادیٔ غیور
تو حافظے کا ناز ہے تاریخ کا غرور
اب بھی ترے نشانِ قدم سے ہے وہ سرور
لوحِ جبینِ وقت پہ غلطاں ہے موجِ نور

تو ہے وہ مہرِ دفترِ عزم و ثبات پر
اب تک دمک رہی ہے جو پشتِ حیات پر

ہاں اے حسینؑ ابنِ علیؑ رہبرِ امام
اے مہرِ خودی کے حیاتِ آفریں پیام
اے نقشِ زندگی کے مقدس ترین نام
اے چرخِ انقلاب کے ابرِ جواں خرام

غازہ ہے تیرا خون رخِ کائنات کا
ہر "قطرہ" کو "نور" ہے تاجِ حیات کا

جس بحرِ ظلم و جور کے گرداب میں تھا تو
نازل پہاڑ پہ ہو تو بن جائے آبِ جو
سینے میں ابر کے نہ رہے روحِ رنگ و بو
آہن کے جوہروں سے ٹپکنے لگے لہو

یخ تک برنگِ آتشِ دوزخ دہک پڑے
ماتھے سے آگ کے بھی پسینہ ٹپک پڑے

اے تجربہ محیط و اے تیغِ بے نیام
اے حق نواز امیرِ جماعت بحق امام
اے تیرگی کی بزم میں خورشید کے پیام
اے آسمانِ دین عمل کے مہِ تمام

رخشاں رہے گا شام کی ظلمت میں دین پر
ہوتا نہ تو تو کچھ نہ ہوتی زمین پر

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پھر حق ہے آفتاب لب بام اے حسینؑ
پھر بزم آب و گل میں ہے کہرام اے حسینؑ
پھر زندگی ہے سست و سبک گام اے حسینؑ
پھر حریت ہے مورد الزام اے حسینؑ
ذوق فساد و ولولۂ شر لئے ہوئے
پھر عصر نو کے شمر ہیں خنجر لئے ہوئے

ہاں خاتم حیات ابد کا نگیں ہے تو
گردون کبیر و دار کا مہر مبیں ہے تو
اک زندہ حد فاصل دنیا و دیں ہے تو
کونین کا تخیل عہد آفریں ہے تو
پھر دشت جنگ کو ہے ترا انتظار اٹھ
اٹھ روز گار تازہ کے پروردگار اٹھ

مجروح پھر ہے عدل و مساوات کا شعار
اس بیسویں صدی میں ہے پھر طرفہ انتشار
پھر نائب یزید ہیں دنیا کے شہر یار
پھر کربلائے نو سے ہے نوع بشر دوچار
اے زندگی جلال شہ مشرقین دے
اس تازہ کربلا کو بھی عزم حسینؑ دے

پھر گرم ہے فساد کا بازار دوستو
سرمایہ پھر ہے بر سر آزار دوستو
تا کے یہ خوف اندک و بسیار دوستو
تلوار ہاں اٹھی ہوئی تلوار دوستو
جو تیز تر ہو خون امارت کو چاٹ کر
رکھ دے جو سیم و زر کے پہاڑوں کو کاٹ کر

بل کھا رہے ہیں دہر میں پھر سیم و زر کے ناگ
گونجے ہوئے ہیں گنبد گرداں میں غم کے راگ
پھر موت رخش زیست کی تھامے ہوئے ہے باگ
تا آسماں بلند ہو اے زندگی کی آگ
فتنے کو اپنی آنچ کے جھولے میں جھونک دے
ہاں پھونک دے قبائے امارت کو پھونک دے

اے دوستو فرات کے پانی کا واسطہ
آل نبیؐ کی تشنہ دہانی کا واسطہ
شبیرؑ کے لہو کی روانی کا واسطہ
اکبرؑ کی ناتمام جوانی کا واسطہ
بڑھتی ہوئی جوان امنگوں سے کام لو
ہاں تھام لو حسینؑ کے دامن کو تھام لو

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آئینِ کشمکش سے ہے دنیا کی زیب و زین
ہر گام ایک "بدر" ہو ہر سانس اک "حنین"
بڑھتے رہو یونہی پئے تسخیرِ مشرقین
سینوں میں بجلیاں ہوں زبانوں پہ "یاحسین"
تم حیدری ہو سینۂ اژدر کو پھاڑ دو
اس خیبرِ جدید کا در بھی اکھاڑ دو
جاری رہے یہ کاوش و کاوش ستیز
ہر وار بے پناہ ہو، ہر ضرب لرزہ خیز
وہ فوجِ ظلم و جور ہوئی مائلِ گریز
اے خون، اور گرم ہو اے نبض اور تیز
عفریتِ ظلم کانپ رہا ہے، اماں نہ پائے
دیوِ فساد ہانپ رہا ہے، اماں نہ پائے
تاخیر کا یہ وقت نہیں ہے ولاورو
آواز دے رہا ہے زمانہ بڑھو بڑھو
ایسے میں بازو پہ ہے جوانی بڑھے چلو
گرجو مثالِ رعد، گرج کر برس پڑو
ہاں زخم خوردہ شیر کی ڈکار دوستو
جھنکار ذوالفقار کی جھنکار دوستو

اے حاملانِ آتشِ سوزاں، بڑھے چلو!
اے پیروانِ شاہِ شہیداں، بڑھے چلو!
اے فاتحانِ صرصر و طوفاں، بڑھے چلو
اے صاحبانِ ہمتِ یزداں، بڑھے چلو!
تلوار شمرِ عصر کے سینے میں جھونک دو
ہاں جھونک دو، یزید کو دوزخ میں جھونک دو
دیکھو وہ ختم ظلم کی حد ہے، بڑھے چلو
اپنا ہی خود یہ وقت مدد ہے، بڑھے چلو
بڑھنے میں عزت اب وجد ہے بڑھے چلو
وہ سامنے حیاتِ ابد ہے، بڑھے چلو
الٹے رہو کچھ اور یونہیں آستین کو
الٹی ہے آستیں تو پلٹ دو زمین کو
اے جانشینِ حیدرِ کرار المدد
اے منچلوں کے قافلہ سالار المدد
اے امرِ حق کی گرمیٔ بازار المدد
اے جنسِ زندگی کے خریدار المدد
دنیا تری نظیرِ شہادت لئے ہوئے
اب تک کھڑی ہے شمعِ ہدایت لئے ہوئے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مسکرا کر جب ہوئی طالع تمدن کی سحر
جنگلوں سے شہر کی جانب مڑی فکر بشر
رسائی آرزوئے بام چونکا ذوق دو
کشت خاک تار سے اگنے لگے شمس و قمر

خوشۂ حسن زمیں یوں ناز سے پکنے لگا
داب کر دانتوں میں انگلی آسماں تکنے لگا

جب اشاروں کو صدا بن کر نکھرنا آ گیا
اور صدا کو لفظ میں ڈھل کر ابھرنا آ گیا
لفظ کو پھر حرف بن کر گل کترنا آ گیا
خاک صامت کو بالآخر بات کرنا آ گیا

لب ہلے تو کشتیاں چلنے لگیں اعجاز کی
فکر انساں کو سواری مل گئی آواز کی

موجد و مفکرؒ

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

منتشر افراد کو مل جل کے رہنا آ گیا
آدمی کو این و آں کی آنچ سہنا آ گیا
وقت کے دھارے کو با ترتیب بہنا آ گیا
مجلۂ احساس میں پھولوں کا گہنا آ گیا

ناز سے زلفِ لطافت کی گرہ کھلنے لگی
پھول کے کانٹے پہ روحِ گلستاں تلنے لگی

سر جھکایا جہل نے پھر علم کے دربار میں
دائرے بننے لگے جنبش ہوئی پرکار میں
آئینے کا ذوق جاگا خاطرِ زنگار میں
سبزۂ ارشاد لہکا گلشنِ گفتار میں

اور پھر سبزے کے تختوں میں روانی آ گئی
نوعِ انساں کی مسیں بھیگیں جوانی آ گئی

شاہراہِ عام ترشی مانگ نکلی شہر کی
روشنی کی موج نے اس مانگ میں افشاں چنی
تابِ افشاں جدولِ منقش میں ڈھل کر بہی
زندگی کی نبض ذوقِ سب روی چلنے لگی

سازِ شب سے نغمہ ہائے صبح دم پیدا ہوئے
بستیاں سنورنے لگیں گلیوں میں خم پیدا ہوئے

آرزوئے خانہ آرائی کی شمعیں جل اٹھیں
کسمسا کر صنعت و تعمیر نے آنکھیں ملیں
طفلکِ تعمیر نے پہنی قبا، ماہ و طیں
سر پہ رکھ کر گنبدوں کے قمقمے ناچی زمیں

سنگریزے ناز سے اٹھکے منارے بن گئے
کروٹیں ذروں نے کچھ یوں لیں کہ تارے بن گئے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہر نفس بڑھنے لگی پھر زندگی آتش بجاں
مئے چکاں و مشک ریز و مہر بیز و مہ فشاں
پرفشاں جنباں جہاں، لرزاں رواں غلطاں دواں
نغمہ خواں گریاں خراماں خوش عناں جولاں تپاں

پتھروں کو پیستی شیشوں کو پگھلاتی ہوئی
کارخانوں کے دھوئیں میں پیچ و خم کھاتی ہوئی

خشک و تر کو جانچتی ارض و سماں کو بھانپتی
صبح کو مکھڑا دکھاتی شام کو منہ ڈھانپتی
دوڑتی، بڑھتی، ٹھٹکتی، دندناتی، ہانپتی
گنگناتی، گھومتی، گھبراتی، گرجتی، کانپتی

بربطِ تکرارِ تخلیقات پہ گاتی ہوئی
موت کو ٹھینگا دکھا کر ٹر فرماتی ہوئی

آدمی میں رفتہ رفتہ آدمیت آ گئی
وضع میں تمکین جذبوں میں نزاکت آ گئی
بات میں تاثیر آنکھوں میں مروت آ گئی
روح فرسا بہیمیت میں اخوت آ گئی

شورہائے غم گساری کو بھڑکنا آ گیا
دل کو اوروں کی مصیبت میں دھڑکنا آ گیا

کہکشاں جھکی نظر چھونے لگی افلاک کو
فکر سہلانے لگی اجرام حیرت ناک کو
اور پھر گیتی کی جانب موڑ کر ادراک کو
آدمی گننے لگا ضربات نبضِ خاک کو

ذہن کے میزان میں تابانیاں تلنے لگیں
چادرِ ارض و سماں کی سلوٹیں کھلنے لگیں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ساعتوں کو کوک بھرتے ہی روانی مل گئی
ہر دقیقے کو منظم پرفشانی مل گئی
گنگ لمحوں کو گجر کی نغمہ خوانی مل گئی
عمر کے دھارے کو لوہے کی کمانی مل گئی

سوئیوں کی رو میں لمحوں کو چھلکنا آ گیا
وقت کو آغوشِ آہن میں چہکنا آ گیا

ناز سے جزوِ مکاں بن کر زماں گانے لگا
طائروں کا ذکر کیا خود آشیاں گانے لگا
زمزمے چھیڑے زمیں نے آسماں گانے لگا
چمنیوں میں کارخانوں کا دھواں گانے لگا

حوصلے نوعِ بشر کے ناز فرمانے لگے
ہاتھ باندھے آب و آتش کے خواص آنے لگے

دیدہ و رخسار اور گوش و زباں کے درمیاں
فاصلوں کی چھٹ گئیں نبضیں بپایِ بعدِ مکاں
ایک دریا نے ہم آغوشی ہوا گویا رواں
آ گیا کھنچ کر بالآخر ایک مرکز پر جہاں

اور یوں آواز محوِ قطعِ منزل ہو گئی
عکس کو بھی قوتِ پرواز حاصل ہو گئی

آتشیں پوشاک پہنی عالمِ ایجاد نے
موم کی گردن میں بانہیں ڈال دیں فولاد نے
برف چمکی سرد کاندھے پہ شرارے لاد نے
ٹوپیاں بدلیں بصد اخلاص برق و باد نے

دوڑتے آئے یکایک باہمی امداد کو
یوں اکائی نے پکارا منتشر اعداد کو

rted by www.ziemal.com

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شعلگی کے نقطے ہائے شور تک اولے گئے
سطح بنیادی پہ تاروں کے گہر رولے گئے
سائے تک ناپے گئے اور عکس تک تولے گئے
انجم و ذرات کے بند قبا کھولے گئے

عرش تک فرشِ زمیں کی ہمت عالی گئی
شعلہ و شبنم میں بل دے کر گرہ ڈالی گئی

ذوق نکھرا کھنکھنائی بام و در بجنے لگے
نگر جیسے آئینے قطرے گہر بجنے لگے
ورق پارے سرخ ہائے نامہ بر بجنے لگے
آتی اعصاب ڈھل کر بال و پر بجنے لگے

زندگی روح ثریا کی طرف جانے لگی
قلب انجم کے دھڑکنے کی صدا آنے لگی

اس زمیں کی سمت موڑی یوں کدالوں نے عناں
ارض کے طبقات کو آنے لگیں انگڑائیاں
پردۂ ظلمات سے جھانکے رموز این و آں
ہڈیوں نے اپنے ڈھانچوں کی سنائی داستاں

تنگ غاروں میں ہوا چلنے لگی پو پھٹ گئی
خفتگانِ خاک کے سر سے ڈلائی ہٹ گئی

تنگ غاروں سے سلاطین کہن پیدا ہوئے
پا بہ گِل ریشوں سے ماضی کے چمن پیدا ہوئے
بت کدوں نے آنکھ کھولی برہمن پیدا ہوئے
خاک کی خوش بو اڑی گل پیرہن پیدا ہوئے

مردہ پروانوں نے آہ سرد بھر کر بات کی
کشتہ شمعوں نے سنائیں داستانیں رات کی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چھیڑ کر ذرّوں کے بربط گنگنایا خاکداں
آ گئی جنبش میں خواب آگیں چٹانوں کی زباں
بول اٹھیں سنگِ خارا کی مرتب دھاریاں
گونج اٹھی مردہ قرنوں کی پرانی داستاں

نصب ہر ذرّے میں اک پھولوں کا ڈیرا ہو گیا
شام تیرہ ارض کے گھر میں سویرا ہو گیا

وہ جو اوجھل ہو چکے تھے سامنے آنے لگے
گل رخانِ دور پیچیں بال بکھرانے لگے
جو مٹی مل چکے تھے خاک میں گانے لگے
خستہ ماہ و سال اک اک پور چٹخانے لگے

چادرِ ذوقِ تجسس میں رفو کرنے لگے
دور ہائے سنگ و آہن گفتگو کرنے لگے

دیدۂ بیدار کی مانند کانیں کھل گئیں
جاگ اٹھے بازار ماضی کی دکانیں کھل گئیں
عصر ہائے مہر بر لب کی زبانیں کھل گئیں
گردنِ تاریخِ جاں کی رسمائیں کھل گئیں

بڑھ گئے کچھ اور پردے آگہی کے ساز میں
سن بتایا خاک نے اپنا تھی آواز میں

سینۂ آہن سے اٹھی موجِ شمشیر و قلم
خاک میں جاگے نقوشِ دیر و ایوانِ حرم
وادیوں میں جھن جھنایا زمزموں کا زیر و بم
کروٹیں لینے لگے پتھر میں بے ترشے صنم

قلبِ ذرہ میں بستے گلشن چٹکیاں لینے لگے
موتیوں کو ریشمی ڈور سے صدا دینے لگے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تار پہ مضراب تھرائی فضا پہ راگنی
چھائی عشووں کی گھٹا چھٹکی ادا کی چاندنی
ناز کی پھوٹی کرن انداز کی چٹکی کلی
دل ربائی نے ملیں آنکھیں دلوں سے لو اٹھی

جنبشِ مژگاں، جنوں کی کشتیاں کھینے لگی
چبھ گئے نشتر رگِ ہستی لہو دینے لگی

نرگسِ بیمار کو طرزِ تکلم آ گیا
وہ تکلم جس سے ہونٹوں پہ تبسم آ گیا
وہ تبسم جو لئے موجِ ترنم آ گیا
وہ ترنم جس سے دنیا میں تلاطم آ گیا

وہ تلاطم خون میں جس سے روانی آ گئی
وہ روانی بادہ پہ جس سے جوانی آ گئی

ناز سے مژگاں ہستی کو جھپکنا آ گیا
آرزو کو وقت کے سینے میں پلنا آ گیا
زندگی کو لوریاں دینا تھپکنا آ گیا
ولولوں پر رس کی بوندوں کو ٹپکنا آ گیا

روز باران و شبِ مہ کا مزا چکھنے لگیں
فرشِ مخمل پہ تمنائیں قدم رکھنے لگیں

بن گیا گلفام ہر اک پارۂ فولاد و سنگ
ذوقِ رنگینی سے ابھرے نقش ہائے رنگ رنگ
جھوم اٹھے ارمان جاگی آرزو جاگی ترنگ
موتیے کی طرح مہکا مہوشوں کا انگ انگ

بند تو نے غرفہ ہائے سیم و زر کھلنے لگے
ہر طرف گویا صنم خانوں کے در کھلنے لگے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ئن فولاد تعریف کتاں بننے لگا
...ر کا افشردہ آب جاوداں بننے لگا
...یشہ یوں پگھلا حریر و پرنیاں بننے لگا
...ک یوں ترشا کہ رخسار بتاں بننے لگا

بجلیاں چمکیں، نقاب اٹھی عذارِ حور سے
بنت چنگ و رنگ چھائی غرفۂ انگور سے

...ر درخشاں فکر کی یوں خاک پر برسی شراب
...ستوں کی کوکھ سے پیدا ہوئے سو ماہتاب
...ر اڑایا علم نے وہ کوکب انجام یاب
...ں کی رو میں اٹھ رہی ہے ماہ تاباں کی نقاب

شور برپا ہے کہ پھر آگہی آنے کو ہے
آسماں پر غلغلے ہیں آدمی آنے کو ہے

جب قدرت صید میں بھر کر قوائے کائنات
اہل غرق و برق نے دم کا دیا سوئے حیات
ایک اک قطرے کے عقدے سے نچوڑے سو نکات
ایک اک ذرے کے حلقے سے ابھارے سو جہات

ایک اک گوشے سے پہناور جہاں پیدا کیے
کلی کے پلو سے لاکھوں گلستاں پیدا کیے

شکر یہ کیوں کر ادا ہو اہل ایجادات کا
ایک دریا بہہ رہا ہے طرفۂ مصنوعات کا
جگمگا اٹھا ہے دن کی طرح گھر واردات کا
جسم آہن میں رواں ہے خون احساسات کا

یوں انہوں نے جزو خاک اپنا پسینہ کر دیا
دھات کے آلات کو دانا و بینا کر دیا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جو اُبھرا ایجاد کرنے میں ہوا تھا کامیاب
عظمتیں غلطاں ہیں اس کے گرد بے حد و حساب
پرفشاں پہیے کی ہر گردش پہ فیضِ اضطراب
جیب میں ڈالے ہوئے ہے سو طوافوں کا ثواب

وقت اس کے زیر و بم سے حلقۂ جولاں میں ہے
سو سلیمانوں کی ضو اس خاتمِ رقصاں میں ہے

صاحبانِ علم و فن ہیں محسنانِ زندگی
ورنہ اب تک ٹھوکروں کی زد پہ ہوتا "آدمی"
ان کے ذوقِ جستجو پر جھلکیاں ہیں غیب کی
یہ وہ ماتھے ہیں نہیں اُٹھتے جو سجدوں سے کبھی

ان میں سے ہر فرد اویسِ قرنی و حلاج ہے
سر کا زانو تک پہنچ جانا یہاں معراج ہے

ان کے آگے موسموں کی سختیاں ہیں شرمسار
کھیلتے رہتے ہیں یہ وحشی عناصر کا شکار
ہاں انھیں کی کارسازی سے بصد عز و وقار
ہم ہیں آب و خاک کے موتی ہوا کے شہریار

رعب ہے اپنا مسلط کشورِ اضداد پر
کاٹھیاں رکھی ہوئی ہیں پشتِ برق و باد پر

ان کے حسبِ آرزو مظروف بن جاتا ہے ظرف
قطرہ بنتا ہے محیط ذرہ بنتا ہے شگرف
آگ بن جاتا ہے پانی برق بن جاتی ہے برف
ان کے دم سے دوڑتا ہے رشتۂ آہن پہ حرف

جب ہوا اُڑتے ہیں رواں جلووں کا دامن تھامتے
کانپتے ہیں ثابت و سیاراں کے سامنے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ن میں کوئی خود نوازی کے لئے کوشاں نہیں
رف اک خدمت کی دھن ہے دوسرا ارماں نہیں
ک کھائیں کچھ عبادت سے یہ وہ انساں نہیں
خدایا آدمی سے اجر کے خواہاں نہیں

حسن کے خلاق آب و رنگ کے بانی ہیں یہ
شہر یار کشور اجلال انسانی ہیں یہ

مفکر

ارباب حکمت وہدایت
پارۂ دوم

دل کو لیکن سخت استعجاب ہے اے ہم نشیں
اتنے احسانات کے باوصف یہ روشن جبیں
بن نہ پائے زیر سقف آسماں صدر نشیں
اور تو اور آدمی کے حافظے تک میں نہیں

نام ان کا دہر کے آفاق بینوں میں نہیں
یہ صحیفوں میں تو ہے موجود سینوں میں نہیں

یہ بظاہر ہے بڑی احساں فراموشی کی بات
عاقلوں سے محو ہو جائیں دبیرانِ حیات
کون سلجھائے مگر خم ہائے زلف نفسیات
صرف اسے انساں سمجھتا ہے اسیر کائنات

موڑ کر ذہن بشر کو گلستانوں کی طرف
جو اڑاتا ہے زمیں کو آسمانوں کی طرف

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ے شک ایجادات و مصنوعات کی رخشندگی
اک پر برسا گئی ہے بے نہایت روشنی
وشنی بھی وہ کہ جس سے وجد میں ہے زندگی
عنوی خدمت کی لیکن بات ہے کچھ اور ہی

گھر کو جو چمکائے وہ شمع شبستاں اور ہے
سر کو جو رخشندہ کر دے وہ چراغاں اور ہے

آسمانِ زندگی پر ذہنِ تاباں کا ہلال
صر کے بازار میں جس طرح یوسف کا جمال
قل اگر کل ہو تو شمع کشتہ ہے ماضی و حال
ش ہے انساں اگر چلتی نہیں نبضِ خیال

دارو درماں سے مُردوں کا جِلانا اور ہے
زندہ انسانوں کو قبروں سے اُٹھانا اور ہے

دامنِ جنت کا پھولوں میں بسانا اور ہے
ایک اک کانٹے کے دل میں ڈوب جانا اور ہے
نخلِ تن کا سرو بالا قد بڑھانا اور ہے
قامتِ دین و تخیل کا بڑھانا اور ہے

بعد ہائے بحر و بر کے پر کترنا اور ہے
ارتقائی فاصلوں کا قطع کرنا اور ہے

گنبدِ افلاک پر اُڑنا اُڑانا اور ہے
زندگی کا گن سنا کر مسکرانا اور ہے
ثابت و سیار کو قبضے میں لانا اور ہے
آدمی سے آدمی کا چونک جانا اور ہے

گیتی و گردوں کی پہنائی پہ چھانا اور ہے
اس گھنے جنگل میں خود اپنے کو پانا اور ہے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...انسانی کو دے سکتا نہیں جو روشنی
...انسانی کا آقا وہ نہیں بنتا کبھی
...ی کو جو غذا دیتا نہیں اخلاص کی
...وں کا مقتدا بنتا نہیں وہ آدمی

قبلہ گاہ اس شخص کو انساں بنا سکتا نہیں
جو بشر کے ذہن کو آگے بڑھا سکتا نہیں

...و کی رگ میں جو دوڑاتا ہے خونِ کہکشاں
...وتا ہے خار کے دل میں جو بابِ گلستاں
...خ افق ہے رگِ گردن میں جس کی داستاں
...و بنتا ہے اسی کا نام زیرِ آسماں

شمع رکھتا ہے جو وقتِ پرفشاں کی طاق میں
تا قیامت گونجتا ہے گنبدِ آفاق میں

سونپتا ہے جو قلندر کو کلاہِ قیصری
جو بناتا ہے زمیں کو آسماں کا مشتری
چاکری کے سر پہ رکھتا ہے جو تاجِ سروری
بندگی کو بخشتا ہے جو خراجِ داوری

کھولتا ہے بابِ خودداری جو یوں انسان پر
ابنِ آدم جھومنے لگتا ہے اپنی شان پر

جو عمل کے طاق میں رکھتا ہے شمعِ اعتدال
ڈالتا ہے خنجرِ مژگاں پہ جو عکسِ ہلال
بخشتا ہے عارضِ احساس کو جو خد و خال
جس کے دم سے سانس لینا سیکھ جاتا ہے خیال

نور برساتا ہے جو یوں عالمِ ایجاد پر
صبح ہو جاتی ہے طالع مطلعِ افکار پر

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

م بدنظمی کو دیتا ہے جو نظم انتظام
دل میں نصب کرتا ہے جو دانش کے خیام
ا ہے وحشتِ فطرت میں جو طرح سقف و بام
ا ہے جسم حکمت کو جو اعصابی قوام

فکر و عمل و قول پہ رہتا ہے جو چھایا ہوا
جگمگا اٹھتا ہے جس سے قلب گہنایا ہوا

سے جو موڑتا ہے جادہ ہائے نفسیات
بدل دیتا ہے آب و رنگ تصویر صفات
سے بن جاتا ہے تعمیری تصور ذی حیات
سے تنہائی میں روحِ زندگی کرتی ہے بات

محفل آفاق میں تابندہ رہتا ہے وہی
نقش عالم گیر بن کر زندہ رہتا ہے وہی

جو سکھاتا ہے کلِ علم تعقل و ذرنگ
جو حکم ہوتا ہے مابین امورِ صلح و جنگ
جس کو چھو کر پنکھڑی کا روپ بھر لیتا ہے رنگ
بخشتا ہے جو نقوشِ فکر کو ترتیبِ رنگ

جھوم کر بادل کی صورت خیمۂ اخلاق پر
پھول برساتا ہے جو تاریخ کے اوراق پر

مرحمت کرتا ہے سینوں کو وہ بادہ جو سحر
وقتِ سارق سے متاعِ بردۂ دل چھین کر
روحِ انساں کو عطا کرتا ہے جو بارِ دگر
آدمی کے دیدۂ باطن کی سروقِ نظر

نور برآمد کر کے جیبِ ذرّہ سے ایمان کو
بخشتا ہے بانکا انسان جو انسان کو

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ل ہے جو نئے سانچوں میں آئین جہاں
...عطا کرتا ہے فکر تازہ کو چشم و زباں
...ل کے کالبد میں جاں کرتا ہے رواں
...ا ہے جو تخیل کے بدن کو ارغواں

دن بنا کر خود پرستی کی اندھیری رات کو
جو سکھاتا ہے خرام ناز احساسات کو

...ہے جو فن سے قلب انساں کو دمک
...ے کے لحن نغز کو سینوں میں بجتے ہیں دھنک
...وں ذی ہوش انسانوں کو وقت مرگ تک
...آتی ہے اپنی سانس سے جس کی مہک

انشراح صدر کی مہندی لگا کر پاؤں میں
بخشتی ہے زندگی جس کی نظر کی چھاؤں میں

ولولوں کی تیغ کو دیتا ہے جو آب گہر
جس کے روشن سائے میں پروان چڑھتی ہے نظر
جس کے لہجے میں گندھے ہوتے ہیں ہوش و ہنر
جس کے لفظوں کے افق پر جگمگاتی ہے سحر

نام دیتا ہے اسی کا خاطر ممنون میں
جس کے قطرے دوڑتے ہیں آدمی کے خون میں

ملتا ہے معتدل فکر و عمل کو جو وقار
آندھیوں کو جو بناتا ہے نسیم لالہ زار
جس کے ابر تعلق سے پاتی ہے حیرت برگ و بار
معنوی آبائے انسانی میں ہوتا ہے شمار

بارشیں قرنوں کی اس کا قصر ڈھا سکتی نہیں
آندھیاں اس کے چراغوں کو بجھا سکتی نہیں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حسین

پارۂ سوم

...ں آبائے انسانی میں اک مردِ جلیل
...عالم، امامِ عصر، امیرِ بے عدیل
... موجِ کوثر، آبروئے سلسبیل
...یل جانِ مصطفےٰ نازِ خلیل

محورِ گیتی و گردوں مرکزِ دنیا و دیں
مہبطِ آوازِ حق مخدومِ جبریلِ امیں

...اربابِ حوادث، شارحِ دینِ وفا
...جنسِ ہدایت، مصدرِ صدق و صفا
...ب امرِ قدر سلطانِ آئینِ قضا
...گل پیرہن شہزادۂ رنگیں قبا

کردگارِ عصرِ عرفاں، شہریارِ زندگی
کعبۂ حق فاتحِ مرگ افکارِ زندگی

ماہِ ایماں، مہرِ عرفاں، شاہِ احساں جاہ و دیں
شانِ حق آنِ کرم جانِ صفا کانِ یقیں
پورِ حیدر، صورِ یزداں، نورِ جاں، طورِ تمکیں
آبِ ایقاں بابِ فتح تابِ فلک دابِ زمیں

اوجِ بامِ دل نوازی موجِ بحرِ التفات...
بدرِ چرخِ سرفروشی صدرِ بزمِ کائنات...

عالمِ اسرارِ عالم عارفِ ذات و صفات
ناظمِ شہرِ ثقافت ناشرِ اخلاقیات
ناصرِ حق پیکرِ آئینِ دستورِ نجات
نازشِ تاریخ میرِ وقت و دارائے حیات

حرفِ دیں نطقِ مبیں دُرِّ عمل فخرِ ملل...
بربطِ دستِ مشیت نغمہ سازِ ازل...

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مہر شہادت مشرق ماہ شہود
اوضاع ہستی معنی حرف وجود
اشراق معراج بشر موج صعود
طاق محراب کرم میزان جود

مظہر حسن عمل شمع حریم حیدریؑ
سوزش آفتاب عالم وارث پیغمبری

خوددار شبنم طبع صفدر بردبار
یاں شام گستر روز در شب زندہ دار
وب اورنگ سوز ایواں شکن سلطاں شکار
اجلال پیغمبر حشم یزداں وقار

جامع ابریق سخاں صاحب سیف و قلم
چتر حق بالائے سرتاج شہاں زیر قدم

شمع عرفاں آفتاب رشد قندیل اصول
مشعل باب نبوت کعبۂ حسن قبول
بوستان مرتضیٰ فردوس آغوش بتولؑ
زینت اورنگ قدرت راکب دوش رسولؐ

اسم اعظم در بغل گل ہائے عرفاں در کلاہ
خلد بر کف آسماں بر دوش کرسی بر نگاہ

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عصرِ حسین
پارۂ رابع

ں اسی کے دور میں کھیتی پہ چھایا تھا جنوں
ی پر چل گیا تھا حبِ دولت کا فسوں
رہے تھے منبروں پر سیم و زر کے ارغنوں
ے آور ہو گئی تھی دین پر دنیا ئے دوں

ظلمتوں کے تخت لگتے تھے روشنی کے سامنے
موت منہ کھولے کھڑی تھی زندگی کے سامنے

وشر کے قاعدے سود و زیاں کے ضابطے
ت کے محکم اصول انسانیت کے مسئلے
ف و کم کی مشعلیں اقدار نازک کے دیے
وادباد پہ رکھے ہوئے تھے دیر سے

بڑھ چکے تھے برق رو طوفاں سفینوں کی طرف
اٹھ رہے تھے پیکروں گھن آبگینوں کی طرف

جمع تھے گنجِ ہدایت میں جو معنی کے گہر
علم و حلم و بذل و فضل و رافت و فکر و نظر
روشن آوازوں کے انجم شستہ لمحوں کے قمر
آ رہی تھی آنچ ان کے سکہ ہائے نور پر

قاہری بے چین تھی کروٹ بدلنے کے لئے
شعلہ جھپٹا تھا شگوفوں کو نگلنے کے لئے

لیلیِ حق کے اجاڑے جا رہے تھے خد و خال
مصحفِ دوراں کے پھاڑے جا رہے تھے ماہ و سال
نعرہ ہائے شہریاری نے بذوقِ جاہ و مال
چھین لی تھی گوشِ انسانی سے آوازِ بلال

لے رہی تھی پینگ تاریکی دلوں کے شہر میں
بہہ رہی تھی دھوپ صلح و آشتی کی نہر میں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شاہی میں بھنبھوڑی جا رہی تھی زندگی
ت وحشت سے بھنبھوڑی جا رہی تھی زندگی
ت کی خاطر نچوڑی جا رہی تھی زندگی
ے تاج و تخت سوزی جا رہی تھی زندگی

اور چھوڑا جا رہا تھا زندگی کے باغ کو
توڑ کر موتی کھلائے جا رہے تھے زاغ کو

گئے تھے ہر روش پر رشد کے نقش قدم
ے رہا تھا بہترین اوصاف کو یوم ودم
ذن تھا قصر کی صولت پہ دولت کا بھرم
شاں تھا خود حرم کے بام پر شاہی علم

جل پڑا تھا لشکر حیوانیت انسان پر
پاؤں رکھا جا چکی تھی خسروی قرآن پر

کھل چکی تھی تیرگی کی یورشوں میں شمع طور
شعلہ ہائے روشنی ہونے ہی کو تھے چور چور
رذیلوں کی حکمرانی تھی زمیں پہ دور دور
جل رہے تھے قصر ہائے مقبلان ذی شعور

پختہ کاران جہاں بھی صید فکر خام تھے
انبیا عرش بریں پہ لرزہ براندام تھے

تیرگی کی جیب میں تھی دولت شمس و قمر
جل رہا تھا خانۂ دیرینۂ فکر و نظر
زندگی پہ یوں جہنم کا تسلط دیکھ کر
اک عظیم انسان بہر خدمت نوع بشر

رنگ بھرنے زندگی کے نقش میں قانون کا
دوش پر لے کر سبو آیا خود اپنے خون کا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خونِ حسین

اور زوالِ جہاں بانی

پارہ خامس

...ں کے ہر قطرے میں تھی قلزم کی طغیانی وہ خون
...جس کی راہ میں تھا کوہ سلطانی وہ خون
...ں کے آگے خسروی کی آگ تھی پانی وہ خون
...ں ہو کر رہ گئی جس میں جہاں بانی وہ خون

جس کی موجوں میں تھم تیغ و مزاج سنگ تھا
نوح کا طوفان جس کے دبدبے سے دنگ تھا

...ے عزم و اعلانِ صداقت تھا وہ خون
...ارغ حکمت وشمع ہدایت تھا وہ خون
...ے پہ جو آبشار آدمیت تھا وہ خون
...ل انسانیت کا غسل صحت تھا وہ خون

جس نے ظلمت کو خیابان چراغاں کر دیا
کفر پر وہ رنگ برسایا کہ ایماں کر دیا

جو طبیب و چارہ ساز نوعِ انساں تھا وہ خون
گردنِ قاتل پہ جو شمشیرِ براں تھا وہ خون
ساغرِ مقتول میں جو آبِ حیواں تھا وہ خون
جو نبوت کے ادارے کا نگہباں تھا وہ خون

عرصۂ آفاق جس کی وسعتوں پر تنگ تھا
جس کے پرتو سے رخِ پیغمبری گل رنگ تھا

جس میں غلطیدہ تھا موجِ روحِ انسانی وہ خون
جس میں تھی زور ح الامیں کی بال جنبانی وہ خون
جس میں تھی مہرِ نبوت کی درخشانی وہ خون
دیکھتے تھے جس میں سب آیاتِ قرآنی وہ خون

جس کی ہر اک بوند میں طوفان صد آہنگ تھا
جس میں روئے مرتضیٰ و مصطفےٰ کا رنگ تھا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...غ پہ مانند ابرِ کعبہ جو چھایا وہ خون
...ے نے زوجِ نوعِ انسانی کو چونکایا وہ خون
...ے قرآن کو ساحل پہ جو لایا وہ خون
...شیت کے جو آڑے وقت کام آیا وہ خون

کاٹ کر باطل کا سر اپنی انوکھی دھار سے
جس نے یزداں کو بچایا اہرمن کے وار سے

... ہمشیر کی جس میں نوحہ خوانی تھی وہ خون
...ب و کلثوم کی جس میں کہانی تھی وہ خون
...ں سے بچے کی جس میں بے زبانی تھی وہ خون
...م و اکبرؑ کی جس سے نوجوانی تھی وہ خون

جس کی ہر اک بوند میں یادِ علم بردار تھی
جس سے اک بیمار کی زنجیر میں جھنکار تھی

ہاں اسی کی رو میں روحِ صفدری آگے بڑھی
خامشی کانپی، نشید حیدری آگے بڑھی
تھرتھرائیں ظلمتیں، تکبیری آگے بڑھی
جگمگائی صبح، تابِ داوری آگے بڑھی

اس زمیں کو داد اوجِ آسماں دینے لگا
ذرہ ذرہ قبلہ رو ہو کر اذاں دینے لگا

ہیبتِ حق، وحشت انگیزوں پہ طاری ہو گئی
ہر پلک آنکھیں جھپکیں ڈر کر تو بھاری ہو گئی
تاج داری کی جلالت غرقِ خواری ہو گئی
پارہ پارہ، آبروئے شہریاری ہو گئی

خون کے بادل اٹھے قلعوں کی جانب مڑ گئے
اور یوں برسے پہاڑوں کے پرخچے اڑ گئے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

…لم بن گیا ہر نقوشِ فتح و ظفر
…ق سے ڈر کے خود ہو گئے زیر و زبر
…ں تخیل سے ابھری شکستِ بام و در
…شاہنشاہ پہ کفن بن گئی قندیلِ زر

گردنیں خود اپنی ہی تیغوں سے کٹ کر رہ گئیں
کشتیاں ساحل پہ آتے ہی الٹ کر رہ گئیں

…ان آب و ساغر دشت و صحرا بن گئے
…ان تشنہ لب تسنیم و طوبیٰ بن گئے
…ے صیدِ مرگ صبر پیا بن گئے
…دے بے جان تھے رشکِ مسیحا بن گئے

کیا غضب ہے جو ڈراتے تھے وہ خود ہی ڈر گئے
یہ عجب ہے جی اٹھے مقتول قاتل مر گئے

یوں بجھا کر رکھ دیے آہوں نے دولت کے دیے
آنسوؤں میں بہہ گئے طبل و علم کے دبدبے
بیڑیوں کی گونج سے ایوان تھرانے لگے
ایک بی بی کی خطابت نے وہ ڈالے زلزلے

اشکِ خوں روشن ہوئے نظروں سے تارے گر گئے
خاک پر قصرِ حکومت کے منارے گر گئے

گوہرِ خوش آب نے شعلے کو پانی کر دیا
ضعف نے طاقت کو صیدِ ناتوانی کر دیا
فقر نے دولت کو محوِ نوحہ خوانی کر دیا
دین نے دنیا کو وقفِ سرگرانی کر دیا

حرف اک تحریر نے ظلمت کی خندق پاٹ دی
ہتھکڑی کی دھار نے لوہے کی گردن کاٹ دی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کفر نے کاٹا نہیں تھا مصحفِ ناطق کا سر
اصل میں قرآن وہ پھینکا گیا تھا پھاڑ کر
حملہ آور ابنِ حیدر پر نہ تھے اربابِ شر
ضرب تھی وہ اصل میں اسلام کی بنیاد پر

چند جاں بازوں کی جانب رخ نہ تھا آفات کا
دن پہ وہ دراصل دھاوا تھا اندھیری رات کا

وہ نہ تھا اقتدارِ ملتِ حق کا صوتی ارتعاش
مصطفیٰ سے دشمنی کا وہ ہوا تھا راز فاش
خیمۂ شبیر کو گھیرے نہیں تھے بدقماش
گردنِ حق کے لئے تھی ریسماں کی وہ تلاش

اشقیاء چھپٹے نہ تھے ابنِ شہِ لولاک پر
اصل میں بت آستینوں سے گرے تھے خاک پر

منافقین و اسلام
دوم
پارۂ خامس

...دل سے کہہ رہی ہے یہ مورخ کی زباں
...پیغمبر ہوئی تھیں کس طرح سرگوشیاں
...گیا تھا ہر طرف کس طرح دولت کا دھواں
...بے پاؤں چلے تھے سازشوں کے کارواں

اب بھی ان امواج میں ڈوبی پڑی ہے کربلا
ہاں انھیں کی ایک تاریخی کڑی ہے کربلا

...بلا میں امرِ حق کی برتری سے جنگ تھی
...ت ثانِ ضمیرِ حیدری سے جنگ تھی
...ت دیرینۂ پیغمبری سے جنگ تھی
...کا قرآں میں ہے ذکر اس داوری سے جنگ تھی

کب نفاق اربابِ حق سے برسرِ پیکار تھا
وہ خدا پر آخری لات و ہبل کا وار تھا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اے محبانِ حسین

بھی ہے محبانِ حسین دور میں
ہے شبیر بیت کے دائرے میں انجمن
مرشد حق پرور و مہر آفریں
یار مرگ ہے بازیچۂ طفلاں نہیں

زہر سے لبریز ہے جام حسین ابن علی
جان دینا ہو تو لو نام حسین ابن علی

سلطانی کو ٹھکراؤ تو لو نام حسین
رن میں نہ گھبراؤ تو لو نام حسین
ں کی پیاس بجھاؤ تو لو نام حسین
کی چھاتی پہ چڑھ جاؤ تو لو نام حسین

حلق سے تیغوں کا منہ موڑو تو لو نام حسین
برگ سے فولاد کو توڑو تو لو نام حسین

خود پہ بابِ قتل کھولو تو لو نام حسین
دل کو برق رعد میں تولو تو لو نام حسین
دوست دارِ دشمناں ہو لو تو لو نام حسین
تیغ کے نیچے بھی سچ بولو تو لو نام حسین

ظلم کی تعمیر کو ڈھا دو تو لو نام حسین
تیغ سے آندھی کو چکرا دو تو لو نام حسین

خود کو تیغوں کی طرف ریلو تو لو نام حسین
ہنس کر آگ سے کھیلو تو لو نام حسین
جاں گسل سختیاں جھیلو تو لو نام حسین
دل اپنا امتحاں لے لو تو لو نام حسین

ہاں بچا لو خوب صورت کو تو لو نام حسین
جانچ لو اپنی شرافت کو تو لو نام حسین

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وادی پہ اتر آؤ تو لو نام حسینؓ
پہ ناز فرماؤ تو لو نام حسینؓ
ٹکڑوں کو گہناؤ تو لو نام حسینؓ
اک بے شیر کو لاؤ تو لو نام حسینؓ

بے کسی کی موت نعمت ہو تو لو نام حسینؓ
دھوپ میں سونے کی ہمت ہو تو لو نام حسینؓ

ستور پہ جو مر کٹا سکتا نہیں
اپنے ہی چراغوں کو بجھا سکتا نہیں
بیٹے کو جو میداں میں آ سکتا نہیں
جو اپنے کاندھے پہ اٹھا سکتا نہیں

ہاں خود اپنے خون میں کشتی جو کھے سکتا نہیں
وہ حسینؓ ابن علی کا نام لے سکتا نہیں

اے حسینؓ

پاروسادس

اے حسینؓ ابن علی اے خسرو روحانیاں
اے دماغ پختہ کی آواز اے دل کی زباں
اے شہ ملک ابد اے راکب عصر رواں
موت سے تیری اجلی ہے حیات جاوداں

تو ازل سے تا ابد پھیلا ہوا منشور ہے
اے کہ تیرا وقت کے دونوں سروں پر نور ہے

کر دیا تو نے یہ ثابت اے دلاور آدمی
زندگی کیا موت سے لیتا ہے ٹکر آدمی
کاٹ سکتا ہے رگ گردن سے خنجر آدمی
لشکروں کو روند سکتے ہیں بہتر آدمی

ضعف ڈھا سکتا ہے قصر افسر و اورنگ کو
آبگینے توڑ سکتے ہیں حصار سنگ کو

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

…ے تیری ہیں اتنی عظمتوں کے کارواں
…رقی بے حد میں کو صوت بخت آسماں
…تے سے مری ہے گرداں چتر عمر جاوداں
…ہیں تاج تیغ و خنجر کی تابانیاں

تو بشر کی ہمت عالی کا وہ اعجاز ہے
جس پہ یزداں و بشر دونوں کو اب تک ناز ہے

…ارادے کر نہ پلٹا تا جو سوئے آب جو
…ب انسان مر جاتا بھٹک کر کو بہ کو
…دنیا بہ بنائے آرزوئے رنگ و بو
…ان کی سمت مڑ جاتا اگر ہوتا نہ تو

اس زمیں پر کھینچ کر تو نے حدیں آئین کی
زلزلوں کی پشت پر رکھ دی بنا تمکین کی

پرتو آیات ہے تیرے دل حساس پہ
تو گہر افشاں قلم ہے کوزہ ہی قرطاس پہ
زندگی تکتی ہے تیرے خون کی مقیاس پہ
کشتی ایثار چلتی ہے ترے انفاس پہ

کاروان ارتقا کا رہبر کامل ہے تو
سینۂ گیتی و گردوں کا دھڑکتا دل ہے تو

تیری سوچ نطق میں ہے نغمۂ ساز حیات
تیرا ہر خط جبیں ہے جادۂ ذات و صفات
تیری ہر موج نفس ہے انشراح کائنات
تیری مژگاں کی ہر اک لرزش ہے تفسیر حیات

…جو ہے ہر لرزش و لرزش تیرے ساز سے
زندگی جنبش میں آتی ہے تری آواز سے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

…نے کر دیے انساں کی عظمت کے خیام
…تو نے کیا تو تیرِ آدم کو دوام
…تو نے شہادت کا پیا جس وقت جام
…وراں نے محمد کو کیا جھک کر سلام

مصطفےٰ کی کشتیِ نازش کو کھینے کے لئے
انبیاء آئے مبارک باد دینے کے لئے

…موجۂ یم نے مبارک باد دی
…ں کو عرشِ اعظم نے مبارک باد دی
…ر کو آدم نے مبارک باد دی
…را کو مریم نے مبارک باد دی
فتح کے نغمات نکلے زندگی کے ساز سے
کبریا نے قدسیوں کی سمت دیکھا ناز سے

ذرہ ذرہ جلوہ گاہِ ماہِ کنعاں ہو گیا
حلقۂ خشت و خزف گوہر بہ داماں ہو گیا
بارگاہِ آدمیت میں چراغاں ہو گیا
رشتہ برپا ذہنِ انسانی فرحاں ہو گیا

پیکرِ ہستی میں نبضِ مدعا چلنے لگی
جس سے جی اٹھتے ہیں مردے وہ ہوا چلنے لگی

اے حسین اب تک ترا نقشِ قدم تابندہ ہے
زندہ ہے پائندہ ہے تازندہ و درخشندہ ہے
روشن و پائندہ و تابندہ و بخشندہ ہے
کام زن تو جس پہ تھا وہ جادہ اب تک زندہ ہے

ضو فگن ہے ذہن کے ہر بند پہ ہر جوڑ پہ
شمع جو تابندہ ہے تیری گلی کے موڑ پہ

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قلزم ملا کرتے ہیں تیرے جام سے
گردوں بنا کرتے ہیں تیرے بام سے
غضب کی لو نکلتی ہے ترے پیغام سے
کو جھرجھری آتی ہے تیرے نام سے

گونجتا ہے روح میں ہر نغمہ تیرے ساز کا
آج بھی کوندا لپکتا ہے تری آواز کا

حسین ابن علی اے بندۂ یزداں صفات
ے تیرے تجلی ہے جبین کائنات
جائیں اگر دنیا سے تیرے واقعات
تاریخ پر چھا جائے ہیبت ناک رات

بھول سکتا ہی نہیں انسان قربانی تری
حافظے کے فرق کا جھومر ہے پیشانی تری

اے فضائے قدس کے ابر خراماں السلام
السلام اے شمعۂ ایوان عرفاں السلام
السلام اے طرۂ تاج شہیداں السلام
السلام اے ذوالکلام و زمزمۂ قرآں السلام

السلام اے سطوت محراب و منبر السلام
السلام اے خسرو ناموس اکبر السلام

اے گلوئے زیر شمشیر عدو تجھ پر سلام
کربلا کی خاک پر بہتے لہو تجھ پر سلام
دودمان مصطفےٰ کی آبرو تجھ پر سلام
اے بہ خوں غلطیدہ زلف مشک بو تجھ پر سلام

دین اہل درد جان اہل ماتم السلام
شان ایماں کے اے گیسوئے برہم السلام

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

…غم کی شان میر سوگواراں السلام
…ل افسردہ شام غریباں السلام
…مرے ڈوبے ہوئے مہر درخشاں السلام
…دیار۔ فاطمہ کے ماہ کنعاں السلام

قلب تسلیم و رضا کے صبر و افسر السلام
السلام اے دشت غربت کے مسافر السلام

…عباس کے سوز نہانی کو سلام
…ابن مظاہر کی روانی کو سلام
…معصوم تیری بے زبانی کو سلام
…تو خنجر تیری نوجوانی کو سلام

مصطفےٰ کے لال کو حیدر کے پیارے کو سلام
فاطمہ زہرا کی آنکھوں کے تارے کو سلام

اے زمیں کی خسروی گردوں کی شاہی کو سلام
اے مدینے کی نسیم صبح گاہی کو سلام
اے شہادت کی ادائے کج کلاہی کو سلام
اے اجل کے روندنے والے سپاہی کو سلام

اے مرے سادات اے میرے جری تجھ پہ سلام
ناخدائے کشتی تطہیر تجھ پہ سلام

پھر بشر کے ذہن پر عکس جنوں ہے یا حسین
پھر حقیقت دامن اوہام و فسوں ہے یا حسین
پھر دل اقدار نازک غرق خوں ہے یا حسین
پھر بشر باطل کے آگے سرنگوں ہے یا حسین

آ دل انجام کو پھر گرمی آغاز دے
اے بہار وقت کی آواز پر آواز دے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...چکے ہیں غرق پھر شیرازہ بندی کے عروق
...وں میں ذلتیں سوئے تفکر جوق جوق
...شریعت ہے مساوات بشر کی بے وثوق
...ل میں نوع انسانی کے بنیادی حقوق

پھر بغاوت کر رہا ہے زندگی سے آدمی
دیکھ پھر ٹکرا رہا ہے آدمی سے آدمی

... حیات نوع انسانی ہے گھبرائی ہوئی
...ں پڑے ہیں ولولے جرأت ہے مرجھائی ہوئی
...زمین و آسماں پر موت ہے چھائی ہوئی
...ت بھی کیسی خود اپنے ہاتھ کی لائی ہوئی

چہرۂ امید کو رخشندگی دے یا حسین
زندگی دے زندگی دے زندگی دے یا حسین

عکس دنیا ڈال پھر اس خاک داں پہ اے حسین
پھر عطا فرما حدیث دل کو تنویر اے حسین
بخش دے پھر کاسۂ فکر کو اقتدار اے حسین
زور حیدر زور حیدر زور حیدر اے حسین

خشک ہونے پر ہے جوئے عزم انساں یا حسین
موج طوفاں موج طوفاں موج طوفاں یا حسین

ہو گیا پھر تازہ ہے پھر سرمایہ داری کا وقار
اٹھ چکا ہے پھر عوامی برتری کا اعتبار
پھر خزاں کی آندھیوں سے پائمال ہے بہار
پھر خدا کا ذوق تخلیق بشر ہے شرمسار

پھر زبوں ہے نفس انسانی کی حالت یا حسین
آ کہ پھر دنیا کو ہے تیری ضرورت یا حسین

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پھر رکے ہوئے ہے علم کے سر پہ قدم
میں پھر ل چکا ہے آدمیت کا بھرم
پہ مارتے پھرتے ہیں ٹھوکریں پھر درم
چکا ہے پھر دل انساں میں سونے کا علم

پھر دف زر بج رہا ہے شور ہے اشرار کا
صف شکن یہ وقت ہے پھر تیغ کی جھنکار کا

تیر اور خود بھی خون کے دھارے میں تیر
دیوار حرم تک آ چکا ہے سیل دیر
وقت نعرہ زن ہے تیغ اٹھا اے روح خیر
چاندی نہیں آئے گی لوہے کے بغیر

یوں ہمیں للکار ہم بڑھ کر چٹانیں توڑ دیں
نیر تہذیب زر کی سمت باگیں موڑ دیں

اے مجاہد روح پھر سینوں کو دے سوز شرر
اے مقدس تشنگی سواج ہو سر سے گزر
اے پیمبر موت انوکھی زندگی بن کر ابھر
اے مقرر خامشی منبر پہ آ تقریر کر

اے لہو پھر قشقۂ پیشانی کردار بن
اے جراحت میاں سے باہر نکل تلوار بن

دیکھ پھر قصر جہنم بن چکا ہے روزگار
آنچ میں غلطیدہ ہے پھر خیمۂ لیل و نہار
سرزمیں پر حکمراں ہے پاہزاراں اقتدار
آتش و دود و دخان و شعلہ و برق و شرار

زندگی ہے بدسر آتش فشانی یا حسین
آگ دنیا میں لگی ہے آگ پانی یا حسین

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کیوں کر نہ کروں شکر خدائے دو جہاں کا
بخشا ہے مرے دل کو مزا سوزِ نہاں کا
یکساں ہے مسرت کا عمل ہو کہ فغاں کا
ہو نارِ جہنم بھی تو لطف آئے جناں کا
ہوتی ہے خوشی صحت و آزار سے مجھ کو
خلعت یہ ملا ہے تری سرکار سے مجھ کو
سینے میں چھپائے ہوں جو انوار کسی کے
دل میں نہیں آتے ہیں خیالات دوئی کے
رونے کے ہوں اسباب کہ سامان ہنسی کے
جو چیز ہے ڈھل جاتی ہے سانچے میں خوشی کے
لیلا نے شب تار ہے یا نور سحر ہے
جس حال میں ہوں "حسن" مرے پیش نظر ہے

آوازۂ حق

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یار کی فوجیں ہوں کہ احباب کی محفل
ری کے بگولے ہوں کہ لیلیٰ کی ہو محمل
ہوں کی صعوبت ہو کہ خوابِ سرِ منزل
تا ہے ہر اک چیز سے بشاش مرا دل

صد شکر مرے دل پہ حقیقت یہ عیاں ہے
ہر آئینے میں دوست کی تصویر نہاں ہے

بات میں اک حسن ہے ہر شے میں نفاست
کل کوئی چیز نہیں ہو جو بصارت
تا بھی ہے اک راگ جو کامل ہے ساعت
اشک کے ساغر سے ابلتی ہے بشاشت

آنکھیں ہوں اگر نار میں ہے نور کا جلوہ
ہر ذرۂ ناچیز میں ہے طور کا جلوہ

ریگ کا انبار کہ برسات کا دریا
جیٹھ کی ہو دھوپ کہ بادل کا ہو پردا
او کے تھپیڑے ہوں کہ ہو لوچ صبا کا
خال سیہ ہو کہ چمکتا ہوا تارا

اے حسن کے صانع ترے اسرار نہاں ہیں
ہر شے میں کم و بیش کچھ انوار نہاں ہیں

شادی و الم رنج و خوشی مدح و مذمت
آشفتگی و عیش و طرب درد و مصیبت
آشوب جہاں شام بلا صبح مسرت
سب ایک نظر آئیں جو ہو روح میں قوت

ہم دل کا اگر ساز ستاروں سے ملا دیں
گو تار بہت سے ہیں مگر ایک صدا دیں

نالے میں ہے جو نغمۂ بلبل میں نہیں ہے
جو زلف پریشاں میں ہے سنبل میں نہیں ہے
اکثر جو ہے اجزا میں کشش کل میں نہیں ہے
کانٹے میں بھی اک شان ہے جو گل میں نہیں ہے

در پردہ یہ سب ایک ہیں ظاہر میں جدا ہیں
سب اپنے مقامات پہ تصویر خدا ہیں

پیشانیٔ تشویش میں ہے جلوۂ تمکیں
تلخی میں بھی پوشیدہ ہیں کچھ جوہر شیریں
ہر درد کی ایذا میں ہے اک پہلوئے تسکیں
جو داغ ہے وہ دل کے لئے تاج ہے زریں

یہ دل جو دھڑکتا ہے تو اک قسم کی گت ہے
ہر زہر میں سنتے ہیں کہ تریاق کا ست ہے

...nted by www.[illegible]
www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کی یہ تمنا ہے کہ دائم رہیں مسرور
فلسفۂ طرز تمدن سے بہت دور
خوشی غم ہے یہ فطرت کا ہے دستور
وں میں رخ راحت و آرام ہے مستور

ضو لطف کی ہے پردۂ آفات کے پیچھے
پنہاں ہے بہیمانہ تحرکات کے پیچھے

جاتے ہیں غم سے جو خیالات ہیں اسفل
جاتے ہیں انسان کے اخلاق مکمل
س کا قائل ہے تو باطن کی ہے صیقل
تا ہے جب سانپ نکل جاتے ہیں سب بل

ٹی کھول کے رونا ہے علاج آنکھ کے تل کا
ہر آنسو سے کچھ زہر نکل جاتا ہے دل کا

ے کو تفریح بنا لینے کی صنعت
ں ہے انہیں جو ہیں پرستار حقیقت
ہے اسرار کا ہر مظہر قدرت
ائم کی خنکی ہو کہ سورج کی حرارت

مہمل ہیں یہ لفظیں "یہ برا ہے وہ بھلا ہے"
جو کچھ ہے وہ صرف ایک تبسم کی ضیا ہے

ہو دوست کے پہلو میں نشیمن تو مسرت
مل جائے اگر راہ میں دشمن تو مسرت
ہو زیر قدم سبزۂ گلشن تو مسرت
کانٹوں میں الجھ جائے جو دامن تو مسرت

تقدیر اگر وصل کی ہو، رقص کی جا ہے
اور ہجر کی شب ہو تو تڑپنے کا مزا ہے

دنیا خس و خاشاک ہے دامن کو جلا لے
نازک ہے بہت دل غم ہستی سے بچا لے
اشکوں کے بخارات میں وہ دل کو سنبھالے
دانا ہے جو ہر غم میں خوشی ڈھونڈ نکالے

کب شیشۂ دل گرد تکدر کے لئے ہے
ہر رنج میں آرام بہا در کے لئے ہے

پردے کو تعین کے در دل سے اٹھا دے
کثرت نہیں وحدت ہے یہ آنکھوں سے دکھا دے
ہاں بڑھ کے حجاب رخ جانا نہ ہٹا دے
میداں کو حدیں توڑ کے ہموار بنا دے

چوٹی سے چلے کوہ کی خورشید کا جلوہ
ہستی کی رگ و پے میں ہو توحید کا جلوہ

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...میں سرگرم ہے وہ اس کے ہیں انجام
...ہو یا شوقِ قسمت سے ہوتا کام
...اگر ہو تو مسرت کے چلیں جام
...جو ہو تو بھی پئے بادۂ گل فام
یہ وہ وہ دوائیں ہیں جو یکساں ہیں اثر میں
جو یاس میں لذت ہے وہی فتح و ظفر میں

...ست بتاتا ہوں تجھے روح کے اسرار
...ں سے اگر چور ہے تیرا دل بیمار
...ں تو اٹھا دیکھ ذرا حسن کے انوار
...یہ سورج یہ نباتات یہ کہسار
کیوں تیرے خیالات پریشاں ہیں برادر
اک غم ہے، تو سو عیش کے ساماں ہیں برادر

...کی حیا گل کی ہنسی اوس کے گوہر
...شفق، سرد ہوا، باغ معطر
...گھٹا، قوس قزح، مہر منور
...پرندوں کے، پہاڑوں کے یہ منظر
ہے کون سی خوبی جو مسرت میں نہیں ہے
کیا باغِ ارم گنج کے پردوں میں نہیں ہے؟

یہ غم ہے وہ راحت ہے یہ عقبیٰ ہے یہ دنیا
ان تنگ خیالات کے سائے سے نکل آ
ہر فکر سے منہ پھیر لے ہر رنج کو ٹھکرا
اونچا ہو بلندی پہ چمک روح کو چمکا
محفل میں تصوف کی تجھے بار ملے گا
ہر سانس میں اک مصر کا بازار ملے گا

اُترے گی ترے دل میں ضیائے رخِ جاناں
کانٹوں میں بھی تجھ کو نظر آئیں گے گلستاں
آنکھیں ترے تلووں سے ملیں گے جن و انساں
جنت سے ہوا دے گا تجھے حور کا داماں
کل حشر میں ہوگا یہ حیدر کا شرابی
آتا ہے وہ مے خانۂ کوثر کا شرابی

آزاد بھی ہو کشمکش سود و زیاں سے
ہاں دل کو بچا تیرگیٔ آہ و فغاں سے
لمحے جو گزرتے ہیں پھر آئیں گے کہاں سے
باہر تو نکل وہم کے تاریک مکاں سے
پھیلی ہے جہاں میں رخِ جاناں کی تجلی
وہ دیکھ بلندی پہ ہے عرفاں کی تجلی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

راہ مہمات میں آ، گر ہے جواں مرد
ہے جس میں نہیں اڑتی ہے کبھی گرد
ے کبھی اس راہ میں ہوتے ہی نہیں زرد
ں کی مہک آتی ہے چلتی ہے ہوا سرد
دنیا ہے یہ وہ جس میں فلک بوند میں ہے
ذرے میں یہاں وہ ہے جو سورج میں نہیں ہے

وتی ہے یہاں دل کے دھڑکنے سے مسافت
ے کی نہ حاجت ہے نہ ساماں کی ضرورت
راہ میں آنکھیں بھی اٹھاؤ تو نحوست
بزم میں گر سانس بھی لیجے تو کثافت
نسبت کچھ اسے عالم ظاہر سے نہیں ہے
کچھ بحث یہاں مومن و کافر سے نہیں ہے

ب ہیں اس انجمن خاص کے دستور
ور ہے جب تک کہ نہ ہو شیشۂ دل چور
میں کچھ عقل میں ہوتے ہیں وہ مذکور
میں وہی شے ہے جو چمکی تھی سر طور
ذرے میں جو ہے مہر درخشاں میں وہی ہے
جو کفر کے سینے میں ہے ایماں میں وہی ہے

اس بزم کے آداب ہیں سرچشمۂ حکمت
آرام سے وحشت ہے تو لذات سے نفرت
پھر جائے جو ہستی سے نظر عین سعادت
دل پچھلے پہر رات سے دھڑکے تو عبادت
ہر دن جو گزرتا ہے یہاں ایک صدی ہے
اس دائرے میں "موت" حیات ابدی ہے

صحت میں نہیں جس کی یہاں نقص وہ بیمار
کاموں میں جو دنیا کے ہے مشغول وہ بیکار
آنے نہیں پاتے کبھی اس بزم میں زردار
زردار کے معنی ہیں کہ محتاج ہے نادار
دولت کی حقیقت کوئی کچھ بھی نہیں جاتی
منعم کی یہاں بات بھی پوچھی نہیں جاتی

اس راہ میں جو یاد کرے دوست کو، غافل
اس سے یہ لگتا ہے ابھی دور ہے منزل
معشوق سے ہر وقت جنہیں قرب ہے حاصل
کس کو وہ کریں یاد؟ بتائے کوئی عاقل
دل آہ بھی وصل میں بھرتا ہو تو کہہ دو
اپنے کو کوئی یاد جو کرتا ہو تو کہہ دو

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

…ا یہ عقیدہ ہے کہ میں "عبد" وہ "معبود"
…م کا قانون یہ کہتا ہے وہ "مردود"
…یک حقیقت میں ہیں، ساجد ہو کہ مسجود
…فر یہ کہتا ہے "ایاز اور وہ محمود"

ہاں لفظ انا لکھی میں انا باعث شر ہے
اس سے یہ پتا ہے خودی پیش نظر ہے

…کو یہاں کام ہے تسلیم و رضا سے
…کو یہاں عید ہے تیغ قضا سے
…سے سروکار ہے بھوکے ہوں کہ پیاسے
…بڑا یہ ہے کہ نصرت ہو دعا سے

ذلت میں یہاں بھوک ہے خلعت میں کفن ہے
انعام یہاں سب سے بڑا دار و رسن ہے

…وز ہوا شوق مرے دل میں یہ پیدا
…و سے گزرے ہیں جو نام آور یکتا
…بھی کچھ ان کے میں دیکھوں کہ وہ تھے کیا
…وق میں تاریخ کے اوراق کو ٹالا

فہرست میں اک نام تھا جو سب سے جلی تھا
مژدہ ہو کہ وہ نام حسین ابن علی تھا

قربان ترے نام کے اے میرے بہادر
تو جان سیاست تھا تو ایمان تدبر
معلوم تھا باطل کے مٹانے کا تجھے گر
کرتا ہے تری ذات پہ اسلام تفاخر

سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ صداقت کا سبق تھا
تلوار کے نیچے بھی وہی نعرہ حق تھا

شعلے کو سیاہی سے ملایا نہیں تو نے
سر کفر کی چوکھٹ پہ جھکایا نہیں تو نے
وہ کون سا غم تھا جو اٹھایا نہیں تو نے
بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا نہیں تو نے

دامان وفا، کفر کے شریروں میں نہ چھوڑا
جو راستہ سیدھا تھا وہ تیروں میں نہ چھوڑا

ہر چند کہ ایوبؑ بھی اس فن میں تھے یکتا
یونسؑ نے بھی اک حد تک اسے خوب نبھایا
یعقوبؑ نے بھی زور تحمل کا دکھایا
پر سب سے رہا بڑھ کے محمدؐ کا نواسا

حیرت میں پیمبرؐ ہوئے وہ کر کے دکھایا
مرتے نہیں کس طرح اسے مر کے دکھایا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اے شمر کوئی چیز ہے یہ فوج گنہگار
دنیا بھی امنڈ آئے تو پروا نہیں زنہار
مرعوب مجھے کر نہیں سکتے یہ سیہ کار
باطل سے کبھی دبتے ہیں کہیں حق کے طرفدار
نازاں ہے کہ سردار ہوں میں فوج ستم کا
سررشتہ مرے ہاتھ میں ہے لوح و قلم کا

اس باپ کا بیٹا ہوں جو تھا افضل عالم
جس فرق پہ تھا سایہ فگن فتح کا پرچم
جس ذات سے اسلام کی بنیاد تھی محکم
تھا اصل میں جو قوت پیغمبر اکرم
طفلی میں بھی سادات نے اژدر کو نہ چھوڑا
بے توڑے ہوئے قلعۂ خیبر کو نہ چھوڑا

جس روز مدینے کو سدھارے تھے پیمبرؐ
اس روز بڑا ڈر کی جگہ پر تھا بہادر
ہر چند کہ تیغوں کی چمک تھی سر بستر
سوتا تھا بڑے لطف سے تانے ہوئے چادر
دنیا میں کوئی ایسا جری ہو نہیں سکتا
جس طرح وہ سوئے تھے کوئی سو نہیں سکتا

...ہوں رقم معرکۂ کرب و بلا کا
...ں تھا سیلاب تھا، اسباب جفا کا
...ں میں تلاطم ہو وہ سامان تھا وفا کا
...ں مگر دل تھا امام دوسرا کا
ماتھے پہ شکن تھی نہ بدن غرق عرق تھا
رخ پر وہ صباحت تھی کہ سونے کا ورق تھا

...ے تھے سب قتل ہوئے مہر کے بانی
...ر کر تھا سم خوردہ برادر کی نشانی
...سن میں اکبر تھا مہ یوسف ثانی
...ں تھا اسلام کی بھر پور جوانی
سینے میں خلش لب پہ مرے آہ نہیں ہے
ہر چند اب ان میں کوئی ہمراہ نہیں ہے

...ی طرف دیکھ کے کہتے تھے یہ ہر بار
...ل و علم ہیچ یہ انبوہ ہے بے کار
...پہ کر غور ذرا شمر بد اطوار
...شے نے کیا ہے تجھے اس جور پہ تیار
فاسق کے لئے جنگ امام دوسرا سے
بندہ کہیں منہ پھیر کے چلتا ہے خدا سے؟

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سامنے آ آ کے اکڑنا نہیں اچھا
ے اس طرح بگڑنا نہیں اچھا
بری بات پہ اڑنا نہیں اچھا
کے لئے دین سے لڑنا نہیں اچھا

ناپاک نہ بن دولت ناپاک کے بدلے
اکسیر کو ٹھکراتا ہے کیوں خاک کے بدلے

ے جو زیادہ ہو تو ایماں نہیں رہتا
یہ وہ شے ہے کہ انساں نہیں رہتا
کی روح کا ساماں نہیں رہتا
انجمن حسن کے شایاں نہیں رہتا

دولت کو بہت لوگ یہ کہتے ہیں خدا ہے
میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ زر اک وبا ہے

خواہشیں محدود تو ایذا نہیں ہوتی
جو ہوں کم زر کی تمنا نہیں ہوتی
کو کسی چیز کی پروا نہیں ہوتی
پہ مسلط کبھی دنیا نہیں ہوتی

سلطاں بھی ہو جو صاحب حاجت تو گدا ہے
جس کو کوئی حاجت ہی نہیں ہے وہ خدا ہے

اے بندۂ زر چونک، مناسب نہیں غفلت
معلوم نہیں کیا تجھے دنیا کی حقیقت
کس نیند میں ہے؟ چھوڑ بھی باطل کی محبت
آ حق کی طرف، دیکھ یہ حوریں ہیں یہ جنت

حوریں ہوں کہ فردوس، یہ ادنیٰ سا صلا ہے
خود حق میں وہ لذت ہے جو ان سب سے سوا ہے

دنیا ہے دنی ہیچ ہے دنیا کا زر و مال
تذلیل کی بنیاد ہیں یہ حشمت و اجلال
ادبار کوئی چیز ہے واصل نہ اقبال
وہ سر بھی کوئی سر ہے جو ہونے کو ہے پامال

بیدار ہیں دل جن کے وہ دنیا سے خفا ہیں
جو پھول کے طالب ہیں وہ کانٹوں سے جدا ہیں

تکلیف کے اسباب کو راحت نہیں کہتے
جو چند نفس ہو اسے لذت نہیں کہتے
طوفان مصائب کو مسرت نہیں کہتے
جس شے کو فنا ہو اسے نعمت نہیں کہتے

آرام کی خواہش نہ کرو قوت زر سے
لبریز کرو روح کو اللہ کے ڈر سے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...زمانے کی نگاوٹ سے خبردار
...ہو بیدار ہو ہشیار ہو ہشیار
...یہ امیدیں ہیں پریشان ہیں افکار
...نشے میں بدمست ہے دنیا کے طلبگار
یہ شاخ ہے وہ جو کبھی پھولی نہ پھلی ہے
دنیا تجھے نادان کدھر لے کے چلی ہے

...لئے جاتا ہے کہاں تجکو زمانہ
...کے سزاوار نہیں ہے یہ فسانہ
...ی کوئی اصل میں شے ہے نہ خزانہ
...ہے یہ دھوکا ہے بہانہ ہے بہانہ
واللہ کہ تو حرص کے سانچے میں ڈھلا ہے
حق چھوڑ کے باطل کی پرستش کو چلا ہے

...ے کہتے ہیں کثافت کا ہے انبار
...بڑی سے بھی کچھ بڑھ کے ہے مردار
...ہے بداصل ہے کم ظرف ہے بدکار
...م اس کا تو پشت اس کی ہے بیمار
مبروص کے دانتوں سے عفونت میں سوا ہے
ذلت کا یہ لقمہ ہے سگوں کی یہ غذا ہے

تو فخر سے کہتا ہے جسے عیش و تنعم
وہ خواب کی جنت ہے وہ فردوس توہم
نالے ہی کی روداد ہیں نغمہ کہ ترنم
ہے مہر فغاں روشنی ماہ تبسم
تو جس کو سمجھتا ہے کہ فردوس بریں ہے
دھندلی سی مسرت کا وہ سایہ بھی نہیں ہے

جا گور غریباں پہ نظر ڈال بہ عبرت
کھل جائے گی تجھ پہ تری دنیا کی حقیقت
عبرت کے لئے ڈھونڈھ کسی شاہ کی تربت
اور پوچھ کدھر ہے وہ تری شان حکومت
کل تجھ میں بھرا تھا جو غرور آج کہاں ہے
اے کاسۂ سر بول ترا تاج کہاں ہے

یہ کہہ کے جو مولیٰ نے نظر کی سوئے کفار
تھا سر کو جھکائے ہوئے ہر ایک سیہ کار
ہر شخص کے چہرے پہ خجالت کے تھے آثار
یہ رنگ جو دیکھا تو کہا شمر نے بیدار
ہشیار! مراتب کے طلب گار جو انو...
ہو جاؤ بس اب جنگ پہ تیار جوانو

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ں کال ہیں بہت حضرت شبیر
...ے گمراہ اگر ہو گی تاثیر
...ہے؟ میداں میں یہ جوتوں کے شمشیر
...یہ دولت ہے یہ منصب ہے یہ جاگیر
ہو جاؤ گے بشاش وہ انعام ملے گا
کہتا ہوں کی پشت تک آرام ملے گا

...یہ شر نے لاکھ جو دہائی
...بعد ناز جنگ اپنی دکھائی
...ں تیغوں کی بڑے ناز سے آئی
...ں دانائی تو کلیجوں میں سمائی
سب بھول کے دنیا کی طرف ہو گئے ظالم
کروٹ ابھی بدلی تھی کہ پھر سو گئے ظالم

...تماشے سے ہوئے اہل جفا کور
...نکلیں میان سے قہر کا اٹھا شور
...لو نچانے لگے میداں میں شہ زور
...تو اٹھیں رن میں گھٹا چھا گئی گھنگھور
سایہ کیا پر کھول کے ہیبت نے قضا پر
چونکیں وہ تو فتح سے پڑیں طبل وفا پر

حضرت نے کہا "شکر ہے کامل ہوئی حجت"
ہو جائے گی اب امت بیمار کو صحت
اے خالق کونین یہ بندے پہ عنایت
بخشی ہے مجھے خدمت تکمیل نبوت
ڈرتا ہوں خوشی کی کہیں تکمیل نہ ہو جائے
اشکوں میں لہو جسم کا تبدیل نہ ہو جائے

ہر چند بظاہر یہ مصیبت کے ہیں ساماں
جب دیکھتا ہوں غور سے کچھ راز ہے پنہاں
ظاہر میں جو کانٹے ہیں وہ در پردہ گلستاں
یہ گرد نہیں حضرت یوسف کا ہے داماں
ہاتھوں پہ لئے تاج صداقت نکل آئی
جب چاک ہوا حق کی صورت نکل آئی

بس اتنے میں ناگاہ برسنے جو لگے تیر
خیمے کی طرف دیکھ کے چپ ہو گئے شبیر
گھوڑے کو بڑھا کر یہ پکارے شہ دلگیر
مجبور ہوں اب کھینچتا ہوں میان سے شمشیر
ہنگام وغا برق ہوں طوفاں ہوں غضب ہوں
ہشیار کہ میں روح شجاعان عرب ہوں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جو لوگ کہ ڈر جاتے ہیں بادل کی صدا سے
کانپ اٹھتے ہیں بچوں کی طرح ذکر وغا سے
جب ہوتی ہے مذہب کی کشش فضل خدا سے
لڑ جاتے ہیں دبتے نہیں ارباب جفا سے
ہرگز نہ ڈرو کفر سے ایماں کا سبق ہے
ان کی یہ شجاعت نہیں یہ قوت حق ہے

یہ دل میں بھی جب قوت حق بھرتی ہے جرأت
اتنی بھی نہ حق کیا مجھے کٹنے کا جلالت
نکلا دوں میں تم کو کہ یہ ہوتی ہے شجاعت
حاصل ہے مجھے قوت حق زور امامت
یہ جنگ کا طوفان ہے کچھ سیر نہیں ہے
میدان سے ہٹ جاؤ کہ اب خیر نہیں ہے

مولا کا مزاج اتنا جو برہم نظر آیا
لشکر پہ عجب خوف کا عالم نظر آیا
سامان جفا درہم و برہم نظر آیا
کی جس سر خیمہ پہ نظر خم نظر آیا
خاموش تھیں یاس کے عالم میں کھڑی تھیں
مردہ تھیں نگاہیں کہ دشمن میں گڑی تھیں

...نے آئے تھے مرنا ہو گوارا
...ر آئے گا یہاں خون کا دھارا
...جائے گا دم بھر میں ابھی زور تمہارا
...ہے سداقت کا بلندی پہ ستارا
جنگاہ میں باطل کے قدم گڑ نہیں سکتے
دیکھو کہے دیتا ہوں کہ تم لڑ نہیں سکتے

...ہے جرأت بھی اس دل میں نہیں ہے
...نہ ڈرے زور یہ باطل میں نہیں ہے
...کی صفت فرد قاتل میں نہیں ہے
...ا نشاں فطرت جاہل میں نہیں ہے
نامرد کبھی تاب جفا لا نہیں سکتا
کافر کبھی مومن پہ ظفر پا نہیں سکتا

...ب میں ہے کفر وہ دوزخ کا دھواں ہے
...میں معارف ہیں وہ اک بحر تپاں ہے
...جو حامی ہے وہ بے نام و نشاں ہے
...کا طرفدار ہے اک شیر ژیاں ہے
سچائی کے قدموں پہ سر فتح و ظفر ہے
جرأت بھی اسی سمت ہے ایمان جدھر ہے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

... ہے ادھر تھا بن قطب کوئی سردار
...ب سے بھی بڑھ کے شجاعت میں نمودار
...ت کی سن کا سجے جسم پہ ہتھیار
...تھا کہ خالی نہیں جاتا ہے مرا وار
دو سو تھے زرہ پوش ستم گار کے پیچھے
جس طرح کہ بل کھاتی ہے دم مار کے پیچھے

...جب انداز میں میداں میں ستم گر
...ہوا فولاد کے ساماں میں سراسر
...منہ میں لہو جوش میں غصے سے جبیں تر
...اروں کی آواز تو وہ زین کی چومر
دل میں تھا غضب ہونٹ چباتا تھا سر میں
اک تیغ تو تھی ہاتھ میں اور ایک کمر میں

...طرح جو آیا وہ قریب شہ ابرار
...نے کہا نار جہنم کے طلب گار
...دیر مناسب نہیں ہاں وار کر اب وار
...جو دکھاتا ہوں تو بڑھ تول کے تلوار
ہم وہ ہیں کہ دشمن پہ بھی شدت نہیں کرتے
جو حق کے پرستار ہیں سبقت نہیں کرتے

یہ سن کے بڑھا تول کے نیزہ جو وہ گمراہ
رستم کی صدا آئی کہ العظمت للہ
نیزے کو ابھی اس نے گھمایا تھا کہ ناگاہ
زخمی ہوئی اس شان سے شمشیر ید اللہ
کم بخت کے نیزے کے لئے ضرب قضا تھی
اس حسن سے کاٹا تھا کہ ہر پور جدا تھی

غصے میں کماں لے کے بڑھا جب وہ ستم گار
بے رحم نے چلے سے بڑھایا لب سوفار
شبیر نے یہ دیکھ کے چمکایا جو رہوار
نیزے پہ اڑا لائے کماں سید ابرار
ظالم نے کماں دیکھی جو نیزے کی انی پر
اک تیر سا گویا کہ لگا قلب شقی پر

تھرایا تو نامرد بڑھا تول کے تلوار
تا دیر شہ دیں پہ تواتر سے کیے وار
بھیڑیے کی طرح ہانپ رہا تھا وہ بد اطوار
حضرت نے کہا اب مری باری ہے خبردار
اتنی تو خبر تھی کہ چلی فرق لعیں پر
دیکھا تو اتر آئی تھی مرکب سے زمیں پر

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ں پوچھ کے حضرت نے کیا نعرۂ تکبیر
دار سے ہنس کر یہ کہا واہ ری شمشیر
ی ہے تو کرتی نہیں دم بھر کی بھی تاخیر
س حسن سے تو کھنچتی ہے موت کی تصویر
تو موت کا سیلاب ہے تو برق فنا ہے
پیغام اجل کا ترے دامن کی ہوا ہے

ا کیا اس طرح جو لشکر کا تھا سردار
وں سے اڑے رنگ وہ گھبرا گئے کفار
ضرت نے ڈپٹ کر یہ کہا فوج بد اطوار
ا نہیں تم میں سے کوئی کھینچ کے تلوار
سردار کے مرنے کا تمہیں درد نہیں ہے
کیا اتنے جوانوں میں کوئی مرد نہیں ہے

فوج کا انبوہ ہے میں یکہ و تنہا
ا ہوا صدموں کا کئی روز کا پیاسا
کیا ہے کہ لاکھوں کو نہیں جنگ کا یارا
ف اے سپہ شام شجاعت وہ ہوئی کیا
تم لرزہ براندام ہو عزت گئی سب کی
تکلیف میں روتیں ہیں شجاعان عرب کی

یہ سن کے بھی جب کوئی نہ میدان میں آیا
خود ان کی طرف آپ نے گھوڑے کو بڑھایا
تلوار چمکنے لگی کرنے لگے اعدا
دو ہو گیا کوئی کوئی تڑپا کوئی بھاگا
آنکھوں میں چکا چوند تھی حیراں تھے ستمگر
آپس میں مگر دست و گریباں تھے ستمگر

جس سمت جھپٹتا تھا وہ شیر صف جنگاہ
گر گر کے فنا ہوتے تھے وہ گھوڑوں سے بدخواہ
کفار میں تھا شور کہ العظمت للہ
آتے بھی ہیں شیروں کے مقابل کہیں روباہ
ترتیب صفوں میں تھی نہ وہ شان پروں کی
برسات کا طوفان تھا بارش تھی سروں کی

کیا جوہر شمشیر تھا کیا زور شجاعت
نزدیک کوئی آئے نہ پڑتی تھی یہ ہمت
تابندہ خط و خال میں تھی برق امامت
حیدر کی جو سطوت تھی تو حمزہ کی جلالت
شمشیر نہ تھی فوج پہ بجلی کی چمک تھی
یا ابر سیہ تاب میں کوندے کی لپک تھی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سر پہ چلی تیغ کہ بے جاں نظر آیا
سمت کئی خون کا طوفاں نظر آیا
جو ہوئی برق کا داماں نظر آیا
جو ہوئی قہر کا ساماں نظر آیا
تلوار تھی یا ساز کہ نغمہ تھا ستم اس کا
تھا مرکز اعجاز کا زیر و بم اس کا

ف ابھی جنگ میں تھے حضرت شبیرؑ
ک آئی کہ بس اب روک لے شمشیر
ہے بچہ امت کی شفاعت کی بھی تدبیر
جام شہادت کہ بڑھے عزت و توقیر
طوفاں سے بچا حق کو لہو اپنا بہا دے
امت کو بچانا ہے تو اب مر کے جلا دے

ار سے میدان وغا گونج رہا تھا
بچے صبر و رضا حکم جو پہنچا
میان میں چلتی ہوئی تلوار کو رکھا
جن و ملائک میں اٹھا صل علیٰ کا
ایماں کی ڈوبی ہوئی نبضیں ابھر آئیں
خدمت کے لئے چرخ سے حوریں اتر آئیں

ذرّوں پہ جو سجدے میں جھکے حضرت شبیرؑ
چلنے لگے ہر سمت سے تیغ و تبر و تیر
ہے کس پہ چمکنے لگی شمشیر پہ شمشیر
سر پیٹ کے کہنے لگی یہ زینبِ دلگیر
چھوڑوں گی نہ اس غم میں کبھی نوحہ گری سے
آندھی کا تصادم ہے چراغ سحری سے

ہے ہے کوئی عباس دلاور کو پکارو
بابا پہ برا وقت ہے اکبر کو پکارو
اکبر نہیں ملتے ہیں تو اصغر کو پکارو
بچے پہ چھری چلتی ہے حیدر کو پکارو
زہرا کی دہائی ہے پیمبر کی دہائی
پھٹتا ہے جگر خالق اکبر کی دہائی

حضرت نے جو زینب کی سنی گریہ و زاری
چپ ہو گئے وہ قلب پہ حالت ہوئی طاری
تلواریں لگانے لگے بڑھ بڑھ کے جو ناری
مولا نے کہا شکر ہے اے ایزد باری
کٹتا ہے گلا بھائی کا ہمشیر کے آگے
تدبیر سر خاک ہے تقدیر کے آگے

ded by www.iqbalkalmati.com

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تو اور سر خاک مرے گیسوؤں والے
یہ دل یہ بلائیں یہ زباں اور یہ چھالے
اس پیاس میں گردن پہ چھری جسم پہ بھالے
افسوس ہے اے فاطمہ کے ناز کے پالے
عبرت کا وہ منظر ہے کہ خود ظلم خجل ہے
یہ لاش نہیں خاک پہ اسلام کا دل ہے

یہ شام کا ہنگام یہ اندوہ یہ میداں
یہ ہو کا سماں اور یہ سنسان بیاباں
رانڈوں میں تلاطم ہے اداسی کے ہیں ساماں
سوتے ہیں پڑے شام سے خیمے کے نگہباں
غم اتنے ہیں اور ایک بھی غم خوار نہیں ہے
جز ذات خدا کوئی مددگار نہیں ہے

سیدانیوں کے بیچ میں ہیں عابد مضطر
منہ دیکھتی ہے سب کا سکینہ ہے وہ ششدر
ہاتھوں سے جگر تھام کے کہتے ہیں یہ شبیر
بیٹا یہ حشر کی الٹی اور ترا سر
آثار ابھی تک مری الفت کے عیاں ہیں
اس حلق پہ اب تک مرے بوسوں کے نشاں ہیں

...ded by www.maraat.com

... جو گئی بار زمیں پہ شہ والا
... یہ ملائک کہ قیامت ہوئی برپا
... بڑی یاس سے مظلوم نے دیکھا
... میں کسی سمت سے اک تیر جو آیا
پامال صف لشکر غم ہو گئے مولا
دل میں وہ اٹھا درد کہ گم ہو گئے مولا

...ک کے جو گھوڑا بھی ٹھٹک گئے پر
...ی صدا آئی کہ آہستہ ستم گر
... نے بڑے پیار سے زانوں پہ لیا سر
...وں کی طرف دیکھ کے بولے یہ پیمبر
شکوہ نہیں نکلا مرے پیارے کے لبوں سے
نکلی ہے مری روح نواسے کے لبوں سے

... تری بیکسی و یاس کے قرباں
... یہ ترا جسم یہ تنہا ہوا میداں
...ے بے جان کے یہ ردا خون میں غلطاں
... پہ ہیں قرآن کے اوراق پریشاں
بے کس ترے اکبر کی جوانی کے تصدق
مظلوم تری تشنہ دہانی کے تصدق

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ف شبیرؑ تجھے ابھی آہ و بکا میں
...ے جنبش سی ہوئی موج ہوا میں
...اک آئی "نہ تڑپ دشت بلا میں"
...ھا ہے شبیرؑ کا حوروں کی ردا میں
اس خون کو ہر خون سے ممتاز کیا ہے
ہم نے ترے بچے کو سرافراز کیا ہے

...جوتی یہ اشک ہے اسی خون کی تاثیر
...ہے بالا اعلان بڑی شان سے تکبیر
...ی جنہیں ملتی ہے رہِ عشق میں تعزیر
...ار کر خوش ہو کے پہن لیتے ہیں زنجیر
ڈرتے ہی نہیں دیکھ کے جلاد کی صورت
زنداں میں چلے جاتے ہیں سجاد کی صورت

...یل ہے ان کے لئے شاہوں کی جلالت
...ں میں ہے ایمان زبانوں پہ صداقت
...ں ہے کہ آزاد ہوں پابند مصیبت
...ے تو جائے نہ گرے تاج خلافت
تقدیر ہے جس قلب میں ایمان کی بو ہے
بیعت کہ ناکردہ گناہوں کا لہو ہے

بے درد کی حسرت کو نکلتے نہیں دیکھا
کاغذ کی کبھی ناؤ کو چلتے نہیں دیکھا
ظالم کو کبھی پھولتے پھلتے نہیں دیکھا
ٹھوکر ہے یہ وہ جس سے سنبھلتے نہیں دیکھا
وہ تخت ہے کس قبر میں وہ تاج کہاں ہے
اے خاک بتا زورِ یزید آج کہاں ہے

احساس نہیں جس میں وہ تاریک ہے سینہ
دوزخ میں اترتا ہے سدا ظلم کا زینہ
پستی کی علامات ہیں انصاف سے کینہ
جو حق سے لڑا ڈوب گیا اس کا سفینہ
ہاں ہم نے باطل کو ابھرتے نہیں دیکھا
جب زلف یہ بگڑی تو سنورتے نہیں دیکھا

اے قوم وہی پھر ہے تباہی کا زمانہ
اسلام ہے پھر تیر حوادث کا نشانہ
کیوں چپ ہے اسی شان سے پھر چھیڑ ترانہ
تاریخ میں رہ جائے گا مردوں کا فسانہ
مٹتے ہوئے اسلام کا پھر نام جلی ہو
لازم ہے کہ ہر فرد حسینؑ ابنِ علیؑ ہو

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

طلوعِ فکر

جب چہرۂ افق سے اٹھی سرمئی نقاب
کانپے نجوم زرد ہوا روئے ماہتاب
کھنکے فلک کے جام، کھلے سرخیوں کے باب
اڑنے لگے عبیر برسنے لگی شراب
رنگوں کی آب و تاب چڑھانے لگی فضا
آہستگی سے ہوش میں آنے لگی فضا

چونکی زمیں، تبسم پنہاں لیے ہوئے
افسانۂ شباب کا عنواں لیے ہوئے
روئے فلک پہ رنگِ شبستاں لیے ہوئے
آنکھوں کے جھٹ پٹے میں چراغاں لیے ہوئے
تاروں کی چھاؤں جذب کے بھیرویں اٹھی
گویا بڑی لچک سے کوئی نازنیں اٹھی

www.pdfbooksfree.pk

ں، سیاہ ابر کے پارے لئے ہوئے
ی جھلملی میں شرارے لئے ہوئے
یں انگڑیوں کے اشارے لئے ہوئے
یں بادلے کے کنارے لئے ہوئے

طوفان بادلے میں عجب پیچ و تاب کے
اور موج پیچ و تاب میں تختے گلاب کے

ن گلشتوں میں بہکتی ہوئی فضا
ی کی سر سے ڈھلکتی ہوئی ردا
ے کی وادیوں سے جھلکتی ہوئی ضیا
ور سے کہ بھاپ کی چادر میں آگیا

گویا نقاب، جلوۂ جاناں لئے ہوئے
یا شمع ہے کوئی تہ داماں لئے ہوئے

فضاؤں میں اک طرفہ پیچ و پیش
ہوا نمی میں ملائم تواجس
ہوئی زمیں کی کمائی بہر نفس
ے آب و رنگ میں پچھلے پہر کا رس

گل چہرہ پتیوں پہ نگینے جڑے ہوئے
گوشِ چمن میں اوس کے بندے پڑے ہوئے

جلتی سی ٹہنیوں میں، زرافشاں سے برگ و بار
اٹھتی سی چلمنوں سے، جھلکتا سا روئے یار
چھنتی سی تیرگی میں، سلونے سے مرغزار
رقصاں سی روشنی میں، سہانا سا روزگار

دن ہے کہ رات ایک تزلزل سا، رائے میں
طفلی کا اضطراب جوانی کے سائے میں

گردوں ادھر طلائی تو اس سمت نقرئی
یہ پارہ سرمئی ہے تو وہ پارہ سرمگی
اک گوشہ کتھئی ہے تو اک گوشہ پستئی
مغرب جو اگرئی ہے تو مشرق ہے چمپئی

کانٹے پہ دل بری کے، فضائیں تلی ہوئی
تا دورِ زلف و رخ کی دکانیں کھلی ہوئی

سوئے افق بڑھی جو لچکتی ہوئی ضیا
دوشیزۂ فضا کی مسکنے لگی قبا
آہستگی سے مہر تنک ضو ابھر چلا
بجنے لگا خیال میں سونے کا دائرا

برسا گلال ذہن پہ کندن خیال پہ
نوبت بجی منارۂ ذوقِ جمال پہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com
www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خورشید کی جبیں جو ذرا سی چمک گئی
لیلائے تیرگی کی کلائی مڑک گئی
پھر ایک ضو جو درزِ شفق سے جھلک گئی
گویا شراب تہ سے بچا ورک گئی
بنتِ عنب نے ہنس کے جو گھونگھٹ اٹھا دیا
مشرق نے اک شراب کا دریا بہا دیا

صحنِ گلستاں میں لیلیٰ شب کا اتر گیا
بھونرا فضائے باغ سے پرواز کر گیا
جنگل زمیں، سنگ سے بستاں ابھر گیا
ہر لحظۂ وقت گریزاں ٹھہر گیا
آیا جو لالہ زار میں جھونکا نسیم کا
اترا غنودہ کنج میں ڈولا شمیم کا

پھوٹی کرن، زمیں کی گھٹن دور ہوگئی
شبنم کی بوند بوند خمِ نور ہوگئی
دنیا تمام جلوہ گہِ طور ہوگئی
ہر پنکھڑی جوان ہوئی حور ہوگئی
تابش نوید شرح بے صدد ہوگئی
گویا جہاں میں صبح شبِ قدر ہوگئی

...گے سے نور میں سرخی گندھی ہوئی
...آسماں سے زمیں پہ تجلی گئی
...نے سر اٹھائے، گلستاں نے سانس لی
...پہ کس مآلی سے چشم روشنی
ہر پنکھڑی میں دفترِ افسانہ کھل گیا
دوشِ فضا پہ ایک صنم خانہ کھل گیا

...لگا شکوہ سے پھر کھلی طبق
...کے کروٹیں سی بدلنے لگی شفق
...لگا فضائے فلک پہ نشانِ حق
...کتاب زر کے الٹنے لگا ورق
موتی گرے زمیں پہ شاخیں لچک گئیں
بوسے لیے صبا نے تو کلیاں چٹک گئیں

...نے نوید آمد فصلِ بہار دی
...صبا نے دعوتِ چنگ و ستار دی
...نے وہ کسوتِ نقش و نگار دی
...ل آسماں نے دلائی اتار دی
بالائے چرخ صبح کا تارا چمک اٹھا
جیسے کسی بلاق کا موتی جھلک اٹھا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ی ہوا دلوں کو جگاتی ہوئی چلی
ے پہر کے گیت سناتی ہوئی چلی
خواب گاہِ ناز میں گاتی ہوئی چلی
وں پہ کاکلوں کو ہلاتی ہوئی چلی

وہ چراغِ کشتہ کی زلفیں بکھر گئیں
غرفے جلے بھوؤں کی کمانیں اتر گئیں

ے نگار، ذہن میں جیسے کوئی قیاس
ت عارضوں میں لئے صبح کی مٹھاس
وں کی گرم بھاپ میں باسی گلوں کی باس
وں میں رنگ رنگ میں خوابوں کا انعکاس

خوابوں کا انعکاس کہانی لئے ہوئے
انگڑائیوں میں کیف جوانی لئے ہوئے

ہوئی ہواؤں میں پھیکے ہوئے بدن
وں میں قوسِ خواب کی غلطیدہ پیرہن
وں کی سرخیوں میں یمِ بادہ موجزن
وں پہ ابٹن آئینہ کے سونے کا بانکپن

ڈھلکے ہوئے تمام دوشالے پڑے ہوئے
لوٹے ہوئے زمین پہ مالے پڑے ہوئے

ڈوبے لٹوں کے سائے جبینوں کے ماہ میں
جیسے یقین کشمکشِ اشتباہ میں
راتوں کے چپکے سایۂ زلفِ سیاہ میں
بوجھی نہ جائے، جو وہ پہیلی نگاہ میں

لب خفتہ زن عبارت بمعنیٰ نواز ہے
کھوئے، وہ گیت بج نہیں سکتے جو ساز ہے

اعضا کے پیچ و تاب میں خوابِ گراں کی رو
انفاس مشک بار میں سوزِ نہاں کی رو
رنگیں لبوں پہ آتشِ آبِ مغاں کی رو
آنکھوں کی سطح سرخ پہ اک داستاں کی رو

غلطیدہ فصلِ گل کی گھٹا چشمِ ناز میں
روداد شب تموجِ زلفِ دراز میں

انگڑائیاں جو آئیں تو آنکھیں جھلک گئیں
رگ رگ میں ولولوں کی کمانیں کڑک گئیں
رخسار پہ شباب کے کلیاں چٹک گئیں
جو چوڑیاں خموش پڑی تھیں کھنک گئیں

سوباف میں اسیر شبِ تار ہو گئی
جوڑا بندھا تو صبح نمودار ہو گئی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

موج نسیم، تان اڑاتی ہوئی چلی
مرغان خوش نوا کو جگاتی ہوئی چلی
...گی کمر کا لوچ دکھاتی ہوئی چلی
...وں میں چھڑا کرے سے بجاتی ہوئی چلی
کروٹ فضا پہ لی جمن روزگار نے
گل ہنس پڑے نقاب الٹ دی بہار نے

گھر سے چلے تو گھر گئے کرنوں میں سیم تن
سونا ہوا شباب کی چاندی پہ ضو فگن
گرمی سے بڑھ گئی لب و رخسار کی پھبن
سبزے کی تختیوں پہ مچلنے لگی کرن
چہروں کی آب و تاب جنوں خیز روپ میں
یا چاندنی کھلی ہوئی تو عمر دھوپ میں

الوان کا جلوس چلا کوہ سار سے
جھانکا کسی نے گوشۂ سرو و چنار سے
آنے لگی ہوائے فسوں لالہ زار سے
اٹھنے لگی دھوئیں کی گھٹا جوئبار سے
لمبے ہوئے تو نور کی فوجیں ٹھٹک گئیں
گویا ہوا پہ عنبروں پلکیں جھپک گئیں

نکلی بڑی رعونت ہوئی نور کی سپاہ
دیکھے کلس اٹھائی در و بام نے نگاہ
ماتھے پہ آسمان کے کج ہوگئی کلاہ
رکھ لی فضا نے سرخ شلوکے میں قرص ماہ
سبزے کی روح مست ہوئی جھومنے لگی
شبنم کے موتیوں کو کرن چومنے لگی

چلنے لگیں ہوائیں چہکنے لگے طیور
رنگیں بلندیوں پہ چمکتا ولولوں کا صور
ذرات کی جبیں سے اٹھنے لگا سرور
پر پھڑپھڑا کے جاگ اٹھا خاک کا غرور
جھونکوں نے حوصلوں کو بڑھایا جو شان پر
اڑنے لگا زمیں کا طبق آسمان پر

صحرا و دشت و وادی و گل زار و گل چکاں
کنگ و ترنگ و رنگ، گہر بار و بے نشاں
دراج و کبک و قمری و طاؤس، نغمہ خواں
ملاح و موج و قلزم و کشتی رواں دواں
ساحل کے موڑ، سرخ کمانیں لئے ہوئے
موجیں تمام، منہ میں زبانیں لئے ہوئے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رج فضا پہ رایت زرتار گاڑ کر
کی ضیا افق کا گریبان پھاڑ کر
رے بنائے خاک نے تارے اجاڑ کر
ڑائی لی حیات نے افشاں کو جھاڑ کر
مستی جھٹی لبوں کی چمک دور تک گئی
کنگن کھنا دیا تو کلائی دمک گئی

جن ہوا کی سوچ پہ گل زار نے لیا
کنگنا کلائی میں جو بندھا کھل گئی فضا
کلیوں کو دھوپ چھاؤں کا جوڑا عطا ہوا
ری پڑی گلے میں تو گل زار جھوم اٹھا
اترا گلاب وقف جہاد و ثبات ہے
سہرا بندھا جبین عروس حیات ہے

لوں کا سیل، سوئے گل دیا سن مڑا
سو کا جلوس جانب گنگ و جمن مڑا
ردوں کی سمت، خطۂ لعل یمن مڑا
دیائے سو ختن، طرف حسن ظن مڑا
لے لے کیا سنگار ترانوں کی چھاؤں میں
گھنگھرو بندھے نگار خموشی کے پاؤں میں

سرخی بڑھی فضاؤں پہ تابندگی کے ساتھ
تابندگی، جمال کی رخشندگی کے ساتھ
رخشندگی، شمیم کی پائندگی کے ساتھ
پائندگی، رباب و دف و زندگی کے ساتھ
اور زندگی تصویر مطلق لیے ہوئے
انفاس میں خروش انا الحق لیے ہوئے

دھن میں لیے زمیں کی طرف سرخوشی چلی
احساس کی ترنگ، سوئے بے حسی چلی
غفلت کی سمت از سر نو آگہی چلی
سونے کا تھال سر پہ لیے زندگی چلی
سارنگیاں چھڑیں چمن روزگار میں
"حق سرّہٗ" کی گونج اٹھی لالہ زار میں

نازل ہوئے دلوں پہ بلوریں تصورات
پائی خیام ذہن نے زربفت کی قنات
کوٹھے پہ ہات رکھ کے تھرکنے لگی حیات
چھنک لیے ہوئے حرکت کی چلی برات
خورشید کے ورود سے گل زار جاگ اٹھا
یوسف جو آئے مصر کا بازار جاگ اٹھا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چکیں فراز روح پہ ابھرا اک آفتاب
یں کا نشاں خردکا علم آگہی کا باب
ن ساز وحق نواز وحق آواز وحق مآب
تصویر عرش صورت افلاک بو تراب
عرفان زندگی کا علم کھولتا ہوا
بند قبائے لوح و قلم کھولتا ہوا

یا ہوا سرور ازل سلسبیل میں
ری شعاع بیتہ فکر جمیل میں
شن ہوئے چراغ دیار خلیل میں
بش ہوئی دوبارہ پہ جبرئیل میں
چھنے لگی شعاع تفکر کے باب سے
پھوٹی کرن، جبین رسالت مآب سے

ھرا ادب، خیال کو حاصل ہوئی زباں
ی جبین حرف پہ معنی کی کہکشاں
چھلکیں شراب نغمۂ حق کی گلابیاں
اولادیت نے پیش کیا تاج زرفشاں
یوسف بڑھے جمال فراواں لئے ہوئے
پریاں وہ آ گئیں تخت سلیماں لئے ہوئے

لفظوں کی موج رنگ میں غلطاں ہوئے گہر
لہجے کی آب جو میں چلی کشتی قمر
نوک قلم سے علم کی طالع ہوئی سحر
اور پھر سحر کی چھوٹ پڑی ذوالفقار پہ
بالائے ذوالفقار علم جگمگا اٹھا
اور ضوفشاں علم پہ قلم جگمگا اٹھا

کھولی کلید فضل، کھلا قفل فیض عام
ناگاہ آسمان پہ گونجا زمیں کا نام
گردش میں آئے نعرۂ صل علیٰ کے جام
پڑھتے ہوئے درود بڑھے انبیاء تمام
کعبے کے گرد ایک کرن گھومنے لگی
روح محمد عربی جھومنے لگی

شب ہائے این و آں میں ہوئی صبح چٹکی
باد مراد ناز سے چٹکی کلی کلی
عرفان کائنات کی چٹکی کلی کلی
اور روح ارتقا نے پکارا کہ "اے علی"
لے یہ کلید علم یہ گیتی کا باب ہے
اس خاک کو ابھار کہ تو بوتراب ہے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اور جلا چراغ، سرسبز آب و گل
خوشیوں کو کھینچ کے چشموں کے متصل"
کا اکس، جو خاک کے ارماں ہیں منتقل
چے میں اس زمیں کے دھڑکتا نہیں ہے دل

ڈوبی ہوئی ہے نبض جہانِ علیل کی
پیدا کر اس جمود میں تو سلسبیل کی

خاتم ہنر آفاق کے نگیں
کارساز نور، کلاہ سرِ یقیں
بات کو زمیں پہ کوئی جانتا نہیں
خدا ہی چیز بھی موجود ہے کہیں

کوئی زمیں پہ لو ہے نہ ضو آسمان پر
بنیاد اعتقاد رکھ اپنی زبان پر

کبریا کے براہین ہیں طویل
دین کے خلاف ہے دنیا کا ہر وکیل
نقش و صانع و مصنوع کی دلیل
دور میں ثبوت خدا کی نہیں کفیل

ہاں باب امن کھول درِ فتنہ بند کر
باتوں پہ فلسفے کے خدا کو بلند کر

ہاں، شمع ذات، خیرۂ الفاظ میں جلا
لیلائے حق کو محمل تقریر میں بٹھا
گوشِ بشر کو چشمِ حقیقت نگر بنا
کانوں سے لوگ دیکھ سکیں جلوۂ خدا

تیرے بیاں پہ غل فلک اٹھے درود کا
یوں پیش کر ثبوت خدا کے وجود کا

وحدت کے باب میں نہ اگر کو کرے گا تو
پائے گا کبریا کا تصور نہ آب رو
فکرِ بشر نماز پڑھے گی بلا وضو
تا یوم دیں صمد میں رہے گی صنم کی بو

لپٹا ہوا تخیل، وہم و قیاس میں
دائم خدا رہے گا بشر کے لباس میں

چمکے گا تیری فکر سے ہر گوشۂ جمال
لائے گا تو خیال کے موسم میں اعتدال
انساں کے ذہن میں ہیں جو اشکال ذوالجلال
اک تو ہی لا سکے گا ان اشکال پہ زوال

یہ تو کہے گا جلوۂ عجز و ادا نہیں
جو دیکھنے میں آئے وہ بت ہے خدا نہیں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دنیا کو تو، بتائے گا یہ نکتۂ جمیل
یعنی ازل سے ایک توانائی جلیل
جس کی کوئی نظیر نہ جس کا کوئی عدیل
اس کارگاہِ وقت گریزاں کی ہے کفیل

اقلال و انجذاب نہ وہ انعکاس ہے
دنیا سے دور ہے نہ وہ دنیا کے پاس ہے

انسان کے مزاج کی اس میں نہیں ہے بو
وہ کچھ نہیں ہے، کچھ بھی نہیں ہے سوائے ہو
وہ شاہ، نرم طبع، نہ سلطان تند خو
وہ دل نواز دوست نہ ہمت شکن عدو

وہ پائے بجز رحم و وفا و جفا نہیں
جذبات جس پہ ٹوٹ پڑیں وہ خدا نہیں

اس دن کو، تو کرے گا یہ رات سے جدا
ازلی حقیقتوں کو روایات سے جدا
ذات کو تمام قیاسات سے جدا
اسماء و وصف و سمت و اشارات سے جدا

داغوں سے تو اسد کے ورق کو بچائے گا
شخصی تعینات سے حق کو بچائے گا

پرکھے گا تیرا علم ہی اس کائنات کو
جانچے گی تیری عقل ہی خونِ حیات کو
وہ تو ہے جو کریج کے نقوشِ صفات کو
دیکھے گا اک حکیم کے مانند ذات کو

بے حد کو جس غلاف حد سے چھڑائے گا
تو کبریا کو دامِ عدد سے چھڑائے گا

آپ مکاں امام زماں آئے تکیں
کنز علوم کا شرف سر کعبۂ یقیں
قاضی دہر قبلۂ دوراں قوام دیں
خلقائے عصر سعی کن، میر عاشقیں

تابندگی طرۂ طرف کلاہ علم
مولائے جاں رسول تمدن، الہ علم

آواز جاں نواز ترنم جہاں فروز
تیور تمام ساز تکلم تمام سوز
دانش ہے وہ ہنر، نظر مہر نجم روز
تقریر فہم بانٹ، خموشی خیال دوز

تجھ سے جو آشنا ہے وہ جوہر شناس ہے
تیری زبان دامن بشر کا لباس ہے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تجھ کو ہے کس قدر ابدیت سے اتصال
تیرا ہر اک وظیفہ دو صد قرن بے مثال
تیری ہر ایک موج نفس میں ابد مآل
رفتار نور کے ہیں پرافشاں ہزار سال
تیرا مقام دائرہ عز و جل میں ہے
عمر مسیح و خضر ترے ایک پل میں ہے

جلوت میں بادشاہ ہے خلوت میں تو فقیر
جنگاہ میں جواں، حریم خرد میں پیر
دشت وفا میں طفل ادب گاہ میں صغیر
میدان میں حدید مقالات میں حریر
سو معجزوں کا عطر ہے تیری حیات میں
اضداد کس قدر ہیں تری ایک ذات میں

شہر ادب، مفسر آیات دل نشیں
نقاد فن، مصور اشکال تار و پلیں
میر دماغ، نور دل، مصدر یقیں
دستور حق، بصیر دیار، فقیہ دیں
نباض شرع، زورق تکوین زندگی
خاقان دہر، واضع قانون زندگی

...ں وہ سیل جوابات بے مثال
...جس کی موج سے ہر تشنہ لب سوال
... ایک لفظ دو صد کتب خیال
...زباں میں رونق وجہ ذوالجلال
ہوتا نہ تو تو سان نہ چڑھتی یقین پہ
قرآن کی زبان نہ کھلتی زمین پہ

...تا ہے کاہ میں طوفان کہکشاں
...ہے ہوا میں شہپروں کے کارواں
...و جو میں صحرائے بے کراں
...جیب تنگ میں فرہنگ این و آں
کانٹے میں سیل جلوۂ گل دیکھتا ہے تو
ہر جز و میں تجلی کل دیکھتا ہے تو

...دق کے محیط، حقائق کے آبشار
...ں کے بادشاہ معارف کے تاجدار
...م کے خدیو، تفکر کے شہر یار
...شر کو فکر و عمل کی طرف پکار
ہاں، اے مسیح زندگی کی نبض ہے ترا وجود
ابنائے عہد رحمت حق ہے ترا وجود

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کی قاہری کا تسلط ہے دین پر
کا قدم ہے سر فلکین پر
اے ابد کے نور شہود و مکیں پر
آسمان رشد اتر آ زمیں پر

یوں گوش دل میں جذب یہ گفتار ہو گئی
پیدا علی کے ساز میں جھنکار ہو گئی

جھن جھنائے فضا کے تمام تار
کی شعاع سمٹنے لگا غبار
سلام ادب سے جھکا فرق روزگار
دی نقیب فلک نے کہ ہو شیار

تھامے رکاب دولت دنیا و دیں چلی
سوئے زمیں سواری عرش بریں چلی

حریم عالم ارواح کی اڑی
حجاب قدس سے اک زندہ روشنی
روح پنجتن پاک ہو گئی
حواس خمسۂ آفاق جل اٹھی

تاریکیوں سے روئے زمیں پاک ہو گیا
روشن تمام مطلع ادراک ہو گیا

کعبے سے آفتاب امامت عیاں ہوا
جلال خلافت رسالت عیاں ہوا
ے نظام خفی قدرت عیاں ہوا
ودائے کاروبار مشیت عیاں ہوا

خلاقیت کا ذوق سر افراز ہو گیا
اک دور علم و فکر کا آغاز ہو گیا

تجھ سے فروغ کشور دنیا و دیں میں ہے
خم خانۂ وجود ترے ساتگیں میں ہے
دریائے جود و فضل تری آستیں میں ہے
قرآں ترے خطوط جبین مبیں میں ہے

مرکز ہے تو زمین حسن قبول کا
تو ہاتھ ہے خدا کا قلم ہے رسول کا

تیرا جمال ہے کہ سر و برگ لالہ زار
تیرا جلال ہے کہ تجلائے ذوالفقار
تیرا دماغ ہے کہ لوح کشود کار
تیری نگاہ ہے کہ شعاع ابد سوار

تیری یہ ضو ہے گنبد لیل و نہار میں
یا حرف کن ہے خاطر پروردگار میں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تیرا وجود پاک نظر گاہ مہر و ماہ
آنکھیں چراغ کعبہ زباں ساز لاالہٰ
نقش قدم جبین سماوات کی کلاہ
ام الکتاب چہرہ تو حل مبیں نگاہ

شکل بشر میں آیۂ صدق و صفا ہے تو
اک ذی نفس دلیل وجود خدا ہے تو

اے رہ بہ جنت و اے ہادی نمو
عرفاں کا تو شکوہ رسالت کی آبرو
تو ہی ہے اے بدر دارالقضائے ہو
جاروب روزگار کی دیرینہ آرزو

اٹھو زندگی کو فکر ہے اپنے علاج کی
حاجت ہے ایک بندۂ یزداں مزاج کی

محراب تیرگی جو ہوئی روشنی سے شق
سلطان زندگی نے اٹھایا رباب حق
خود سے کتاب علم کے کھلنے لگے ورق
لکھا حریم حرف سے ہر معنی ادق

دور خزاں چمن سے بعنواں نکل گیا
اک مکتب جدید کا دروازہ کھل گیا

جھونکی دیار نطق میں ابلاغ کی بہار
لفظوں کے زیر و بم میں چھڑے روح کے ستار
فقروں کی تعدد میں پرافشاں ہوئے شرار
گرنے لگے زمیں پہ ستاروں کے آبشار

لہجے میں ایک سحر کی سماع ہو گئی
لب ہل گئے زباں کی معراج ہو گئی

سینوں میں آگہی کا شرر جگمگا اٹھا
گیتی پہ ماہ علم و ہنر جگمگا اٹھا
گردوں پہ مہر فقر و نظر جگمگا اٹھا
رخسارۂ قضا و قدر جگمگا اٹھا

دوش طرب پہ زلف حقیقت بکھر گئی
بکھری کمر تک آئی کمر سے گزر گئی

جو قدرتی کمال کا پالا ہوا اثر
چمکے دماغ فکر نئی جنس معتبر
بے مایگی کی خشت سے اٹھا سر ہنر
بے مایگی کی خاک سے ابھری کلاہ زر

ذرات کو وسیلہ کو چھوا نجوم نے
آفاق کی فضاؤں پہ قوس علوم نے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یکجا ہوئے تمام براہین منتشر
خلعت ملا دلیل کو منطق کو چتر زر
اک نقطۂ عظیم پہ قائم ہوئی نظر
معنی ہوئے طویل مقالات مختصر
فیضِ نظر سے کھوئی ہوئی شان مل گئی
فکرِ دقیقہ سنج کو میزان مل گئی

گل ہو گیا زمین پہ اوہام کا چراغ
تشکیک سے یقین کو حاصل ہوا فراغ
جھوما نسیم عقل سے نوعِ بشر کا باغ
اترا دماغ دل میں تو دل بن گیا دماغ
جیسے ہی نصف نور ملا نصف نور سے
اپنے کو کردگار نے دیکھا غرور سے

منبر پہ آفتاب تکلم عیاں ہوا
موج سے غدیر لے خم عیاں ہوا
دریائے مرحمت میں تلاطم عیاں ہوا
انصاف کے لبوں پہ تبسم عیاں ہوا
ڈالی نگاہ فخر سے دنیا نے دین پہ
قرآن آسمان سے اترا زمین پہ

اسرار کائنات اٹھنے لگے نقاب
تعبیر کے حدود میں آئے زمیں کے خواب
معنی سے روشناس ہوا حرف خاک و آب
ایوان روزگار میں یوں آئے بوتراب
جیسے ورود شبنم تابندہ پھول پہ
گویا نزول وحی بطون رسول پہ

احساس اندفاع کو تعلیل و علم ملا
قرطاس بے سواد کو زریں قلم ملا
زلف تصورات الوہی کو خم ملا
اللہ کو ثبوت نبی کو حشم ملا
فیض سخن سے دین کی تکمیل ہو گئی
اجمال ذوالجلال کی تفصیل ہو گئی

لیلائے زندگی کے بجا ہو گئے حواس
پہنا تصورات نے افکار کا لباس
ایوان علم و حلم کی محکم ہوئی اساس
پیدا ہوئی زمین پہ اک قوم حق شناس
جس سے بنائے قصر خدا داد پڑ گئی
اک مطمح نگاہ کی بنیاد پڑ گئی

...ted by www.ziaraat.com
www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ک مختصر گروہ کے بڑھنے لگے قدم
ہم ہوا مزاج سلاطین ذی حشم
ھر بھی درون فکر اشرار تازہ دم
علان امر حق کے اٹھائے گئے علم
ظلمت کے رہ روؤں کو دکھائے گئے چراغ
صحرا کی آندھیوں میں جلائے گئے چراغ

س سے اگیں نقوش وہ تصویر بن گئی
صویر اک شعاع جہاں گیر بن گئی
کانی شعاع مشرق تفسیر بن گئی
فسیر اک سعادت کی زنجیر بن گئی
زنجیر طاق روح کی قندیل ہو گئی
قندیل قوس عرش میں تبدیل ہو گئی

تاباں ہوئے علوم درخشاں ہوئے عقول
وشن ہوا زمین تدبر کا عرض و طول
مقبولیت کے سر کو ملا افسر قبول
تاثنہ زندگی کے مرتب ہوئے اصول
جو برق طور فکر ہے وہ نور مل گیا
دنیائے بے نظام کو دستور مل گیا

محراب حق میں روح خطابت ہوئی عیاں
جھومیں سروں پہ رشد و ہدایت کی بدلیاں
اٹھی نگاہ ختم ہوئے ابہام کھلی زباں
دوڑے ہوا پہ تیر چمکنے لگی کماں
نکلی جو منہ سے بات دلوں میں اتر گئی
ذہن گریزپا کی سواری ٹھہر گئی

پیدا ہوئے صحیفۂ ملت میں برگ و بار
زائل ہوا معاشرۂ حق کا انتشار
سیدھی ہوئیں صفیں تو مرتب ہوئی قطار
مضراب اتحاد سے کانپے دلوں کے تار
ماتھے پہ نقش ابھرے بو سے بن گیا
یک جا ہوئے نفوس تو گلدستہ بن گیا

پایا حصار فرش نے عرش بریں کا باب
بیداریوں کی رو سے اٹھے پردۂ خواب
انفاس زندگی کا مرتب ہوا حساب
اک لائحۂ عمل کی مدون ہوئی کتاب
سانچے زندگی کی تمنا نکل گئی
خاک سیاہ نور کے سانچے میں ڈھل گئی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

…گاہ فضل سے بارش کمال
…رخ کلام پہ تخئیل کا جمال
…سخن کے جام نے افسردہ ہلال
…ادب کے باغ پہ خورشید کا دلال
بادہ آب و رنگ میں فن کار آگئے
شمعیں اٹھائے ثابت و سیار آگئے

…نظر نے خاک کو بستاں بنا دیا
…ریشۂ گیاہ کو مژگاں بنا دیا
…عروس کو سنبل و ریحاں بنا دیا
…داغ بے ثمر کو رگ جاں بنا دیا
بے آبرو زمیں کو گل زار کر دیا
تاروں کا رس نچوڑ کے ذروں میں بھر دیا

…سے ضمیر ذہن کو حاصل ہوا سرور
…جاں کے طاق میں چمکا چراغ طور
…آسماں کے منور ہوئے قصور
…ن کے حروف میں داخل ہوا شعور
ذوق سخن کو قوت اعجاز مل گئی
تخئیل کردگار کو آواز مل گئی

بھر سلام لیکھا عرش و سما اٹھی
دیکھا رخ قبول تڑپ کر دعا اٹھی
چمکیں فضائیں تیز سے ٹھنڈی ہوا اٹھی
قبلے سے جھومتی ہوئی کالی گھٹا اٹھی
کیا رت بفیض قبلۂ حاجات آگئی
ساقی خدا کا شکر کہ برسات آگئی

برسات بنت راوی و جمنا و نیل و گنگ
نین و سرود و بربط و عود و رباب و چنگ
طنبورہ و ربابہ و طاؤس و جل ترنگ
شعر و شراب و شاہد و شہ ناز و رقص و رنگ
برسات کی ہوائے معطر کا واسطہ
مے خانہ کھول ساقی کوثر کا واسطہ

ساقی ڈٹی ہوئی ہے خراباتیوں کی صف
پھیلا ہوا ہے ابر گہر بار ہر طرف
بوتل کا کاگ کھول اٹھا کیف باروف
لا بادۂ مدینہ و پیمانۂ نجف
تکبیر کی صدا ہے فلک پہ تنی ہوئی
دے واسطہ رسول خدا کی چھنی ہوئی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گلفشہ باد وہ سے خانہ کھل گیا
یاں ہواؤں پہ گرجیں وہ دف بجا
وہ بجلیاں وہ یہ افشاں ہوئی فضا
اٹھی وہ زمزمہ گونجا وہ کاک اڑا
فتاح باب منزل و مقصد ہوئی پری
قصر بلور سے وہ برآمد ہوئی پری

برس رہی ہے گھٹا بولتی ہوئی
زمیں پہ لعل و گہر رولتی ہوئی
میں کشتیوں کی طرح ڈولتی ہوئی
سے دلوں کی گرہ کھولتی ہوئی
در کھول قصر بادۂ انساں نواز کا
یہ وقت ہے شگفتن گل ہائے ناز کا

فلک پہ ابر بھرے مئے بجوں نے جام
پہ رنگ ل کے چھلکنے لگے خیام
کی موج سے گونجے ستون و بام
تمام دور چلے بہر اہتمام
محراب حق کا نور نے پردہ اٹھا دیا
بجا وہ آسماں نے زمیں پہ بچھا دیا

کیا ہے کعبے کا رتبہ عالی ہے مرحبا
مسند پہ انبیا تو لبیں قم ملائکہ
شیشوں پہ ہے بخط جو ابر لکھا ہوا
بطحا و کاظمین و خراساں و سامرا
محراب پہ ہے درج یہ منزل شرف کی ہے
یہ کربلا کی مے ہے وہ صہبا نجف کی ہے

غلماں ادب کے ساتھ لئے جام زر نگار
رطل گراں کے طوف میں حوران گل عذار
خدام کے لباس میں شاہان ذی وقار
رندوں کے سر پہ دامن مولائے روزگار
قم آسماں ساغر آبی لئے ہوئے
شانے پہ کائنات گلابی لئے ہوئے

گونجی ہوئی فضاؤں پہ مستانہ ہاؤ ہو
قل قل کی رو میں شعلۂ آواز "واشربو"
ذروں سے بات چیت ستاروں سے گفتگو
آواز میں ولا کے چھلکتے ہوئے سبو
خاصان حق شراب مودت پئے ہوئے
بیٹے تمام جام رسالت لئے ہوئے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

طلیعہ، آسماں پہ فرشتوں کی روشنی
اور ختم کعبہ پہ عزت و قرآں کی روشنی
قرآں پہ رسول کے دہاں کی روشنی
اور چہرۂ رسول پہ یزداں کی روشنی
یزداں کی روشنی کا تموج قلوب میں
اک سیل رنگ و نور شمال و جنوب میں

قدسیوں بدوش بار گر آب آتشیں
اک نقطۂ قلم پہ ٹھہری ہوئی زمیں
اور قلب پہ محیط باندازِ دل نشیں
ایسی اک آن وقت کا جس میں گزر نہیں
کثرت نوائے نغمۂ وحدت لئے ہوئے
ہر لمحہ جیب میں ابدیت لئے ہوئے

اللہ ری موج نشۂ عالی کی سروری
ساقی کچھ اور گھوم گیا چرخ چنبری
گونجی بلندیوں پہ وہ آواز قیصری
ہاں اور سوئے خم وہ مزا عکس بو ذری
ہاں ہاں اسی روش سے چلے دور ساقیا
وہ موج سلسبیل اٹھی اور ساقیا

…ے چنگ نغمۂ افسوں لئے ہوئے
…ے امنگ دولت قاروں لئے ہوئے
…ے ترنگ شوخی مجنوں لئے ہوئے
…ے رنگ قامت موزوں لئے ہوئے
ہر بار ایک تان نئی ٹوٹتی ہوئی
ہر زمزمے سے ایک کرن پھوٹتی ہوئی

…ں میں روح کا وہ کہکشاں ناچتی ہوئی
… میں برق رطل گراں ناچتی ہوئی
… پہ صبح ہائے جاں ناچتی ہوئی
… پہ عمر رواں ناچتی ہوئی
چہروں پہ شام و جام کی سرخی رچی ہوئی
رگ رگ میں ساز و ناز کی دھومیں مچی ہوئی

…ں میں فرقہ ہائے گلستاں کھلے ہوئے
… قصر دولت ایماں کھلے ہوئے
…ائے یوسف کنعاں کھلے ہوئے
…ے قریب رحل پہ قرآں کھلے ہوئے
دامان سرفراز پہ افشاں ہواؤں پہ
ہاتھوں پہ عرش فرق سماوات پاؤں پہ

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ں میں وہ کشتی ایماں رواں ہوئی
...میں روح بحر شکن پر فشاں ہوئی
...ج سے وہ چادر تہذیب عیاں ہوئی
...یاں ملے وہ بھنور میں اذاں ہوئی

برپا دیار کفر میں کہرام ہو گیا
طوفاں وہ دیکھ لرزہ براندام ہو گیا

... ہوا تراۃ تہلیل ہوگئی
...ں ترے شہ پہ جبرئیل ہوگئی
... ذوالجلال کی تعمیل ہوگئی
...ے کردگار کی تکمیل ہوگئی

انساں کی عظمتوں کے دفینے ابھر گئے
وہ دیکھ زندگی کے سفینے ابھر گئے

... سلطنت کے وہ درغرق ہوگئے
...یں ہوا بھری تھی وہ سرغرق ہو گئے
...ر ہائے لعل و گہر غرق ہو گئے
...لہو کی موج بھنور غرق ہو گئے

چمکے علم وہ گنبد بدروحنین پر
دمکا وہ تاج فتح جبین حسین پر

پھر موج اک اٹھی وہ بطِ مے میں ساقیا
جاگا خروشِ فتح ہر اک نے میں ساقیا
نکلی ضیائے کون و مکاں لے میں ساقیا
وہ پہنچی فضائے رگ و پے میں ساقیا

گونجی صدائے نعرۂ دل کائنات میں
شہنائیاں بجیں وہ حریمِ حیات میں

لے وہ نجف کی سمت سے آنے لگی صدا
اے جوشؔ نکتہ سنج مری انجمن میں آ
آ اور جھوم جھوم کے نغمات تو سنا
ساقی مرا سلام ادب لے کے میں چلا

مولائے کائنات اور آواز دے مجھے
اے جبرئیل قوتِ پرواز دے مجھے

یہ رات جو گنگنا رہی ہے ساقی
پیغامِ عروج لا رہی ہے ساقی
کوثر پہ ہے انتظار شاید میرا
آوازِ حسین آ رہی ہے ساقی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اے دوست دل میں گردِ کدورت نہ چاہیے
اچھے تو کیا بروں سے بھی نفرت نہ چاہیے
کہتا ہے کون، پھول سے رغبت نہ چاہیے
کانٹے سے بھی مگر تجھے وحشت نہ چاہیے

کانٹے کی رگ میں بھی ہے لہو مرغ زار کا
پالا ہوا ہے وہ بھی نسیمِ بہار کا

جو سوزِ دشت میں ہے وہی لالہ زار میں
جو رَو سراب میں ہے وہی جوئے بار میں
جو شے ہے برگِ گل میں وہی نوکِ خار میں
تفریق ناروا ہے خزاں اور بہار میں

وضع و روش میں فرق سہی جان ایک ہے
قیدِ جدا جدا ہیں مگر آن ایک ہے

وحدتِ انسانی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہوتے ہیں پائمال تو کہتے ہیں زرد پھول
کل رحمتِ نسیم کا، ہم پر بھی تھا نزول
خوبانِ بوستاں میں، ہمارا بھی تھا شمول
اے راہ رو، نہ ڈال ہمارے سروں پہ دھول
ہر چند انجمن کے نکالے ہوئے ہیں ہم
لیکن صبا کی گود کے پالے ہوئے ہیں ہم

ہم تھے کبھی بنفشہ و نسرین و یاسمن
نیلوفر و ہزارہ و سوری و نارون
داؤدی و شقائق و صدبرگ و نسترن
ترکانِ زرجبین و حسینانِ سیم تن
سینوں پہ لوٹتے تھے ہوائے بہار میں
ہم کل گندھے ہوئے تھے حسینوں کے ہار میں

کہتے ہیں زرد رنج بعد گریہ و بکا
ہم پر بھی ایک دورِ غضب کا نکھار تھا
اپنے حصار وقت میں اس طرح تھی صبا
گھونگھٹ میں سر عروس کا جیسے جھکا ہوا
کیا بات پوچھتے ہو، اس اجڑے دیار کی
آئی تھی کل ادھر بھی سواری بہار کی

... میں لپک ہے وہی جو ہے نور میں
... میں ڈنک ہے وہی جو ہے طور میں
... میں بھی جھلک ہے وہی جو ظہور میں
... میں بھی کھنک ہے وہی جو بلور میں
یہ فرق اسم و شکل فریبِ نگاہ ہے
اے دوستو دوئی کا تصور گناہ ہے

... کی نسل سے ہیں خس و خار و شاخ سار
... کے خاندان سے ہیں خشک برگ و بار
... بکھری ہے اک اجڑی ہوئی بہار
... سے دیکھ باغ کے ذرات سوگوار
کل دے کر ان کو داد، نسیم و سحاب کا
خاک چمن نے روپ بھرا تھا گلاب کا

... ہیں جو مرا کے یہ بے جان پتیاں
... ذرا بچا کے چل او خیل رہرواں
... ب کر تھیں گھٹا میں زرافشاں ہوئے چکاں
... تھے اپنی چھاؤں پہ پھولوں کے کارواں
بازار سے رنگاں تھا قطار خیام تھی
کل اپنے سائے میں بھی بڑی دھوم دھام تھی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...تا ہوں بھر کر دل میں کدورت نہ چاہئے
...ست کے سر پہ ضربت کثرت نہ چاہئے
...ق اکائی میں عددیت نہ چاہئے
...یت و فر و عصبیت نہ چاہئے
آفاق ایک جسم ہے اور ایک ذات ہے
اے دوست، وہم غیر، جہالت کی بات ہے

...بر میں ہے جو بات عرض میں بھی ہے وہی
...کے گلے میں بخ کی ہیں بانہیں پڑی ہوئی
...موج رنگ خاک گلستاں ہے پنکھڑی
...و اگر تو دھوپ کا اک رخ ہے چاندنی
آتش ہے طبع شاخ صنوبر لیے ہوئے
اخگر بھی ہے مزاج گل تر لیے ہوئے

...ی میں گھلیں ہیں چشمے رواں دواں
...ائے سم میں بھی ہیں بہاروں کی کشتیاں
...ی میں نہیں ہیں لطافت کے گلستاں
...اں کے جسم پر بھی ہے تشریف پرنیاں
گل ہی نہیں ہے نور نظر ماہ و طین کا
خاشاک نے بھی دودھ پیا ہے زمین کا

...ے جان و جان دار کی بنیاد ایک ہے
...رض دوا کی علت ایجاد ایک ہے
...ت سیکڑوں ہیں حسن خدا داد ایک ہے
...ب دل الگ الگ ہیں مگر یاد ایک ہے
یکساں ہے مال گو ہیں دکانیں جدا جدا
معنی ہیں سب کے ایک زبانیں جدا جدا

...تر دانش و عصمت و کفر و دلبری
ابر و شعاع و سایہ و تنویر و تیرگی
خورشید و ماہ و ذرہ و ناہید و مشتری
بلور و سنگ و جوہر و حیوان و آدمی
اور یہ جو دشت و کوہ و بیابان و باغ ہیں
سب ایک خاندان کے چشم و چراغ ہیں

بے شک جو نکتہ ہے دھڑکتے دلوں کو چین
اسکا وجود بزم جہاں کی ہے زیب و زین
لیکن وہ بدشعار جو ہے ننگ مشرقین
وہ شخص بھی ہے آدم و حوا کا نورعین
نفرت سے یوں نہ چاک وفا کا لباس کر
اے بھائی اپنے باپ کے بیٹے کا پاس کر

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...وشنی چکاں ہے سو ہے وہ بھی آدمی
...یرگی فشاں ہے سو ہے وہ بھی آدمی
...ار مہرباں ہے سو ہے وہ بھی آدمی
...و عدوئے جاں ہے سو ہے وہ بھی آدمی
تو بھاگ، خواہ موت سے یا زندگی سے بھاگ
اے آدمی، کبھی نہ مگر آدمی سے بھاگ

...ے چرخ سوز دل میں کو ابھار کر
... بشر کو دعوت حق دے پکار کر
...ے کوئی تو کوشش اصلاح کار کر
... ہاتھ آ سکے گا نہ انساں کو مار کر
نفس مریض کو در خور لطف و عطا نہ کر
اے چارہ گر مریض پہ لیکن جفا نہ کر

... رحمت کا بن اے رحمت مآب
...ل سے کھول دلوں میں طرب کے باب
...ب کردوں کو بے اندازہ سحاب
... پہ نور پاش ہو مانند آفتاب
انسان کو نہ دیدۂ جور و جفا سے دیکھ
اے بندۂ خدا تو نگاہ خدا سے دیکھ

انسان کے خمیر میں ہے عنصر گناہ
ملت کے جور و ظلم سے مقتول ہے نباہ
گم راہ کوئی شخص نہیں ہے بخدا گواہ
سید فریب جادہ ہیں گم کردگانِ راہ
ہر فرد جبر ہائے ملل کا غلام ہے
نفرت، شریعت بشری میں حرام ہے

ہر تیرگی ہے اصل میں اک خفتہ روشنی
گم کردہ راہ خیر ہے دنیا کی ہر بدی
طغیان ذوق دید صمد ہے صنم گری
بہکا ہوا تصور وحدت ہے شرک بھی
جوہر وہی حدوث میں ہے جو قدم میں ہے
ضو ایک ہی چراغ کی دیر و حرم میں ہے

قوموں کے درمیاں جو ہیں یہ بحر و کوہسار
یہ بعد ہائے تفرقہ انگیز و رشتہ خوار
یہ اختلاف لہجہ و نیرنگیٔ شعار
یہ رنگ و نسل و قوم و عقائد کی گیر و دار
ان سب کا تیل جوئے اخوت کو پاٹ کر
اترا رہا ہے خون کے رشتوں کو کاٹ کر

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چ پہاڑ سامنے آ آ کے ڈٹ گئے
ہوئے خلوص کے دامن سمٹ گئے
وطن کے ناگ وطنوں سے لپٹ گئے
تمام گرد کدورت سے اٹ گئے
جتنے تھے کوہ مہر و وفا کاہ ہو گئے
رشتے ہوئے دراز تو کوتاہ ہو گئے

بھائی ہے کہ رہا۔ پہچانتا نہیں
بھائی بھائی پیر ولی جانتا نہیں
دوسرے کو دو بھی گردانتا نہیں
ایک کوکھ سے ہیں کوئی مانتا نہیں
اسباب آشتی ہمہ تن جنگ ہو گئے
ہم جس قدر وسیع ہوئے تنگ ہو گئے

ن کا نچوڑ ہے سلمائے زندگی
و ہر ایک روپ میں رہتا ہے آدمی
پنی اصل سے کوئی ہوتا نہیں کبھی
ین و نسل و رنگ کی باتیں ہیں بعد کی
تو سب سے پیشتر فقط انسان ہے نہ بھول
انساں کے بعد گبر و مسلمان ہے نہ بھول

انساں اگر ہے شیوۂ شرک و دوئی کو چھوڑ
انساں کشی کی آڑ میں ہاں خودکشی کو چھوڑ
توہین ارتباط خفی و جلی کو چھوڑ
داماں الامانت گہر زندگی کو چھوڑ
یالیتنی آرزو ہے نہ گرم خروش ہو
اے بانیٔ مصالح قدرت خموش ہو

عالم تمام ہے تو حسن خیال ہے
جو مرد ہے وہ مادر گیتی کا لال ہے
کل دہر ایک صورتِ اصلی کی آل ہے
تقسیم خون حضرت انساں محال ہے
انساں ہم ہوں غیر یہ کیسا جنون ہے
جس رگ میں بھی رواں ہے وہ تیرا ہی خون ہے

جو کچھ بھی اس زمین پہ ہے خوب ہو کہ زشت
الماس و لعل و گوہر و مرجان و سنگ و خشت
کاشی و دیر و خانقہ و کعبہ و کنشت
ارض و سما و شمس و قمر، کوثر و بہشت
عکس تری نسیم تو یہ کارواں چلا
یہ سب تری تلاش میں ہیں تو کہاں چلا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ا دل جو بنا دے وہ چال چل
...ی ہر لکیر بگڑ جائے یوں مسل
...یں واں کو خدیو جہاں نکل
...ے عزم ساحل آفاق پہ نکل
ہاں بام افتراق کو زیر کمند کر
اٹھ اور نوائے وحدت انساں بلند کر

...ق و سیرت و اشکال و رنگ دیں
...ے علت بشری کو غرض نہیں
...کر نہ ذہن سے یہ نکتۂ حسیں
...یہ زباں پہ تری "میں" جو ہمنشیں
یہ "میں" نہیں ترا ہی خم و چم لئے ہوئے
یہ "میں" تو ہے نظام دو عالم لئے ہوئے

...ی ہے وادی گنگ و جمن سے دور
...جرہ زار و سراب و دمن سے دور
...خ و راہبر و برہمن سے دور
...وم و نسل و زبان و وطن سے دور
تیرا وجود فخر ضمیر حیات ہے
تو محض ایک فرد نہیں کائنات ہے

اے دوست سن کہ امن ہے بشاش و بامراد
انسان کے دماغ کا سرطان ہے عناد
روح بشر کی موت ہے خونخواری و فساد
اپنے غضب سے جنگ ہے سب سے بڑا جہاد
لاکھوں میں بے نظیر کروڑوں میں فرد ہے
جو مسکرائے طیش میں بے شک وہ مرد ہے

لوہے میں ذوق ہے نگہ وفا شعار
آدمی کو باندھتا ہے لگاوٹ کا ایک تار
توپوں کو روندتی ہے اک آہنگ مہر یار
پتھر میں تیرتی ہے محبت کی نرم دھار
دشمن کی سمت ایک ذرا مسکرا کے دیکھ
اس حربۂ لطیف کو بھی آزما کے دیکھ

قاتل بھی ہو رہا ہو اگر پیاس سے نڈھال
پانی اسے پلا کہ یہی ہے وہ کمال
دشمن بھی گر رہا ہو تو ہاں دوڑ کر سنبھال
تھوکے بھی کوئی منہ پہ تو ماتھے پہ بل نہ ڈال
دل کی سپر پہ تیغ کا ہر وار روک لے
تار نگاہ لطف پہ تلوار روک لے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ہے فتنہ غلو و ترحم کے سامنے
...ہے طعنہ حسنِ تکلم کے سامنے
...ہے شورِ جنگ ترنم کے سامنے
...ہے تبسم کے سامنے

بدلے کی رسم دین و قانوں حرام ہے
احسان اک شریف ترین انتقام ہے

...دیا حریف کسی کو سمجھ نہ غیر
...ہوئے مروت و آشتی میں بیر
...امراے دل حق بین و عرش سیر
...معاملات کی حد تک ہے امرِ خیر

لیکن معاملات کا انداز اور ہے
اس انجمن کے ساز کی آواز اور ہے

...فتنہ ہو جس وقت بار ور
...کے صحن میں اڑنے لگے غبار
...اجتماع میں پیدا ہو انتشار
...معاشرہ میں تزلزل ہو آشکار

اور یہ نظر پڑے کہ زمیں داد خواہ ہے
اس وقت خوئے مہر و محبت گناہ ہے

جس وقت اک گروہ شریر و جفا شعار
جبار و قہر بار و ستمگار و ہرزہ کار
خود بین و خود فریب و خود آرا و خود شمار
باطل نواز و خانہ بر انداز و حق شکار

داماں صلح و جیب اماں پھاڑنے لگے
ہر بام پر جنوں کے علم گاڑنے لگے

توڑے ہر ایک شاخ، نچوڑے ہر ایک پھول
رلنے لگے علوم، کھرچنے لگے عقول
ڈھانے لگے حقوق، جھٹکنے لگے اصول
بونے لگے ظلوم اکھاڑنے لگے جہول

کھینچے لگے نقوش جاہ و جلال کو
بیچنے لگے تصورِ جنگ و جدال کو

محلوں میں جلوہ ریز ہوں ارذال خیرہ سر
چالاک رہزنوں کو ملے منصبِ خضر
سفلوں کو ہو نشست سرِ تخت سیم و زر
اقطاب روزگار کے بستر ہوں خاک پر

آئے اجل عوام کی جانوں کے واسطے
دنیا ہو صرف چند گھرانوں کے واسطے

rited by www.zarsat.com

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کی زبان پہ ہوں لن ترانیاں
خود غرض کو ملیں حکمرانیاں
حقیقتوں کی زمین پر کہانیاں
لگیں عوام کا گودا گرانیاں

سفلوں سے بھیک اہل سخا مانگنے لگیں
مرنے کی اہل علم دعا مانگنے لگیں

اصفیا کو لعیں سوندنے لگیں
کو ماہ و سال غلط لوٹنے لگیں
و فا کو اہل جفا روندنے لگیں
ے ہر ایک سمت سے کوندنے لگیں

عدو یہ ہے دیر نعرہ لگا کر مصاف کا
کرنے لگے حرم سے تقاضا طواف کا

ت کی آگ کو سب دھونکنے لگیں
دو ہو کر ارض و سما اونگھنے لگیں
ب کے دیار میں بن ہونکنے لگیں
لگیں چراغ دھوئیں چوکنے لگیں

اتنے بجھیں کہ دھوپ میں تارے نکل پڑیں
گردہ ہو کہ سنگ سے شرارے نکل پڑیں

اس وقت فرض ہے کہ برائے مفاد عام
اک مرد حق پناہ اٹھے بہر انتظام
پہلے کرے زباں سے ہدایت کا اہتمام
مانے نہ پھر بھی کوئی تو لے کر خدا کا نام

پائے ہوس سے طاقت رفتار کھینچ لے
میدان میں میان سے تلوار کھینچ لے

ایسے ہی ایک دور میں اک مرد حق پناہ
پروردگار ملت و پروردۂ الٰہ
گلزار نور خور خیابان مہر و ماہ
مولائے راہ راست شہنشاہ کج کلاہ

سب عقدہ ہائے انفس و آفاق کھول کر
آیا تھا کارزار میں تلوار تول کر

آتا نہ کیوں کہ صبح پہ چھائی ہوئی تھی شام
تاریک تھے حریم تجلی کے سقف و بام
بدنیتوں کی راہ پہ تھا پائے انتظام
دنیا کے دست حرص میں تھی دین کی زمام

تھا اک سکوت خلوت ذات و صفات میں
قرآں تمام ڈوب رہا تھا قرات میں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

صحرا کو تھی حکومت بستاں کی آرزو
دیو بدی کو تخت سلیماں کی آرزو
یہود کو حسن یوسف کنعاں کی آرزو
ابلیس کو جلالت یزداں کی آرزو
پھر تاج گر رہا تھا سر مشرقین کا
منہ تک رہی تھی گردش دوراں حسینؑ کا

اتنے میں اک غبار اٹھا زرد نگار سا
کانپا، پھٹا، فضا پہ ہوا چاک، چھٹ گیا
خوشبو نے مصطفےٰ سے مہکنے لگی فضا
دیکھا کہ آ رہا ہے خدا وند کربلا
دشت خزاں میں رنگ بہاراں لئے ہوئے
زہراؑ کے سو دکھوں کا گلستاں لئے ہوئے

بنت علی کی شعلہ زبانی لئے ہوئے
عباس کے لہو کی روانی لئے ہوئے
اکبر کی نارسیدہ جوانی لئے ہوئے
اصغر کی پیاس تیر کا پانی لئے ہوئے
اشکوں پہ زلف صبر کا سایہ کئے ہوئے
انفاس میں رسولؐ کی خوشبو لئے ہوئے

ــے تھے بام تمدن پہ وہ علم
ــے جلو میں ساعت جن کی ہوا میں سم
ــکا ہی نفاق تھا جس کا خدا درم
ــر رسولؐ پہ رکھنے کو تھا قدم
دل ہل رہا تھا بحر و بر و مہر و ماہ کا
تھرا رہا تھا تخت رسالت پناہ کا

ــہوا کے جبل سے شیخ علوم تھی
ــہزار میں آواز بوم تھی
ــصبا پہ کشتی باد سموم تھی
ــکا جنازہ اٹھانے کی دھوم تھی
شور دغا ابھار کے ذوق گناہ کو
للکارتا تھا اشہـــد ان لا الٰـــــہ کو

ــت کی پشت پہ تھا لشکر گراں
ــر کی جلو میں بجز مزاج داں
ــتا دلوں میں بچھی اس طرح نوحہ خواں
ــرح سے یزید کی خرگاہ میں اذاں
ایمان یوں اسیر محن تھا سپاہ میں
جیسے یقیں کا نور ہو گم اشتباہ میں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہاں مژدہ بادگردشِ دوراں کہ آ گیا
معمارِ ثانی حرم دینِ مصطفٰےؐ
تعظیم کے لیے وہ اٹھی روح کربلا
اور بام آسمان سے آنے لگی صدا

عرشِ بریں سے بادِ بہاری قریب ہے
اے قدسیو اٹھو کہ سواری قریب ہے

خونِ حسین خاک پہ دیکھو وہ بہہ گیا
اسلام کی رگوں میں لہو دوڑنے لگا
نسلِ علیؑ کی دھوم مچا دو ملائکہ
اے عرش دیکھ فرش کا اعجاز و ارتقا

غازی بنا چکا ہے لہو بازطین کو
اے آسمان گود میں لے لے زمین کو

ہاں چل چکا ہے شہرِ شہادت سے کارواں
عصمت کے دائروں کو سجا چلیں قدسیاں
آنکھیں بچھا تموجِ انوار کہکشاں
گاؤ ہاں ترانۂ مقدم بلال اذاں

افلاک آؤ جامِ عقیدت لیے ہوئے
صف بستہ ہو نجوم کی شمعیں لیے ہوئے

حورو! چراغِ خلد جلاؤ دیے جلاؤ
فردوس کو سجاؤ، سنوارو دلہن بناؤ
پیمبرو! عبائیں چن کر قدم بڑھاؤ
جاؤ محمدؐ عربی کے قریب جاؤ

ہاں آؤ اے فضا کے گرد گھومتے ہوئے
وہ آ گیا حسینؑ بڑھو جھومتے ہوئے

کج کر کلاہِ فخر و مباہات اے خلیل
اٹھ مقدمِ خدیوِ شہیداں کو جبرئیل
ساحل پہ نور پاش ہو اے چہرۂ قتیل
آ اور چھڑک پہنچ کے پیاسی ہے سلسبیل

جنت کا آب و رنگ کہیں دم نہ توڑ دے
شبیر اپنی پیاس کا دامن نچوڑ دے

اے ساکنانِ حجلۂ رحمات و ذات!
جھک جاؤ پیشِ بارگہِ میرِ کائنات
اے موت ادب سے پیش کر آئینۂ حیات
عکسِ حسین کانپ چکا ہے سرِ فرات

اعزاز بندگانِ گرامی دو چند ہو
اے کربلا کی خاک فلک تک بلند ہو

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تم بھی ناصرانِ شہیدِ جفا بڑھو
...شاہزادگانِ دیارِ وفا بڑھو
...شاہدانِ گل رخِ گلگوں قبا بڑھو
...ت بلا رہی ہے تمہیں فاطمہؑ بڑھو
اے چرخِ افتخار کے شمس و قمر بڑھو!
عباسؑ منتظر ہیں، علیؑ تیز تر بڑھو!

...قدسیانِ کنگرۂ عرش کھڑکھڑاؤ
...تار ہائے بربط و آفاق جھنجھناؤ
...کدھر ہو، فاطمہ زہرا کے پاس آؤ
...ت" اوہو آئے اکبرؑ و قاسمؑ، گلے لگاؤ
دوری شباب پہ ہے مروت سے کام لو
یعقوبؑ! دستِ ابنِ مظاہر کو تھام لو

...س ہے عرش اب تو دھڑک اے دلِ دو نیم
...کے پالنے کو ہلا خلد کی شمیم
...ے حسینؑ کمل کے بچھے دہائے نسیم
آنجاب قدس میں اے بندۂ عظیم
پوتے ہیں یہ لہو میں انہیں سرخرو کرو
زہرا کے آنسوؤں سے فرشتو وضو کرو

افسردہ جاں حبیب کی اے ناتواں اٹھو!
اے دخترِ بتول کی چادر یہاں اٹھو!
اے کشتگانِ راہِ وفا کی جواں اٹھو!
اے خیمۂ غریب کی جلتی کماں اٹھو!
ٹھنڈے ہیں تار بربطِ ماتم سرشت کے
آؤ کھلے ہوئے ہیں در بچے بہشت کے

چھا اے حسینؑ مطلعِ ذوقِ ظہور پر
دامن کا سایہ ڈال تجلائے طور پر
اے کربلا کے ابر! برس جاں شعور پر
تا حشر دوڑ تارِ سخن و شعور پر
نام یزید رنگ مقاماتِ پست میں
اے فتحِ خود فریب بدل جا شکست میں

ہاں جوشؔ اب پکار کے اے میرِ کربلا
اس بیسویں صدی کی طرف بھی نظر اٹھا
ہاں دیکھ یہ خروش یہ ہلچل یہ زلزلہ
اب سیکڑوں یزید ہیں کل اک یزید تھا
طاقت ہی حق ہے شور ہے یہ گاؤں گاؤں میں
زنجیر پڑ رہی ہے پھر انساں کے پاؤں میں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ے و جبر و جور پہ انساں کو ناز ہے
ں چنگ ہے کرگس ہے باز ہے
ں علیل ذوق ہوس چارہ ساز ہے
ب اقتدار کی نئی دراز ہے
ذاتی مفاد پر ہیں سبک سر اڑے ہوئے
چاندی کے بھوت ہیں رگوں میں چڑھے ہوئے

وہ حرص کی کہ ٹھکانے نہیں ہیں ہوش
ے انا سے معلق ہیں چشم و گوش
ی ہے تیغ نما و جدل فروش
ف بدست، زبانیں گہر بدوش
آ اور زلف لیلی ہستی سنوار دے
ڈوبی ہوئی ہیں وقت کی نبضیں ابھار دے

ہے جو رن سے نہ سہا نہ وار سے
ے ثبات نے لی کوہسار سے
کے سر جھکائے تم ذوالفقار سے
غرور چھین لیا شہریار سے
بیعت کی خواستگار حکومت نہیں رہی
شاہی میں تیرے بعد یہ جرأت نہیں رہی

تو نے ثبات و صبر کے دریا بہا دیئے
سارے نقوش ہیبت سلطاں مٹا دیئے
فتنوں کے سر جھکائے پہ تیغے اڑا دیئے
تو نے زمیں پہ فقر کے سکے بٹھا دیئے
تیرے لہو نے طرح معاں پھر ڈال دی
تو نے ہوس کے پاؤں میں زنجیر ڈال دی

قصر تجلیات ہے ویراں ترے بغیر
عظمت کی اک کرن ہے رگ جاں ترے بغیر
نامعتبر ہے عظمت انساں ترے بغیر
گونگے کا ایک خواب ہے قرآں ترے بغیر
لب ہائے مہر بستہ حق کی زباں ہے تو
مصحف ہے اک منارۂ جاہ اذاں ہے تو

جنگوں نے رکھ دیا تھا زمیں کو جھنجھوڑ کر
خنداں تھا جہل، ظلم کی آنکھوں کو پھوڑ کر
نازاں تھا سنگ شیشۂ نگیں کو توڑ کر
"لا" مڑ رہا تھا دامن "الا" کو چھوڑ کر
تو نے قصور ذوق بغاوت کو ڈھا دیا
"الا" کے در پہ "لا" کو دوبارہ جھکا دیا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دلوں کو دولتِ بیدار بخش دی
اجل سے ہمتِ پیکار بخش دی
لبوں کو طاقتِ گفتار بخش دی
ندیم جرأتِ اظہار بخش دی

مظلوم کے غرور کو بیدار کر دیا
ناطاقتی نبض کو تلوار کر دیا

زباں ہلائی تو شمشیر چل گئی
فکر خیال کی دنیا بدل گئی
بیت کی شرح تو زنجیر گل گئی
چاندنی تو کڑی دھوپ ڈھل گئی

شبنم کی بوند اتفاقی گما میں سرک گئیں
شیشے کی چوٹ دی تو چٹانیں درک گئیں

کی ادائیں ہیں صبر الہ خو
ہنسا تو سنگ بنا گنگ رنگ و بو
بھی گلو کے ہوا گرم گفتگو
کے جو ہیروں سے ٹپکنے لگا لہو

مولا اتری سرشت نے سانچے میں ڈھال کے
ڈالے ملا دئے ہیں جمال و جلال کے

ہاں اے حسینؑ مصلحِ افکار مرحبا
اے بے نیاز اندک و بسیار مرحبا
اے تیغِ انقلاب کی جھنکار مرحبا
اے دستِ کردگار کی تلوار مرحبا

تو نے لہو سے شمع جلا دی عقول کی
ہوتا نہ تو تو نبض نہ چلتی اصول کی

ہاں اے حسینؑ جامعِ اضداد السلام
اے بے نیاز اندک وبسیار السلام
اے فخرِ دہر و نازشِ اجداد السلام
اے افتخارِ حکمت ایجاد السلام

تیرے لہو کی خیر جو معراج ہو گئی
یاد دگر رسولؐ کو معراج ہو گئی

بیگانہ ہوں تصورِ حق کے جہات سے
واقف نہیں کچھ کشفِ واقعات سے
باہر کھڑا ہوں محفلِ ذات و صفات سے
اور مطمئن نہیں ہوں نظامِ حیات سے

جس میں بھری ہے آگ وہ تشنہ زباں ہوں
میں نظمِ زندگی سے بہت بدگماں ہوں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کون سے ہیں جو میں روتا نہیں
وہ کون سے ہیں جنہیں کھوتا نہیں
حقیقتیں ہیں جنہیں ٹوٹا نہیں
ہے کہ میں کچھ بولتا نہیں
یا میری سمت گوہر اسرار رول دے
یا پھر مری زبان کی زنجیر کھول دے
اخدا ئے کشتی افکار المدد
روائے کشور اسرار المدد
ب شہر علم کے دلدار المدد
جانشین احمد مختار المدد
واتا گدائے راہ کا ارماں نکال دے
کونین کو فقیر کی جھولی میں ڈال دے

سینے پہ مرے نقش قدم کس کا ہے
رندی میں یہ اجلال و حشم کس کا ہے
زاہد مرے اس ہات کے ساغر کو نہ دیکھ
یہ دیکھ کہ اس سر پہ علم کس کا ہے

عظمتِ انسان

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قلم چوب خضر، جبل حسین ارشاد
گیسوئے خم دار عروس ایجاد
وقت میں تو زمزمۂ باد مراد
تاریخ میں بجتی ہوئی صدیاں آباد

کرۂ خاک صد انوار و صد آثار کے ساتھ
رقص میں ہے تری پازیب کی جھنکار کے ساتھ

عالم کو اٹھائے ہوئے شانے تیرے
کھیتی و گردوں میں ترانے تیرے
بھی ہیں زمانے وہ زمانے تیرے
وقت کے دھاروں میں فسانے تیرے

دور پارینہ کہ ہے موت کے ایوانوں میں
سانس لیتا ہے ترے زندہ کتب خانوں میں

تو بصد ناز جدھر سے بھی گزر جاتا ہے
جادۂ زیست کا ہر ذرہ سنور جاتا ہے
تو مہ و سال کی یورش سے نکھر جاتا ہے
ضربتِ وقت سے کچھ اور ابھر جاتا ہے

توڑ دیتی ہے چٹانوں کو روانی تیری
رس پہ آتی ہے بڑھاپے میں جوانی تیری

دھن تیری جگر کوہ کو برماتی ہے
نازنینوں کے کلیجوں میں اتر جاتی ہے
تیری گھنگھور گھٹاؤں پہ جو چھا جاتی ہے
دونوں عالم کے برسنے کی صدا آتی ہے

تیری بوچھار میں ڈھلتے ہیں ترانے کیا کیا
مست رم جھم میں کھلتے ہیں فسانے کیا کیا

تیرے سجدے میں ثریا کی بلندی غلطاں
تیرے لفظوں میں دو صد شمس و قمر زمزمہ خواں
تیری گفتار سے برمائی ذہن انساں
تیری رفتار سے رقصاں ہے نگار دوراں

تیری چوکھٹ پہ جبینیں ہیں جہاں داروں کی
سانس رکتی ہے ترے نام سے تلواروں کی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ علم و ہنر و عصا پہ بھاری
اک حرف ترا فرش و سما پہ بھاری
ک عشوہ دو عالم کی ادا پہ بھاری
ل تری خون شہداء پہ بھاری

جس میں عنصر ہے ابد کا وہ ہنر ہے تجھ میں
دولت عمر مسیحا و خضر ہے تجھ میں

ف کو قمر و لعل و گہر دیتا ہے
ب تشنہ کو گل بانگ سحر دیتا ہے
تخیل کو نقشوں میں کتر دیتا ہے
کا نغمہ کے مسامات میں بھر دیتا ہے

خامشی کو ہمہ تن ساز بنا دیتا ہے
تو خیالات کو آواز بنا دیتا ہے

ٹھوکر پہ سر قیصر و تاج فغفور
مضطرب حرکت لرزش مژگان شعور
ے آغوش میں آب خضر و آتش طور
ے سینے میں شب قدر و نم صبح ظہور

معتبر ہے جو گواہی سو گواہی تیری
صبح صادق کا چہرہ ہے سیاہی تیری

تو ہر اک سطر میں سو شہر بسا دیتا ہے
طاق الفاظ میں قندیل جلا دیتا ہے
گنگناتا ہے تو کاغذ کو بجا دیتا ہے
فکر سی چیز کو آنکھوں سے دکھا دیتا ہے

جب تجھے معرض رفتار میں لے آتے ہیں
کتنے بت ہیں کہ ترشتے ہی چلے جاتے ہیں

اے قلم منکشف میزان و معارف مقیاس
علم بنیاد و ہنر محور و ادراک اساس
فکر پیکر و نظر ناقد و فرہنگ شناس
مشعل قصر ادب مشرق صبح قرطاس

نام تیرا سبب جنبش لب ہائے رسول
اے قلم موت کے لمحے کی تمنائے رسول

اے قلم نور فشاں ہو کہ دمک جائے زمیں
ظلمت وہم میں ضوبار ہو خورشید یقیں
حیف اس دور جواں پر کہ بہ ایں عقل بھی
آدمی کی عظمت کا اسے اندازہ نہیں

حسن ارضی پہ سماوات کو شیدا کر دے
آدمی کیا ہے یہ دنیا پہ ہویدا کر دے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آدمی دولتِ دارین و متاعِ دوراں
آدمی نغمۂ داؤد و جمالِ کنعاں
آدمی وارثِ کونین و رئیسِ دو جہاں
آدمی مہبطِ محرابِ جہانِ گذراں

دور میں نازشِ آفاق کا جام آتا ہے
لبِ گیتی پہ جب انسان کا نام آتا ہے

فاتحِ مملکتِ باطن و ظاہر انساں
خسرو و انجم و دارائے جواہر انساں
شاعر و مطرب و بت ساز و مصور انساں
موجد و صانع و مصلح و معلم مفکر انساں

دیدۂ ارض و سماوات کا تارا انساں
قلزمِ وقت کا مڑتا ہوا دھارا انساں

آدمی حسنِ شفق نورِ سحر بانگِ ہزار
بوئے گل رنگِ حنا موجِ صبا رقصِ شرار
نغمۂ جوئے چمن زمزمۂ ابرِ بہار
عشوۂ موسمِ گل نازِ ہوائے کہسار

دستِ کونین میں سرشار کٹورا انساں
نرگسِ لیلیٰ ایجاد کا ڈورا انساں

اس کی آواز جلاتی ہے سروں کی مشعل
اس کی رفتار بجاتی ہے زمیں کی چھاگل
اس کرے میں کہ عناصر ہیں جہاں گرمِ عمل
مختصر اک فقط انسان ہے باقی مہمل

اس کے نغموں ہی سے فردوسِ نظر ہے دنیا
ورنہ اک واہمۂ لات و ہبل ہے دنیا

عشوۂ زہرہ جبیناں ہے اسی کے دم سے
خاک رقصاں و غزل خواں ہے اسی کے دم سے
دور میں جامِ بہاراں ہے اسی کے دم سے
مستیِ گردشِ دوراں ہے اسی کے دم سے

خیمۂ جشنِ شبستاں میں سویرا ہو جائے
یہ جو اٹھ جائے تو دنیا میں اندھیرا ہو جائے

کرۂ خاک ہے مدہوش فضا خواب میں ہے
ظلمت آلودہ تغافل ہے ضیا خواب میں ہے
شبِ تار و سحرِ لالہ قبا خواب میں ہے
نجم و خورشید و قمر ارض و سما خواب میں ہے

عقدہ ہے کون و مکاں عقدہ کشا ہے انساں
اس خرابے میں فقط جاگ رہا ہے انساں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ی تخیل کے حلقے میں جہاں رقصاں ہے
...ب لب ہے مکاں دور زماں رقصاں ہے
...رنگیں لیلئ اسرار نہاں رقصاں ہے
...ی انگنائی میں روح دو جہاں رقصاں ہے
یہ رنگیں قمری ہے یہ امام عشق کی
اس کے انفاس پہ تکتا ہے نظام عشق کی

...دی فاتح مستقبل امراض و اجل
...دی عربدۂ آخر و نادِ اول
...احب قوس و ہلال و شفق وادی و جبل
...امر مہر و مہ و زہرہ و ناہید و زحل
شرف کعبہ و اعزاز کلیسا انساں
زندگی محمل و رقصندہ ہے لیلئ انساں

...س کی محراب میں غلطیدہ فرشتوں کا درود
...س کی سرکار میں جبریل اٹھی سر بہ سجود
...س کے انکار کی پاداش میں شیطاں مردود
...س کا جنت سے ہبوط اصل میں پیمان صعود
خلد کو تج کے ترقی ہوئی جنت پائی
خاک کی گود میں آیا تو خلافت پائی

یہ شب ماہ کی جگ مگ یہ سحر کا گل زار
شب نم گل پہ یہ نو خیز شعاعوں کا نکھار
رقص کرتی ہوئی تتلی پہ یہ رنگوں کی پھوار
آدمی کی فقط اک موج تبسم پہ نثار
لیلئ نقش گری کا خم و چم ہے انساں
جس کی جھولی میں مہ ہے وہ صنم ہے انساں

نرم آنچوں پہ مہ و سال نے سینکا ہے اسے
چاندنی نے تخیل سیم میں گوندھا ہے اسے
سرخ کرنوں سے شعاعوں نے تراشا ہے اسے
چھینیاں وقت کی ٹوٹی ہیں تو گھڑا ہے اسے
جوبن اپنا مہ و خورشید نے جب گھولا ہے
تب کہیں نور کے سانچے میں اسے ڈھالا ہے

مدتوں دایۂ فطرت نے کھلایا ہے اسے
دودھ صدیوں نے لگاتار پلایا ہے اسے
کتنے بکھرے ہوئے دھاروں نے ترایا ہے اسے
کتنی صبحوں کے تسلسل نے جگایا ہے اسے
کتنے قرنوں کی مشقت نے اجالا ہے اسے
خون تھوکا ہے عناصر نے تو پالا ہے اسے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ت و نور گل و خار سرود و غوغا
ب و آتش خزف و برگ سراب و دریا
پ گل کوہ رواں تہر پرافشاں صحرا
چی دھوپ سے ابر گلابی جاڑا
ان سب اضداد نے مل جل کے سنوارا ہے اسے
خاک نے کتنے جتن کر کے نکھارا ہے اسے

س کو جھولے میں جھلایا ہے صبا نے برسوں
ریاں دی ہیں سمندر کی ہوا نے برسوں
کو پروان چڑھایا ہے فضا نے برسوں
کو چوما ہے لب ارض و سما نے برسوں
خاک گرداں کی پسینے سے جبیں بھیگی ہیں
تب کہیں خمیر سے انساں کی مسیں بھیگی ہیں

س کے انفاس سے رخسار تمدن پہ شباب
س کی آواز سے گلزار ترنم شاداب
س کے ادراک کی چٹکی میں دو عالم کی نقاب
س کی پلکوں کی جھپک ارض و سما کی مضراب
خاک پر زمزمۂ تہر جناں ہے انساں
دہن لیلئ عالم میں زباں ہے انساں

مرغزار و چمن و وادی و کوہ و صحرا
سبزہ و شبنم و ریحان و گل و سرو و صبا
ذرہ و اختر و مہر و مہ و دشت و دریا
سب یہ گونگے ہیں اٹھائے ازلی سناٹا
گرہ ارض و سما کھول رہا ہے انساں
اس خموشی میں فقط بول رہا ہے انساں

آدمی صاحب گیتا و زبور و قرآں
کفر ہے اس کی صباحت تو ملاحت ایماں
بانی دیر و حرم و شیخ ناقوس و اذاں
خالق اہرمن و موجد حرف یزداں
یہ جو عیب و ہنر وحشی و دیبائی ہے
فقط انساں کی ٹوٹی ہوئی انگڑائی ہے

دوزخ دہر میں گلزار جناں ہے انساں
حلقۂ زلف و خم آب رواں ہے انساں
جنبش نبض مکاں روح زماں ہے انساں
خاک ہے تاج گل شاہجہاں ہے انساں
حاکم کون و مکاں ناظم دوراں انساں
خاک اک رحل سبک سیر ہے قرآں انساں

nted by www.ziaraat.com

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ں کے انفاس سے خوشبو میں روانی آئی
شی کو روش زمزمہ خوانی آئی
ف ورثن کو لئے تھال میں پانی آئی
ں نے دیکھا تو زلیخا پہ جوانی آئی
اس کی آواز نے دریائے ادا کھول دئے
طور سے بن نہ پڑا بند قبا کھول دئے

ی حافظ و خیام و انیس و عرفی
ب و مومن و فردوسی و میر و سعدی
رو و رومی و عطار و جنید و شبلی
ں و یوسف و یعقوب و سلیمان و علی
خطبۂ حضرت خلاق کا محور انساں
انتہا یہ کہ محمدؐ سا پیمبر انساں

پ کہتے ہیں کہ اللہ کو بندے پہچان
بیگانہ ہے انسان سے اب تک انسان
ں جہالت میں کہاں علم خدا کا امکان
ط اول ہے کہ حاصل ہو بشر کا عرفان
ذکر ابھی آپ نہ اللہ کا للہ کریں
فقط انسان سے انسان کو آگاہ کریں

ذہن جس وقت کہ ہو جائیگا انساں آگاہ
تو نکل آئیگا خود پردۂ انساں سے اِلٰہ
وحدت انفس و آفاق کو پالے گی نگاہ
اور شریعت یہ بتائے گی کہ تعدد ہے گناہ
شور ہوگا نہ رہے کوئی وفا کا دشمن
بے شک انسان کا دشمن ہے خدا کا دشمن

دوست اپنا ہے تو انسان کے دامن کو نہ چھوڑ
ہاں اسی حبل متیں کی طرف ادراک کو موڑ
دل تو دل ہے کسی پتھر کو بھی جلا کے نہ توڑ
کہ یہ اعلان ہے اللہ کی وحدت کا نچوڑ
گو قباحت ہے بڑی کافر یزداں ہونا
اس سے بدتر ہے مگر کافر انساں ہونا

پھر تو کھل جائیگی یہ بات کہ بے حب انام
نہ ولایت نہ امامت نہ رسالت نہ پیام
دل ہے بے سوز تو مہمل ہیں طواف و احرام
سب سے بہتر عمل خیر ہے کار عوام
ان کو سرکار دو عالم کے پیام آتے ہیں
جو برے وقت میں انسان کے کام آتے ہیں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...تو جب ہے کسی فرد سے وحشت نہ رہے
...ت تو دوست ہے دشمن سے بھی نفرت نہ رہے
...ہوں صاف کہ امکان کدورت نہ رہے
...ں کی ہے یہ نجابت کہ عداوت نہ رہے

شہر وحدت میں نہ حرم و دیر نہیں
سمت فکر اگر ہے تو کوئی غیر نہیں

...نے یاروں کی محبت ہے مزاج انساں
...پ بھی اپنے رفیقوں پہ ہیں گوہر افشاں
...ں سے تھا غیر بھی اپنے رفقا پہ قرباں
...پ اور غیر ہیں اس سطح پہ بالکل یکساں

ہاں جو دل میں تجھی حب عدو کھل جائے
آپ کو سطح حسین ابن علی مل جائے

...غیر بھی راہ محبت میں ہے تمکین اسلام
...نفرت شخص ہو دل میں تو عبادت بھی حرام
...ہو کسی قلب پہ چڑھتا ہے تمکین اکرام
...کندہ ہوتا ہے در عرش پہ اس شخص کا نام

جب کوئی غیر کو پیغام اماں دیتا ہے
اٹھ کے ہر ذرۂ آفاق اذاں دیتا ہے

کپکپاتی ہے جسے آ کے امیران بلا
جس کے سینے میں دھڑکتی ہے صدائے فقرا
جس کے اعصاب کو ڈستا ہے رخ زرد گدا
جس کی شہ رگ میں کھٹکتی ہے نگاہ غربا

تذکرے اس کے فرشتوں میں ہوا کرتے ہیں
انبیاء اس کی زیارت کی دعا کرتے ہیں

تشنہ کاموں کو پلاتا ہے جو آب شیریں
تکتا ہے کسی مضطر کو جو کیف تسکیں
عمر بھر خدمت انساں سے جو تھکتا ہی نہیں
اس کی سرکار میں خود عرش جھکاتا ہے جبیں

اپنے زانو پہ جو دکھیوں کو سلا لیتا ہے
اس کو اللہ کلیجے سے لگا لیتا ہے

جس کی ہر سانس ہو اک ولولۂ خیر انام
نیند جس کی ہو غریبوں کی محبت میں حرام
جادۂ خدمت انساں پہ جو ہو گرم خرام
اس الوہی بشریت پہ درود اور سلام

حامل اوج الوہیت انساں تھے حسین
ہاں اسی جادۂ خدمت پہ خراماں تھے حسین

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ے دھوپ میں جس وقت کہ چکراتے تھے
...کیا دل تھا انھیں چھاؤں میں لے آتے تھے
... احسان کی ملتی تھی تو شرماتے تھے
...ب دیکھ کے دشمن کو تڑپ جاتے تھے
دشت بے آب میں کوثر کی روانی تھے حسین
کشت انساں پہ برستا ہوا پانی تھے حسین

...ۂ بذل و عطا دجلۂ جود و احساں
...ع و شمع جہاں عزت نوع انساں
...شی حق ناشر حکم یزداں
...م تخت والاں ہادم قصر سلطاں
خاور صدق و صفا داور ایثار حسین
کل جہاں قافلہ و قافلہ سالار حسین

...م نم ناک میں تھا پر تو روتے بے شیر
...س لیتے تھے تو چبھتا تھا جگر میں اک تیر
...ی جلال کی تھی موج ہوا میں تاثیر
... اس نقطۂ حدت پہ کھڑے تھے شبیر
کہ جہاں دھوپ بھی اس طور سے برماتی ہے
سینۂ برف سے بھی آنچ نکل آتی ہے

پھر بھی ماتھے کا پسینہ جو گرا دیتے تھے
پل میں دہکے ہوئے سورج کو بجھا دیتے تھے
چاندنی دھوپ کے آنگن میں کھلا دیتے تھے
لو پہ رکھتے تھے قدم پھول بنا دیتے تھے
رخ پہ اک آنچ کی جب پیاس میں لہراتی تھی
جھرجھری کوثر و تسنیم کو آجاتی تھی

اتنی حدت میں بھی آہنگ زمستاں تھے حسین
آب و رنگ چمن و ابر بہاراں تھے حسین
کشت آئین رسالت کے نگہباں تھے حسین
فرق سے تابہ قدم موسم باراں تھے حسین
جھوم کر چرخ پہ قبلے سے گھٹا آتی تھی
بات کرتے تھے تو جنت کی ہوا آتی تھی

بزم اجمال میں تفسیر مفصل تھے حسین
طاعت حنبل و حمد مسلسل تھے حسین
شاہد گل بدن و حجلۂ مخمل تھے حسین
ہادی پختہ و انسان مکمل تھے حسین
سایۂ تیغ میں بھی درس وفا دیتے تھے
انتہا یہ ہے کہ قاتل کو دعا دیتے تھے

Scanned by www...
www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

…قل میں جواب مہ کنعاں تھے حسین
…اک زہرہ نوحہ بلال تھے حسین
…افسردگی شام غریباں تھے حسین
…تھے وہاں خندۂ گریاں تھے حسین
دشت فریاد میں گل بانگ ترنم تھے حسین
لیلیٰ آہ کے ہونٹوں کا تبسم تھے حسین

…لوح بشر فخر اب وجد تھے حسین
…معتمد و اشرف و امجد تھے حسین
…کرتا تھا جدھر کعبہ وہ معبد تھے حسین
…تجلی فکر محمدؐ تھے حسین
یہ نہ ہوتے تو یقیں صید گماں ہو جاتا
آخری شعلۂ پیغام دھواں ہو جاتا

…ختم رسل جان علی شمع بتول
…جود و کرم داور اقدار واصول
…کو گرد قدم مل نہ سکی وہ مقبول
…حق کے نگیں دین شہادت کے رسول
قتل شبیر جنہیں پاس وفا ہوتا ہے
ایسے بندوں ہی کے پردے میں خدا ہوتا ہے

بہر شادابی رنگینی گل زار امام
خالق جنت میں جلانے کو چراغ اتمام
اس تمنا میں کہ اس لیں نہ یقیں کو اوہام
تیرۂ پاک سے جس وقت کہ نکلے تھے امام
مہر آفاق بہ صد زینت و زین آتے ہیں
دور تک شور بپا تھا کہ حسین آتے ہیں

آپ کیا آئے کہ پیغام بہاراں آیا
دشت پرخار میں زہرا کا گلستاں آیا
مردہ ذروں کی طرف چشمۂ حیواں آیا
افق مصر پہ گویا مہ کنعاں آیا
سوئے میدان میں بہ صد شان تھا فخر آئے
جن کی عادت ہے شہادت وہ بہادر آئے

آپ کیا آئے کہ میدان بنا باغ نعیم
آئی ہر سمت سے فردوس کے پھولوں کی شمیم
جھک گئے انفس و آفاق برائے تسلیم
اپنے بیٹے سے ملانے کو بڑھے ابراہیم
ہاتھ پھیلائے ہوئے باد بہاری آئی
جھوم اٹھے خار کہ پھولوں کی سواری آئی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...م ارواح میں پہنچی جو حسینی آواز
... زمیں پر اتر آئے جو نبی تھے ممتاز
...ﷺ جھک گئے سجدے میں بہ انداز گداز
...ر نے یہ صدا دی کہ تری عمر دراز

ہل گیا عرش معلی وہ تلاطم آیا
لب قدرت پہ اک افسردہ تبسم آیا

... اللہ وہ میدان میں تقریر امام
...م لہجے میں چھلکتے ہوئے فردوس کے جام
...ں مرتب تھا لب خشک پہ شاداب کلام
...دہ دلی پہ جس طرح نبوت کا خرام

بات میں لہر پہ دریا تشنہ لبی آتی تھی
بوئے انفاس رسول عربی آتی تھی

...ن بھرے تھے فصاحت نہ ہوئی بار آور
...ں کی بوندوں کو بھلا جذب کرے کیا پتھر
...ل پہ چوٹ پڑی دشت ہوا زیر و زبر
...ھ لی آل محمد نے بھی مرنے پہ کمر

پھر تو اک برق تپاں جانب اشرار چلی
نہ چلی بات تو پھر دوش سے تلوار چلی

ران میں ہر چند کہ تھا دبدبۂ قیصر و جم
لشکر و دمدمہ و طنطنہ و رعب و حشم
دشنہ و خنجر و تیر و تبر و تیغ و علم
لڑکھڑائے نہ محمد کے نواسے کے قدم

صف اشرار سے میدان وغا پاٹ دیا
تیغ براں کا رگ جاں سے گلا کاٹ دیا

یوں چلی کشتیٔ قلزم شکن تشنہ لباں
تھم گیا شور ہوا، رک گئی نبض طوفاں
انکسار دل شبیر نے زہ کی جو کماں
ہاتھ بھر منہ سے نکل آئی تکبر کی زباں

پنجۂ دجلۂ طغیان ستم ٹوٹ گیا
ناؤ ٹکرائی تو گرداب کا دم ٹوٹ گیا

تاج نے آل محمد پہ جو روکا پانی
پیاس کے ابر سے یوں ٹوٹ کے برسا پانی
بے دھڑک قصر حکومت میں در آیا پانی
ہوگیا سر سے شہنشاہ کے اونچا پانی

تاج داری مع اورنگ و نگیں ڈوب گئی
آسماں سے جو لڑی تھی وہ زمیں ڈوب گئی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ے خوں میں جو دلیروں کے سفینے آئے
یاسے جو لہو موت کا پینے آئے
جب سر سے کفن باندھ کے جینے آئے
اری کو پسینے پہ پسینے آئے
نبض آقائی ابلیس ہوس چھوٹ گئی
فقر کی ضرب سے شاہی کی کمر ٹوٹ گئی

ب فسق پہ تبلیغ نواہی نہ رہی
کبر کی وہ مست جماہی نہ رہی
ں بیعت کی جلو میں وہ تباہی نہ رہی
موچھوں پہ جو دیتی تھی وہ شاہی نہ رہی
حشم قیصری و فرکیانی نہ رہا
پیاس کی دھوپ سے تلوار میں پانی نہ رہا

اللہ جہاں کوبِ حسینی اصحاب
ن کے دریائے شجاعت میں وہ عالم غرقاب
ر و ابن مظاہر کا نہیں کوئی جواب
نوجوں کی جوانی یہ بڑھاپے کا شباب
وقتوں جہاں یاد تھے دونوں ہی جری کیا کہنا
مشعل شام و چراغ سحری کیا کہنا

قطرۂ دل میں لئے ایک سمندر تھے حسین
ذاتِ واحد میں سمیٹے ہوئے لشکر تھے حسین
دینِ آدابِ رفاقت کے پیمبر تھے حسین
جان دینے کو جب آئے تو بہتر تھے حسین
سرفروشوں کے یہاں آج بھی خم ہوتے ہیں
ایسے انسان رسولوں میں بھی کم ہوتے ہیں

حیف جس قوم کا سلطان ہو ایسا انساں
وہ رہے خستہ پریشاں معطل حیراں
نہ شرربار ترنگیں نہ دہکتے ارماں
جس کی آنکھیں فقط آباد ہوں سینے ویراں
ہمت و جرأت و ایثار و وفا کچھ بھی نہیں
ذکر مولا پہ کراہوں کے سوا کچھ بھی نہیں

زندگی شعلۂ جوالا ہے گلزار نہیں
موت کا گھاٹ ہے یہ مصر کا بازار نہیں
اپنے آقا کی تاسی پہ جو تیار نہیں
زندہ رہنے کا وہ انسان سزاوار نہیں
جو حسینی بھی ہے اور موت سے بھی ڈرتا ہے
ہاں وہ توہینِ حسین ابن علی کرتا ہے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں یہ پوچھوں جو خفا ہوں نہ رفیقانِ کرام
کہ لرزتے تو نہیں آپ حضورِ حکام
آپ سرکار میں جھکتے تو نہیں بہرِ سلام
آنکھ شاہوں سے ملاتے ہیں یہ اندازِ امام

راستے تکتی تو نہیں آپ کی بازاروں میں
آپ کا رنگ تو اڑتا نہیں درباروں میں

آپ باطل سے دبکتے ہیں تو یارانِ کرام
آپ کو نامِ حسین ابن علی سے کیا کام
جائیے بیٹھئے خلوت میں علی اکرم امام
لوٹیے دولت لب ہائے جانانِ گل فام

خود کو عشرے میں نہ مظلوم بنائے پھریے
اپنی غیرت کے جنازے کو اٹھائے پھریے

آپ کا آلِ محمد سے جدا ہے دستور
قابلِ غور نہیں مسئلۂ شرحِ صدور
آپ کا شغل ہے کوئی تو فقط کشفِ قبور
آپ کو پیرویٔ شیرِ خدا نا منظور

آپ تو شمع وہ ورم کے پروانے ہیں
دوش پر کعبہ ہے سینوں میں صنم خانے ہیں

... جب کلہ ظلم کو ٹھکراتے ہیں
... دین کو جب بیچ کے کھا جاتے ہیں
... دولتِ فانی پہ جب اتراتے ہیں
... ستی ہیں وہ میداں میں نکل آتے ہیں

دھجیاں دامنِ دولت کی اڑا دیتے ہیں
یا وہ سر سر کو چٹانوں پہ نچا دیتے ہیں

... وہ ہیں یہ باطل جو کتر دیتے ہیں
... جو مانگے تو دل و جان و جگر دیتے ہیں
... سا بھائی تو یوسف سا پسر دیتے ہیں
... بیعت کو بڑھاتے تو نہیں سر دیتے ہیں

آتشِ مرگ میں بے خوف و خطر جاتے ہیں
آنچ آتی ہے جو حرمت پہ تو مر جاتے ہیں

... فتنۂ باطل کو دبا دیتے ہیں
... دیکھے ہوئے ذروں کو بڑھا دیتے ہیں
... گودوں کے چراغوں کو بجھا دیتے ہیں
... اپنے چاندوں کو اندھیروں میں سلا دیتے ہیں

نسل شبیر جو پیغامِ عمل دیتے ہیں
ایسے ہی لوگ زمانے کو بدل دیتے ہیں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ قوم ہے جو عزم کی حوالی ہے
بے روح فقط دین کی نقالی ہے
ہے غافل تو عبادت بھی بداعمالی ہے
عمل قوم کی قرأت نہیں قوالی ہے
موت کے وقت کی یٰسین بنا رکھا ہے
دین کو آپ نے اک بین بنا رکھا ہے

پ ناواقفِ پیچکی عشرہ و عید
پ اک قفل ہیں اور قفل بھی گم کردہ کلید
ہیں خاشاک و خزف دیدۂ تر مروارید
حبِ حسین اور ہوسِ قربِ یزید
سوز خواں کے ہیں طلبگار رجز خواں کے نہیں
آپ مجلس کے مسلمان ہیں میداں کے نہیں

ب دھوکا ہے لگاوٹ میں اگر لاگ نہیں
ل آئے نہ جس راگ سے وہ راگ نہیں
لازم برق کا اشکوں میں ذرا جھاگ نہیں
ف پانی تو ہے موجود مگر آگ نہیں
چنگیاں لے نہ لہو میں تو جوانی کیا ہے
آگ کی جس میں نہ ہلچل ہو وہ پانی کیا ہے

کربلا اب بھی ہے اک جوش رہا اٹھا
اپنے پانی میں لئے آگ کا جولاں آیا
برق و آتش کا ابلتا ہوا اک فوارا
ایک مرتا ہوا خونِ شہدا کا دھارا
رنگ اتنا نظر آتا ہے جہاں دھاروں کا
مینہ برستاں ہے یہاں آج بھی تلواروں کا

کربلا آج بھی ہے ایک لگاتار پکار
ہے کوئی پیروِ ابنِ علی پہ تیار
عصرِ حاضر میں یزیدوں کا نہیں کوئی شمار
تم مصلوں پہ دو زانو ہو مسخ اشرار
شور ماتم میں کہیں تیغ کی جھنکار نہیں
لب پہ نالے ہیں مگر ہاتھ میں تلوار نہیں

کربلا میں ہے وہی شعلہ فشانی اب تک
آگ کی موج ہے تلوار کا پانی اب تک
تشنگی میں ہے وہی دجلہ چکانی اب تک
منچلوں کی ہے وہی زمزمہ خوانی اب تک
روئے ماحول پہ باگھوں کی وہ دنگ ہے اب بھی
میرے سوئے ہوئے شیروں کی گرج ہے اب بھی

ded by www.iqbal.com

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں اثر باغِ جناں آج بھی ہے
انفاسِ مسیحا نفساں آج بھی ہے
رنگینیٔ خوشبو میں گلستاں آج بھی ہے
شور کی گل بانگ اذاں آج بھی ہے

اک پُر اسرار خموشی ہے پر افشاں اب تک
صبح کے دوش پہ ہے شامِ غریباں اب تک

ی کو دھوپ کی شدت سے زمیں تپتی ہے
ن خاک فراروں کی ردا تپتی ہے
ی ذروں سے ہوا لعل و گہر چنتی ہے
ں سیرت شبیر پہ سر دھنتی ہے

رنگ رخسارۂ تاریخ نکھر جاتا ہے
لب پہ جب نام حسین ابن علی آتا ہے

بلا اب بھی سر وقت پہ لہراتی ہے
ے کی طرح خیالات پہ بل کھاتی ہے
ی رات کو جس وقت گھٹا چھا جاتی ہے
زینب کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے

کبھی ظلمت میں جو کوندا سا لپک جاتا ہے
ایک قرآن بلندی پہ نظر آتا ہے

اب بھی اک سمت سے اٹھتا نظر آتا ہے دھواں
بیبیاں جن کے کھلے سر نظر آتی ہیں یہاں
ایک گوشے میں ہے گونجی ہوئی آواز اذاں
اک پھریرا ہے پسِ فضا پہ غلطاں

چند سائے نظر آتے ہیں لرزاں اب بھی
ایک زنجیر کی جھنکار ہے لرزاں اب بھی

کربلا کے رخِ رنگیں پہ دمک آج بھی ہے
ایک ٹوٹے ہوئے شیشوں میں کھنک آج بھی ہے
کل کی بکھری ہوئی بالی کی دھنک آج بھی ہے
ایک نوشاہ کے سہرے کی مہک آج بھی ہے

کچھ گریباں نظر آتے ہیں فضا پہ اب بھی
ایک جھولا متحرک ہے ہوا پہ اب بھی

کربلا سر سے کفن باندھ کے جب آتی ہے
وسعت ارض و سماوات پہ چھا جاتی ہے
عزم انفاس سے فولاد کو برماتی ہے
تیغ کو تیر کو خاطر میں نہیں لاتی ہے

حلق کے خنجر پہ وہ عالم کو ہلا دیتی ہے
کربلا موت کو دیوانہ بنا دیتی ہے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اب بھی حکومت کو نگل سکتی ہے
تخت کو ٹھوکروں سے مسل سکتی ہے
انکار تو کیا آگ پہ چل سکتی ہے
وقت کے دھارے کو بدل سکتی ہے
کربلا قلعۂ فولاد ہے جراروں کا
کربلا نام ہے چلتی ہوئی تلواروں کا

ایک زلزل ہے محیط دوراں
خرمن سرمایہ پہ ہے برق تپاں
طبل پہ ہے ضربت آواز اذاں
جرات انکار ہے پیش سلطاں
فکر حق سوز یہاں کاشت نہیں کر سکتی
کربلا تاج کو برداشت نہیں کر سکتی

تک اس خاک پہ باقی ہے وجود اشرار
انساں پہ ہے جب تک ختم تخت کا بار
تک اقدار سے اغراض ہیں گرم پیکار
بلا ہاتھ سے چھکے گی نہ ہرگز تلوار
کوئی کہہ دے یہ حکومت کے نگہبانوں سے
کربلا اک ابدی جنگ ہے سلطانوں سے

کہہ رہا ہے یہ ارے کون بہ انداز سروش
کہ بس امروز ہے امروز نہ فردا ہے نہ دوش
کس کی یارب یہ صدا ہے کہ فضا ہے خاموش
میں حسین ابن علی بول رہا ہوں اے جوش
بخش دے آگ مرے سرد عزاداروں کو
ہاں جگا دے اب میں سوئی ہوئی تلواروں کو

کربلا جوہر عمل نعرہ زناں ہے اب تک
کربلا گوش بر آواز یلاں ہے اب تک
کربلا منتظر صف شکناں ہے اب تک
کربلا جانب انساں نگراں ہے اب تک
داد غم ایک بھی جاں باز نہیں دیتا ہے
کوئی آواز پہ آواز نہیں دیتا ہے

....

فروغ داغ جگر مہر و ماہ پا نہ سکے
وہ عشق ابن علی کو زمیں پہ جو چھا نہ سکے
خلیل نے بھی نہ پایا عروج عزم حسین
بنایا کعبہ مگر کربلا بنا نہ سکے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہاں اٹا ہے وہ دبیر قص و دارائے حیات
شور جس کا گرم دن گھبا گیا جیکی سرورات
جس پہ مبنی جذبۂ حفظ حیات و حب ذات
کیا زمیں کیا آسماں جس کی جلو میں کائنات
نگ اسی کے بانکپن سے ہے کلاہ زندگی
یہ وصول ذہن انساں ہے الٰہ زندگی
یہ انا ہے وہ قدم جو ڈگمگا سکتا نہیں
جس میں استغنا کے ہاتھوں جھول آ سکتا نہیں
یہ کسی طوفان کو خطرے میں لا سکتا نہیں
یہ چراغ داوری ہے جھلملا سکتا نہیں
یہ دلوں کی آبرو یہ ولولوں کی جان ہے
رحل نفس آدمی پہ یہ انا قرآں ہے

زندگی وموت

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قابلِ برداشت جب رہتا نہیں دردِ حیات
ڈھونڈتی ہے تلملاہٹ زہر میں راہِ نجات
اس عمل سے عقلِ انسانی میں آتی ہے یہ بات
ارتکابِ خودکشی تک ہے جنونِ حبِّ ذات

آدمی جیتا ہے ساز و برگِ عشرت کے لئے
اور مرتا بھی ہے تو دفعِ اذیت کے لئے

شادماں ہوتا ہے تو اپنی خوشی کے واسطے
نقدِ جاں کھوتا ہے تو اپنی خوشی کے واسطے
کاٹتا بوتا ہے تو اپنی خوشی کے واسطے
جاگتا سوتا ہے تو اپنی خوشی کے واسطے

کام رکھتا ہے فقط اپنے ہی مرغوبات سے
کس قدر انسان کو ہے عشق اپنی ذات سے

سوچتا ہے آدمی ارض و سما کچھ بھی نہیں
زیرِ محرابِ فلک میرے سوا کچھ بھی نہیں
مجھ سے کٹ جائیں اگر تو انبیا کچھ بھی نہیں
رشتہ مجھ سے توڑ ڈالے تو خدا کچھ بھی نہیں

جملہ انساں ہیچ ہیں محبوبِ آب و گل ہوں میں
سب ہیں اعضا سینۂ فرشِ زمیں کا دل ہوں میں

...ں ہو اور اپنی ذات پر چمکیں برجیں
...ں اور اپنی عینیت پر لٹے آستیں
...ممکن ہے کہ انساں توڑ دے حبل متیں
...تک لیکن انا سے ہاتھ اٹھا سکتا نہیں

یہ انا ہی تو محافظ ہے بشر کی جان کا
یہ نہ ہو تو دم نکل جائے غریب انسان کا

...ت احباب و ملک و دودمان و اقربا
...تعلق و رحم و عشق و نفرت و بیم و رجا
...ت و قربانی و اخلاص و ایثار و سخا
... دنیا حبِ حقیقی حت حق حب خدا

جز بہ جز یہ سب کے سب ہیں جو ہے احساسات کے
کتنے لاتعداد رخ ہیں ایک حبِ ذات کے

...ے ہر انسان کے دل پر ہے یہ مہر خیال
...ں ہوں صدر علم و بدر عقل و سلطان جمال
...تر ہے صرف میرا فعل میرا اشتغال
...سے بڑھ جائے یہ کس میں تاب یہ کس کی مجال

ذات میری افتخار مہر و تاز ماہ ہے
مجھ سے برتر ہے کوئی تو کون غیر اللہ ہے

www.pdfbooksfree.pk

عال وادی ایمن غزال کوہ قاف
میرا قدسیوں کی بارگاہ اعتکاف
و آفاق میرے گرد سرگرم طواف
اعمال میرا متن کعبے کا غلاف

خاک پر مجھ سا ادا سنج تھا کوئی نہیں
اس کرے پر صرف میں ہوں دوسرا کوئی نہیں

ل عرش بریں ہوں دیدۂ فرش زمیں
ری تخلیق کے باہر نہ دنیا ہے نہ دیں
و اس آئینہ خانے میں ہر سو عکس ہیں
چہرے کے سوا کچھ بھی نظر آتا نہیں

میں حقائق کی زباں ہوں داستاں ہے کائنات
کارواں میں ہوں غبار کارواں ہے کائنات

ب دشمن ہے کہ ہر فرد بشر کے روبرو
ب اپنا مدعا ہے صرف اپنی آرزو
ب اپنا کرّ و فر ہے صرف اپنی آبرو
ب اپنا ذکر اپنی فکر اپنی گفتگو

کان دھرتا ہی نہیں کوئی کسی کی بات پر
کس قدر ملوث ہے انسان اپنی ذات پر

نیلم و یاقوت و مروارید و الماس و نگیں
لالہ و شمشاد و نسرین و چنار و یاسمیں
سبزہ و کہسار و دریا و آبشار و جھیل حسیں
سب ہیں مہمل جب گلے میں سانس کا ڈورا نہیں

صرف میرا اک کھلونا ہے جہاں کچھ بھی نہیں
میں نہیں تو یہ زمیں یہ آسماں کچھ بھی نہیں

خواہ کتنی ہی بری ہو خواہ کتنی ابتری
خواہ کتنا ہی جھنجھوڑیں گردشیں افلاک کی
خواہ کتنی ہی بلاؤں میں گھری ہو زندگی
پھر بھی جینے کی دعائیں مانگتا ہے آدمی

تھرتھراتا تلملاتا بلبلاتا ہے اگر
زندگی کو پھر بھی جینے سے لگاتا ہے بشر

کف برلب جام بر کف گل بداماں زندگی
قوس طرفہ کی محراب خنداں زندگی
جوئے رنگ و چشمۂ آب چراغاں زندگی
موج رقص و وجد آہنگ و الحاں زندگی

موج سوز دل ہے اس کے شعلۂ آواز میں
حرف کن کے زمزمے ہیں اس کے ساز میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ربط نہاں انتشار و انجماد
برف و اخگر ارتباط حبس و باد
خشک و تر آمیزش بست و کشاد
و بادہ وصل و برق نسل و بحزاد
سینۂ شمشیر میں حب گلو ہے زندگی
چاک کے ہاتھوں میں تسبیح رفو ہے زندگی

وحشی عناصر کا مہذب شاہکار
صبح و شام ضبط رنگ زار و جوئے بار
آب و آتش امتزاج نور و نار
و برق تپاں کا نقطۂ بوس و کنار
ایک تکوینی ضمانت امتناع جنگ کی
ایک تعمیری ہم آغوشی بلور و سنگ کی

اضداد کا پیماں لطف و اتفاق
ہم آہنگی میان جذبۂ وصل و فراق
میثاق مابین جمود و انشقاق
و شر کا صلح نامہ شیخ و صرصر کا وفاق
شبنم و خورشید کا عہد وفا ہے زندگی
دیکھئے تو بت پرکھئے تو خدا ہے زندگی

دن ترنگیں بخشتا ہے رات خواب شکریں
صبح چھلکاتی ہے کرنیں شام زلف عنبریں
نبض چٹکاتی ہے تن میں غنچہ ہائے ماوطیں
سانس چھنتی ہے قبائے آرزو کی آستیں
ایک نعمت ہے چھپکتی چہچہاتی زندگی
پھولتی پھلتی چہکتی لہلہاتی زندگی

قعر سے تا سطح قلزم پرفشاں ہے زندگی
خار میں حرف خفی گل میں اذاں ہے زندگی
برگ پر شبنم فضا پر کہکشاں ہے زندگی
داستاں در داستاں در داستاں ہے زندگی
فرش سے تا عرش زلف ناز بکھرائے ہوئے
فتح سیارہ و ثوابت کی قسم کھائے ہوئے

زندگی بانسری سارنگ دیپک سوہنی
بت تراشی رقص موسیقی خطابت شاعری
پنکھڑی تتلی صنوبر دوب نسریں چاندنی
لاجوردی شربتی دھانی گلابی چمپئی
زعفرانی آسمانی ارغوانی زندگی
لاجونتی مد بھری کومل سہانی زندگی

nted by www.ziaraat.com

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خو عیسیٰ نفس معجز ادا جادو کلام
رنگ و مہ وش و بستاں لب و کوثر خرام
بزم و سنگ عزم و لالہ سقف و ماہ بام
حرف و گل مزاج و سرو شیخ و سے قوام

زندگی سی بلیغ ارتقاء کا ناز ہے
آب و آتش کی کرامت خاک کا اعجاز ہے

جام و صراحی مرغ زار و نسترن
سجاوٹ اک گھلاوٹ اک لگاوٹ اک پھبن
طاؤس و جمال صبح و رنگ عدن
نفس گل چہرہ گل خو گل جبیں گل پیرہن

رقص ابرو تحفۂ آب رواں ہے زندگی
خاک بے آواز کے منہ میں زباں ہے زندگی

اشاروں کو صدا کی گود میں پالے ہوئے
سے جس نے تکلم کی بلا ٹالے ہوئے
مطرب انفاس کو الفاظ میں ڈھالے ہوئے
بادِ پر افشاں میں گرہ ڈالے ہوئے

لعل جوہر آفریں و کلک گوہر بار ہے
زندگی خمیدۂ افکار کی جھنکار ہے

ہر نفس موتی پروتی پھول برساتی ہوئی
نغمۂ زر بفت میں پازیب جھنکاتی ہوئی
مرکیاں لیتی ٹھٹکتی ناچتی گاتی ہوئی
دوڑتی بڑھتی ہمکتی جھومتی چھاتی ہوئی

اک سنہری تان کی زنجیر بل کھاتی ہوئی
ایک انگڑائی دھنک کے پل پہ لہرائی ہوئی

سر پہ سہرا بر میں جوڑا ہات میں قند و نبات
چال میں گنگا کی لہریں زلف میں برکھا کی رات
سانس میں بوئے سمن لہجے میں عود و سومنات
زندگی رنگوں کے سائے سے گزرتی اک برات

انکھڑیوں میں رت جگوں کی راگنی گھولے ہوئے
بال بکھرائے ہوئے بند قبا کھولے ہوئے

زندگی یوسف زلیخا قیس و لیلیٰ نل دمن
عید کا دن چودھویں کی رات چوتھی کی دلہن
اک کھنکتی لب کشائی ایک چھنتا بانکپن
رنگ ساگر راگ مندر روپ مالا پھول بن

جس کی قرنوں تجلّیٔ قدرت میں رکھوائی ہوئی
بدلیوں کی دھسانی چھاؤں کی پالی ہوئی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ں مرتے ہوئے پتوں پہ بوندوں کی کھنک
سرما کی کرن شام بہاراں کی دھنک
تلی کی اڑان آواز کوندے کی لپک
ن برکھا میں سارنگی کے تاروں کی چمک
شہرِ تن میں پھول والوں کی گلی ہے زندگی
گردشِ آفاق میں چھپا گل ہے زندگی

ل فرماں روائے کشور دنیا و دیں
ہ حرف خدا و رحمۃ اللعالمین
ل انساں کے لئے اے محرماں دور تک
ت سے بڑھ کر کوئی شے قابلِ نفرت نہیں
زندگی تکریم ہے توقیر ہے تحسین ہے
موت شاہ ارض کی سب سے بڑی توہین ہے

ت اندھیاری گھٹا ٹوپ آہنی تیرہ و فام
رکوع و بے سجود و بے قعود و بے قیام
ل بن منجمد خ بستہ شل افسردہ خام
حرارت بے حکایت بے بصارت بے خرام
اس کے پتھریلے کلیجے میں کسک ہوتی نہیں
اس کے دیدوں میں مروت کی چمک ہوتی نہیں

موت صحرا دشت ریگستان بن جنگل سراب
تیرگی وحشت شقاوت قاہری دہشت عذاب
خوف از خود رفتگی بیگانگی غیبت حجاب
ایک حسرت خیز غفلت ایک عبرتناک خواب
ایک ڈائن زندگی کی سمت منہ کھولے ہوئے
آستیں الٹے ہوئے تیغ دو دم تولے ہوئے

موت خاموشی اداسی بے نوائی بے حسی
موت سناٹا اندھیرا بے شعوری بے بسی
موت تاریکی تباہی تیرگی ترسندگی
موت آہوں کی خطابت آنسوؤں کی شاعری
شیر افگن بازوؤں کو بے سکت کرتی ہے موت
ماتمی ہاتھوں کی ضربت پر نرت کرتی ہے موت

نام وحشت موت سے اٹھتا ہے جنوں سے دھواں
فرق ہستی پر کڑک اٹھتی ہے دہشت کی کماں
دل پہ رکھ دیتا ہے خوف مرگ وہ بار گراں
پھٹنے لگتی ہیں سبھی زندگی کی دھجیاں
کوئی نرم آواز کوئی داستاں بھاتی نہیں
موت یاد آ جائے تو راتوں کو نیند آتی نہیں

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

…ں پر کس قدر شیشے گرا دیتی ہے موت
…ب میں کتنی جسموں کو سلا دیتی ہے موت
…کھوں کتنی گودوں کو جلا دیتی ہے موت
…روں کتنی بچوں کو دغا دیتی ہے موت
کتنی چاہوں کس قدر آسوں کو مرجھاتی ہے موت
کتنی وحشی گردنوں پر رقص فرماتی ہے موت

…اس کے باوجود اے محرمان این و آں
…حیران ہوں کہ تھا وہ کون دانائے زماں
…کو جس نے دیا نام حیات جاوداں
…قدر پر ہول بیخ کو بنایا گلستاں
زہر کو کس نے حریف آب حیواں کر دیا
اس اپنی تلوار کو کس نے رگ جاں کر دیا

…انساں کو دیا کس فلسفی نے یہ پیام
…ازی کا کفن ہے خلعت عمر دوام
…کس نے کر دیے مقتل میں حوروں کے خیام
…ے جو اس دہر ذہن انسانی کا نام
جو الوہی فکر تھا جو اک نیا پیغام تھا
اس حکیم نکتہ پرور کا محمدؐ نام تھا

اے محمد اے سوار توسن وقت رواں
اے محمد اے طبیب فطرت نباض جاں
اے محمد اے فقیہ نفس نقاد جہاں
موت کو تو نے وہ بخشی آب و تاب جاوداں
زندگانی کے پجاری موت پر مرنے لگے
لوگ پیغام اجل کی آرزو کرنے لگے

زیست کا نقش شہادت سے نکھرتا ہے جمال
موت کے گھونگھٹ میں ہے چہرہ حیات لازوال
خون کے قطروں میں ہے قندیل وجود ذوالجلال
ذہن انسانی کو بخشا صرف تو نے یہ خیال
اہرمن پر وحشت یزداں کو طاری کر دیا
ایک اک انسان کو لاکھوں پہ بھاری کر دیا

خلق کو تو نے تمنائے شہادت بخش دی
اس تمنائے شہادت نے شجاعت بخش دی
پھر شجاعت نے چمکنے کی حرارت بخش دی
اس حرارت نے گداؤں کو حکومت بخش دی
اس قدر عجلت سے تو روئے زمیں پر چھا گیا
مدعی بکھرا گئے تاریخ کو غش آ گیا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کر گہوارۂ غم میں جھلتا ہے سرور
کی سرخی محراب میں ہے شمع طور
رنگین لحد ہے سبع قرآن و زیور
ہے نور و قصور و حور و انگور و طہور

یہ حقائق ہوں تو پھر مرنے سے ڈر سکتا ہے کون
موت کے شیدائیوں کو زیر کر سکتا ہے کون

سے پہلے دہر کو تو نے ہی سمجھائی یہ بات
ایوان شہادت میں ہے قندیل حیات
روشی ہے متاع زندگانی کی زکوۃ
کوثر کی سنا کا پیک ہے نخل فرات

عرش اتر آتا ہے فرش گرم گیرودار پر
رقص کرتی ہے دوامی زندگی تلوار پر

سوزاں کو تو نے آب زم زم کر دیا
وں کو حال تہذیب محکم کر دیا
کو نسریں بنایا جام کو جم کر دیا
شعلوں کو نچوڑا موجۂ یم کر دیا

کشتیاں چلوا دیں طوفاں سے ترے فرمان نے
موت بولی زندگی کاٹی ترے قرآن نے

موت کی ظلمت میں تو نے جگمگا دی زندگی
جوہر شمشیر عریاں میں دکھا دی زندگی
شمع کے مانند قبروں میں جلا دی زندگی
سرزمین مرگ میں تو نے اگا دی زندگی

جس لوٹا باغ جنت کی ہوا آنے لگی
مقبروں سے دل دھڑکنے کی صدا آنے لگی

خاک کے ذرات کو تو نے ثریا کر دیا
آگ کو پانی کیا پانی کو صہبا کر دیا
موت سی کالی بلا کو رشک سلمیٰ کر دیا
آخری ہچکی کو کل بانگ مسیحا کر دیا

سر سے خوف نیستی کی یوں بلائیں ٹال دیں
آدمی نے موت کی گردن میں باہیں ڈال دیں

یہ تصور موت کا جیسے ہی سوئے کربلا
وقت دوں پرور کے تاریخی تقاضے سے مڑا
خون میں تیرے گھرانے کے تلاطم آ گیا
لشکر صبح فروزاں شام کی جانب چلا

دفعتاً قصر جفا مسمار ہو کر رہ گیا
رعب شاہی نقش بر دیوار ہو کر رہ گیا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...محمد صورت وہ تیرے نواسے کو ملی
...تک جس سے درخشاں ہے ضمیر آدمی
...اللہ روشنی تیرے چراغ ذہن کی
...کی دھوپ پر چھٹکی ہے اب تک چاندنی

الٰہی یہ مرقع تیرے انا کا تاج ہے
کربلا تیرے نظام فکر کی معراج ہے

...حرف صداقت کا حسین ابن علی
...درس شہادت کا حسین ابن علی
...فکری نجابت کا حسین ابن علی
...تیری نبوت کا حسین ابن علی

جس نے بجھنے دی نہ شمع آدمیت وہ حسین
سانس جس کے دم سے لیتی ہے شریعت وہ حسین

...ہے جو غم سے شادمانی وہ حسین
...کی اب تک ہے دلوں پر حکمرانی وہ حسین
...بھی جس کی نگاہوں میں سہانی وہ حسین
...سے پی تھی جس نے زندگانی وہ حسین

سرخ انگاروں کو جس نے خاک کر کے رکھ دیا
جس نے دامان حکومت چاک کر کے رکھ دیا

طرۂ طرف کلاہ عزم و ہمت ہے حسین
سورۂ اخلاص و قرآن صداقت ہے حسین
منبر تصدیق و تکمیل رسالت ہے حسین
پشت ذوق مرگ پہ مہر نبوت ہے حسین

اے مرے پروردگار آدمیت السلام
السلام اے داور یوم شہادت السلام

حسن برستا ہے شہادت کا ترے کردار سے
فکر میں حکمت ہے تیرے عابد بیمار سے
ہاں وہ جنت سیر ہے جو سبزہ و انہار سے
مانگتی ہے بھیک تیرے سایۂ دیوار سے

اے خطیب اوج قاماں کے نواسے السلام
اے مرے تسلیم در آغوش پیاسے السلام

موت کو تو نے بہار کامرانی بخش دی
خاک کو اکسیر پیری کو جوانی بخش دی
ہمت انساں کو دجلے کی روانی بخش دی
برف کو لو دی لہو کو آتش فشانی بخش دی

التہاب تشنگی کو موج زم زم کر دیا
آنچ کو اپنا بنا دامان مریم کر دیا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ج شادی وشیون ہے تیری داستاں
ہے خولی کشن ہے تیغ کا سر پرفشاں
طرف تیرا گلا ہے اور خنجر بے اماں
طرف تیری رگ جاں خنجروں پہ ہے رواں
اک طرف موج ترحم اک طرف ماتم ہے تو
اک نرالا نغمہ و فریاد کا سنگم ہے تو

خود بجھ کر جلائے ہیں جو ذہنوں میں چراغ
بے فرق آہ و شیون شادمانی ہے دماغ
طرف جلتے ہوئے خیمے ادھر شاداب باغ
طرف نصرت کے موتی اک طرف جنوں کے داغ
اک نرالا ربط گل بانگ و فغاں ہے اے حسین
جھٹپٹے میں اک دھندلا پرفشاں ہے اے حسین

میں تیری یاد ہے شام و سحر کے درمیاں
وں کے ہیں غنچے تتلیوں کے درمیاں
قصوں کی دمک ہے آنکھ سے آنسو رواں
گل کی دھوپ ہے پڑتی ہیں جیسے بوندیاں
تجھ پہ بے روئے نہیں اٹھتے کسی محفل سے ہم
کیا کریں مجبور ہو جاتے ہیں اپنے دل سے ہم

ہم سے یہ کہتی ہے تیری کامرانی اے حسین
کامرانی ہے گل شادمانی اے حسین
شادمانی ہے متاع زندگانی اے حسین
آنسوؤں کی پھر بھی ہوتی ہے روانی اے حسین
زخموں کو چشم گریاں میں ڈبو دیتا ہے دل
جب ہنسی ہونٹوں پہ آتی ہے تو رو دیتا ہے دل

دارو گیر کربلا پر اے شہید محترم
عقل نازاں ہے مگر جذبات کی آنکھیں ہیں نم
چونکہ تیرے جذبۂ نصرت میں ہے آہنگ غم
اس لئے آنسو چڑھ جاتے ہیں تری بالیں پہ ہم
دل کا یہ فرماں ہے لغزش نہ آئے پاؤں میں
جشن فتح کربلا ہو آنسوؤں کی چھاؤں میں

لیکن آنسو وہ جو برسائیں شرار زندگی
جس سے چمکے گوہر عز و وقار زندگی
جس کے قبضے میں ہو تیغ آب دار زندگی
جن کی رنگینی میں کروٹ لے بہار زندگی
جو کریں شادابی اہل جہاں کے واسطے
گلشن جو بن جائیں فرود خسرواں کے واسطے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ں وہ آنسو جن میں غلطاں ہو خروشِ خوفِ حق
ں کے گرنے کی صدا میں ہو شہادت کا سبق
ں کے آگے رنگ ہوتا زجہاں بانی کا فق
ں کی آب و تاب میں تاریخ کے چمکیں ورق

جن میں جوہر پرفشاں ہوں تیشۂ فرہاد کے
غرق کر دیں جو سفینے جبر استبداد کے

کواری کا حر اجب ہے رفیقانِ کبار
خ پہ تابِ عزم ہو آنکھوں میں آبِ ذوالفقار
م حتاں ہوں قتل و جنگ و قتال بے اختیار
ں میں حرمانِ خزاں ہو سر میں سودائے بہار

بات جب ہے قم اُبھارے جذبۂ پیکار پر
ایک دل پہ ہاتھ ہو اک ہاتھ ہو تلوار پر

ب حکومت قصر ہائے معدلت ڈھانے لگے
ب غرور اقتدار اقدار پہ چھانے لگے
سروی آئین پہ جب آگ برسانے لگے
ب حقوقِ نوعِ انسانی پہ آنچ آنے لگے

رن میں وہ آبازوئے خیبر شکن سے کام لے
ان مواقع پہ حسینی بانکپن سے کام لے

کس طرف جاتا ہے تجھ کو سوچ اے مردِ خدا
اک طرف زہرہ نما ہے اک طرف شیرِ خدا
یا تو بن لے تاجِ کردارِ شہیدِ کربلا
یا محیطِ کشورِ باطل میں جا کر ڈوب جا

یا تو ان ذہنِ عالم جانبِ حق موڑ دے
یا حسین ابنِ علی کا نام لینا چھوڑ دے

یہ متاعِ چشمِ نم یہ دولتِ قلبِ دونیم
ہیچ ہے انساں اگر ڈھونڈے نہ راہِ مستقیم
مان ہی سکتی نہیں اس بات کو عقلِ سلیم
صرف ماتم ہو مآلِ مقصدِ ذبحِ عظیم

خونِ باطل ہے تب و تابِ حسامِ کربلا
آنسوؤں سے ہے بہت اونچا مقامِ کربلا

کربلا کا سیدِ لشکر جلالِ مصطفےٰ
کربلا کا اکبرِ مہ رو جمالِ مصطفےٰ
کربلا کی گود کا اصغر ہلالِ مصطفےٰ
کربلا کا رنگِ بستاں خونِ آلِ مصطفےٰ

عظمتِ نوعِ بشر کی انتہا ہے کربلا
تو سمجھتا ہے فقط ماتم سرا ہے کربلا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ان زندگی پہ کہکشاں ہے کربلا
...ی استبداد پہ گرزِ گراں ہے کربلا
...ِ ناموسِ بشر کی پاسباں ہے کربلا
...ن کے دھارے پہ چلی داستاں ہے کربلا

کربلا کی خاک میں اشکوں کی طغیانی بھی ہے
کربلا کی آگ میں تلوار کا پانی بھی ہے

...ر یہ فطری امر ہے جی بھر کے رو او زار زار
...غم شبیر میں روتا ہوں میں بھی زار زار
...ں تو کیا اس غم سے جنبش میں ہے قلبِ روزگار
...ور فرما لیکن اس نکتے پہ بھی اے سوگوار

غم نہیں ہے طرۂ طرفِ کلاہِ کربلا
سورما کی موت ہے میراثِ شاہِ کربلا

...ون اس میراث کی جانب اٹھاتا ہے قدم
...س کو سونپا جائے عباسِ دلاور کا علم
...ون کھاتا ہے شعارِ نصرتِ حق کی قسم
...ون یہ کہتا ہوا صف سے ابھرتا ہے کہ ہم

صفحۂ تاریخ پہ حرفِ جلی بنتا ہے کون
وارثِ جنسِ حسین ابن علی بنتا ہے کون

نسلِ آدم سے یہ اب تک کہہ رہی ہے کربلا
اے ستم کش تیرا فطری حق ہے فریاد و بکا
لیکن اس گردابِ شیون میں نہ اتنا ڈوب جا
فوت ہو جائے شہیدِ کربلا کا مدعا

حق کا باطل پر تفوق آدمی کا قرض ہے
خونِ صبرِ کربلا نوعِ بشر پہ قرض ہے

قرض یہ اترے تو فخرِ آدمی آگے بڑھے
چاکری پیچھے ہٹے تو سروری آگے بڑھے
ظلمتیں کم ہوں تو سیلِ روشنی آگے بڑھے
موت کو ٹوکیں تو کارِ زندگی آگے بڑھے

تار کھنچ جائیں تو پیدا صف شکن جھنکار ہو
قرض کا دریا اتر جائے تو بیڑا پار ہو

آدمی کا ہر قدم ہے درمیانِ گیر و دار
زندگی کا ہر نفس ہے اک مسلسل کارزار
کیا تجھے حاصل ہے اے مردِ حزیں و سوگوار
خونِ برقِ تیغ طوفان و مزاجِ ذوالفقار

باندھ کر سر سے کفن گھر سے نکل سکتا ہے تو
ہاں آپ تلوار کی برش پہ چل سکتا ہے تو

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

…ہ برادر عقلِ حق پرور میں اور اتنا خلل
…چکا ہے ایک مدت سے ترا کردارِ شل
…ں اضداد کا یہ اجتماع بے محل
…ِ حبِ حسین اور بیعتِ دیو اجل
کیا غضب ہے دن کی چھاتی پر اندھیری رات ہے
مومن اور خوفِ اجل منہ پیٹنے کی بات ہے

…ں لینے کو نہیں کہتے ہیں دانا زندگی
…فس اک طرح لوکی ہے تمنا زندگی
…قدم تسخیرِ قدرت کا ہے سودا زندگی
…ن میں ہے ارتقا کا شور و غوغا زندگی
مردہ ہے جس کا لہو وہ آدمی بے جان ہے
بے دلوں پر زندگی دراصل اک بہتان ہے

…ں نخوت ہیں سوار ابلقِ لیل و نہار
…ر تو فقدانِ جرأت سے مجسم انکسار
…ری آنکھوں میں نہیں رقصاں بغاوت کے شرار
…ر ہے تیرا اور پاسِ صاحبانِ اقتدار
قوتِ باطل پہ جو انساں چھا سکتا نہیں
حشر میں وہ مصطفےٰ کو منہ دکھا سکتا نہیں

دل جراحت سے اگر بھاگے تو راحت کفر ہے
غم سے اکتائے طبیعت تو مسرت کفر ہے
تخت پر قابض ہو جابر تو اطاعت کفر ہے
جو شہادت سے ڈرے اس کی عبادت کفر ہے
دامنِ صد پارہ کو غیرت سی سکتا نہیں
موت سے جو منہ چھپاتا ہے وہ جی سکتا نہیں

اے حسین اے غیرتِ حق کے امینِ ذی وقار
اے دیارِ حرمتِ انساں کے واحد شہریار
اے بہ خیبر زورِ یزداں اے بہ میداں ذوالفقار
ہاں پکار اپنے محبوں کو سرِ میداں پکار
نیند کے روندے ہوئے غفلت شعاروں کو جھنجھوڑ
ہو چکی ہے صبح اپنے سوگواروں کو جھنجھوڑ

پھر تمدن کی طرف پھنکار کر جھپٹے ہیں ناگ
جل رہا ہے پھر عروسِ زندگانی کا سہاگ
کانپتی راتیں صدائیں دے رہی ہیں آگ آگ
جاگ اے ابنِ علی کے نوحہ خوانِ خفتہ جاگ
اٹھ بھڑکتی آگ کو پانی بنانے کے لئے
کربلا آئی ہے بالیں پر جگانے کے لئے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ے برادر تجھ کو اکبر کی جوانی کی قسم
...ہوا تھا بند اس مقتل کے پانی کی قسم
...وں عابد کی بیڑی کی گرانی کی قسم
...ب خوددار کی آتش بیانی کی قسم
غرق کر دے ہچکیاں مردانگی کے راگ میں
کود پڑ نمرود حاضر کی بھڑکتی آگ میں

...ج پھر دنیا میں ہے انسان کی مٹی پلید
...کوؤں کی جیب میں ہے عصر حاضر کی کلید
...ں بے جذبات جہاں سوزو بے ضربات شدید
...ج پھر بیعت طلب ہیں عصر حاضر کے یزید
فوج باطل شاد ہے سیراب ہے خورسند ہے
ہاں پھر اہل حق پہ سنتے ہیں کہ پانی بند ہے

...ت ہے عباس کے مانند پھر دریا پہ جا
...تھ کٹ جائیں اگر تو مشک دانتوں میں دبا
...تھیا چھیں برچھیں ہیں آنکھوں کو چڑھا
...ی شمعوں کی لوؤں پر آندھیوں کو تو بچھا
دہر کی ٹھنڈی رگوں کو خون سوز و ساز دے
مرد اگر ہے تو مری آواز پہ آواز دے

دہر کو گھیرے ہوئے ہے شور طبل و برق و باد
گھر میں برپا ہے تلاطم در پہ ہے ابن زیاد
قوم میری سو رہی ہے اور سر پہ ہے جہاد
کس طرف یارب نکل جائے یہ عبد نامراد
الاماں حد نظر تک ہے سیاہی کیا کروں
کوئی سنتا ہی نہیں میری الٰہی کیا کروں

داورا ہلچل ہے پھر برپا میان مشرقین
ہر نظر ہے ایک ماتم ہر نفس ہے ایک بین
تخت پر سرمایہ داری ہے بصد اجلال و زین
اور ٹس سے مس نہیں ہوتے محبان حسین
ہے یہی ایمان تو ایمان کو میرا سلام
اک فقط ایمان کیا قرآن کو میرا سلام

کبریا پروردگارا کردگارا داورا
کب سے میری قوم گہری نیند میں ہے مبتلا
کب سے پامال نفیر خواب ہے میری صدا
نیند آنکھوں کی اڑا دے جوت سینوں کی جگا
یا لگا دے سینۂ مومن میں باغ زندگی
یا بجھا دے اے خدا میرا چراغ زندگی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہاں اے صباحِ طبع شبِ تار سے نکل
اے فکر سوئے آبِ خضر گنگنا کے چل
اے کلکِ نغمہ بار برقِ گھٹا میں ڈھل
اے چشمۂ تخیلِ برگ آفریں ابل
جس میں ہو رقص و رنگ و روانی کی داستاں
اے دل کی آگ چھیڑ وہ پانی کی داستاں

پانی خوش اضطراب و خوش انداز و خوش جمال
خوش آب و خوش خرام و خوش آواز و خوش مقال
شیریں قوام و شیشہ مزاج و گہر خصال
سرشاری و شگفتگی و رقص و وجد و حال
سرمایۂ آب و رنگ کی تانیں لیے ہوئے
لاکھوں ہر ایک بوند میں جانیں لیے ہوئے

پانی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چناب و راوی و گنگا و رود نیل
حیات و کوثر و تسنیم و سلسبیل
بے نظیر و غزل خوان بے عدیل
ہوا پہ ہمسر گلبانگ جبرئیل
دست خنک میں ساغر زم زم لئے ہوئے
کلیوں کی خواب گاہ میں شبنم لئے ہوئے
ہوئی ندی کی روانی کا جل ترنگ
کلیوں کے دل کی گرجتی ہوئی امنگ
کی لہر پھول کی خوشبو دھنک کا رنگ
میں بھرے ہوئے مدھ ماتیوں کے انگ
اور یہ جو عود و چنگ میں برکھا کی رات ہے
ان سب کی باگ ڈور بھی پانی کے ہات ہے
ہزار روپ سے بہتا ہے متجلی
پہار گونج گرج راگنی جھڑی
درخت دوب ثمر برگ خس کلی
شگوفہ کاہ کلی پھول پنکھڑی
کرتا ہے نصب موج پہ خیمے حباب کے
بھرتا ہے وقت صبح کٹورے گلاب کے

پانی بخار بھاپ گھٹا جھلملی دھواں
سنبل بنفشہ لالہ سمن سرو نیستاں
شاداب و نرم و نازک و سرشار و شادماں
بستان و سبزہ زار و خیابان و گلستاں
آنچل رخ صبیح پہ آبی لئے ہوئے
کاندھوں پہ زندگی کی گلابی لئے ہوئے
جولاں رقیق سرد سبک سیر نغمہ خواں
مستی فروغ زمزمہ انگیز درفشاں
وادی میں آبشار صراحی میں گلستاں
رقصاں جواں جہندہ و جولاں رواں دواں
ہیجان و اضطراب و تلاطم لئے ہوئے
گونگی زمیں پہ نعرۂ قلزم لئے ہوئے
پانی فروغ ولولۂ دجلہ و فرات
آہنگ و ارتقاء و تخیل تغیرات
سلطان ہفت قلزم و دارائے شش جہات
تخم وجود وجہ نمو طاقت حیات
جادو جگائے گیسوئے عنبر سرشت کے
کھولے ہوئے زمیں پہ دریچے بہشت کے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...کے بے شمار بھیڑے لئے ہوئے
...ل کی شوخیوں میں چھیڑے لئے ہوئے
... مد و جزر میں بیڑے لئے ہوئے
...ب گھاٹیوں میں دریڑے لئے ہوئے
جھلمل فضا میں بال پریشاں کئے ہوئے
بوچھار کی رقیق دلائی سے ہوئے
...ے تازہ کاری وجلائے شست وشو
... سرائے زمزمہ وجنت وسبو
...ں کہ شگفتگی و چشمہ نمو
...ار جودت و خلاقِ رنگ وبو
ہر بلبلے میں تارِ مقرنس لئے ہوئے
چھینٹ پہ نازِ صبحِ بنارس لئے ہوئے
... متاعِ کیف ہے سرمایۂ سبو
...ں پہ ضو رگوں میں تھرکتا ہوا لہو
...خاں کی بزم میں فرمانِ ہاؤ ہو
...پھلوں میں شہد ہے پھولوں میں رنگ وبو
سینے میں روحِ سنبل و سوسن لئے ہوئے
چنگی میں یادِ صبح کا دامن لئے ہوئے

لے چھیڑتا جوان ترنگیں ابھارتا
رندوں کو سوئے ساغر و مینا پکارتا
گرجتا لرزتا گونجتا تھمتا گہارتا
چنگھاڑتا دہاڑتا گاتا ڈکارتا
جھنکائے پائے ناز میں چھاگل بہار کی
بدلی گلوئے نرم میں آڑی گہار کی
آلامِ تشنگی کا گریباں سیئے ہوئے
کھیتوں کو رشکِ صبحِ بہاراں کئے ہوئے
جھونکوں میں شاخِ گل کو سہارا دیے ہوئے
خوابیدہ انکھڑیوں میں گھٹائیں لئے ہوئے
لے میں پروئے شور و شغب آبشار کے
خیمے اٹھائے دوشِ خنک پر بہار کے
دامن میں آبِ گوہر و مرجاں لئے ہوئے
جامِ رواں میں قطرۂ نیساں لئے ہوئے
سورج رواں میں عشوۂ ترکاں لئے ہوئے
کالی گھٹائیں زلفِ نگاراں لئے ہوئے
کولھوں پہ ہاتھ طرقِ ادا سے دھرے ہوئے
پھولوں سے مرغزار کی جھولی بھرے ہوئے

...ed by www.ziaraat.com
www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لوچ ابر کی رو موتیوں کی آب
جان گل کی مہک بحر کا حباب
آگ تیغ کا پانی سمن کی داب
سوچ صاعقہ کھنچ جائے تو شراب

پروا میں ابر تیرہ کے لچھے بنے ہوئے
لیلائے برشگال کی چندری چنے ہوئے

کی گونج نہر کی سیال راگنی
کی دھوم کوکتی سرشار راگنی
، شوخی ، خنکی ، وشاعری
، روانی ، رقص ، ربودگی

کوئل کی کوک پھول کی خوشبو لیے ہوئے
مدمایالہ زمزمہ وادو لیے ہوئے

پ ٹرٹر ٹرار ٹراٹر چھنن چھنن
دھوم دھام دمادم دھنن دھنن
رم جھوم جھما جھم چھنن چھنن
گرج گھما گھم گھمن گھمن

ہول و ہراس و دہشت و ہیجان لیے ہوئے
بجلی کی تیغ نوح کا طوفاں لیے ہوئے

نخوت کرے تو قحط سے عالم ہو بے قرار
گرم سخا اگر ہو تو رزاق روزگار
روٹھے تو ساز نور جو بھاگے تو سوز نار
کڑکے تو برق ریز جو ٹھہرے تو برق بار

بکھرائے بوندیاں تو چمن بولنے لگے
بچھڑا ہو یہ جو آئے تو ارمان بولنے لگے

روپوش ہو تو دھوپ جلا دے زمین پر
بگڑے تو فرش گرم بچھا دے زمین پر
تیا کرے تو آنچ بسا دے زمین پر
منہ پھیر لے تو بھوک اگا دے زمین پر

خوش ہو تو سر کو تخت کلائی کو بانک دے
لعل و گہر زمین کی چولی میں ٹانک دے

آئے جو موج میں تو اڑیں پھنگوں کے کاگ
افسردہ ہو تو کھیت میں رنگیں مہیب ناگ
چھیڑے جو آسمان پہ دریا دلی کا راگ
چولھوں کی سمت دوڑ پڑے کھلکھلا کے آگ

کر دے فنا تو کفر سے ڈسوا دے دین کو
برسے تو تخت زر پہ بٹھا دے زمین کو

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

فراز پہ تو گھٹا جھومنے لگے
یب میں تو فضا جھومنے لگے
تو کجریوں کی صدا جھومنے لگے
تو روح ارض و سما جھومنے لگے
کروٹ صبا میں لے تو چنبیلی مہک اٹھے
پس جائے تو بتوں کی ہتھیلی مہک اٹھے
ہکار اڑے تو گھٹائیں ہوں نوحہ گر
ے اٹل پڑے تو جھک جائیں بام و در
ے تو رنگ و رقص ہوں گنگا کے گھاٹ پر
ے جو گاگروں سے گھٹائیں ہوں تر بتر
نہلائے الھڑوں کو تو چندے بکس چڑیاں
ٹپکے جو گیسوؤں سے تو موتی بنیں چڑیاں
ل کی چادروں میں جو الجھے تو کنگھی
رلوں کی زد پہ آ کے جو رکے تو چیخی
جوں کے مد و جزر سے ابھرے تو سرولی
لوں کی ظلمتوں میں جو ڈوبے تو اگرلی
گرجے جو ابر میں تو فلک چھپا اٹھے
انگڑائی لے تو سر پہ دھنک چھپا اٹھے

برسے جو ٹوٹ کر تو جہاں ناچنے لگے
عشرت سرائے بادہ کشاں ناچنے لگے
مقتل کی رہ میں بانگ اذاں ناچنے لگے
شمعوں کی لو اگر کا دھواں ناچنے لگے
بوچھار میں جو بند قبا کھولنے لگے
کھیتوں پہ رنگ ماہ وشاں بولنے لگے
پرکھا کا راگ گائے تو ساغر چھلک اٹھیں
چمکے جو دھوم سے تو خمستاں لپک اٹھیں
رس بوندیاں گرائے تو بچے کھنک اٹھیں
کوثر میں گنگنائے تو حوریں تھرک اٹھیں
چھلکے جو عرش پر تو ملک تشت شو کریں
زلفیں نچوڑ دے تو پیمبر وضو کریں
صد حیف کربلا میں وہی آب خوشگوار
جس پہ حیات نوع بشر کا ہے انحصار
جس کے بغیر آتش سوزاں ہے روزگار
بجتا ہے جس کے تار پہ انفاس کا ستار
جس کا علم ہے بارگہ مشرقین پہ
اس پہ چچا نے بند کیا تھا حسین پہ

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...ارے ہے آج بھی گریاں ہیں بحر و بر
...ے ظالم پھول جیسے شر
...فر الحفیظ ہے عدوان الحذر
...کی تیغ بند ہو وہ بھی حسین پے
مولا کسی پہ کوئی نہ ایسی جفا کرے
کافر پہ بھی نہ بند ہو پانی خدا کرے

...ن کربلا کا وہ بے ہول التہاب
...رہا تھا آگ جہاں سوز آفتاب
...ں میں جل رہا تھا گلستان بوتراب
...تھا اٹھائے تمازت سے آب آب
موجوں پہ تشنگی تھی تسلط کیے ہوئے
ہر قطرۂ فرات تھا آنسو پیے ہوئے

...وں پہ فرش حرم شراروں پہ سائبان
...ں ہوا پہ ابر اٹھائے ہوئے نشان
...وں پہ گرد سر پہ کمانیں دلوں میں بان
...وں میں لو جگر میں شعاعیں لبوں پہ جان
پیش نظر حیات کی بستی لٹی ہوئی
زیر قدم زمین کی نبضیں چھٹی ہوئی

ذرات آبدیدہ تھے صحرا اداس تھا
گرداب اشک بار تھے دریا اداس تھا
فرش زمین و عرش معلی اداس تھا
روتے مجتبیٰ فاطمہ زہرا اداس تھا
گردوں کی بار غم سے کمر تھی جھکی ہوئی
گیتی کی سانس فرط الم سے رکی ہوئی

ذرات کو خواب فنا فرق شور و شین
تپتی ہوئی زمین پہ اکبر سا ماہ رو حسین
اصغر کی سرد لاش پہ سیدانیوں کے بین
اے وائے بے نوائی و مظلومی حسین
خیمے کے در کو دیدۂ گریاں کیے ہوئے
زینب کھڑی تھیں بال پریشاں کیے ہوئے

سکتے میں تھے رسول ملائک تھے سوگوار
گردوں پہ مرتضیٰ و محمدؐ تھے اشک بار
ویران پالنے سے اداسی تھی آشکار
زہرا کی آ رہی تھی یہ آواز بار بار
سن لے صدائیں بار خدا شور و شین کی
پروردگار خیر ہو میرے حسین کی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

...میرے لال اف یہ سماں ہائے کیا کروں
...جان اور یہ بارگراں ہائے کیا کروں
...دھوپ میں ہو تپاں ہائے کیا کروں
...سے اٹھ رہا ہے دھواں ہائے کیا کروں
ہے ہے کوئی نہیں جو سنبھالے حسین کو
یارب کسی جتن سے بچا لے حسین کو

...ی ہوئی تھی عرش پہ زہرا کی یہ صدا
... فرش تھا نمونۂ محشر بنا ہوا
...کھڑی تھیں سر سے اتارے ہوئے ردا
...اری تھی یاں حیثیت سے کربلا
ہر ذرہ قتل گاہ کا مائل تھا بین پہ
تاریخ کی نگاہ لگی تھی حسین پہ

...روں پہ سو رہے تھے رفیقان نیک کام
...ہونٹوں تک آ رہا تھا شہادت کا تلخ جام
...شعلوں کے بڑھ رہے تھے پرے جانب خیام
...تنہا کھڑے تھے حلقۂ اشرار میں امام
پروا نہ دھوپ کی نہ کوئی فکر سائے کی
خیمے سے آ رہی تھی صدا ہائے ہائے کی

لیکن ہلا سکا نہ ستم ہائے روزگار
مولا کے لب تھے عزم شہادت سے آبدار
رخ کے خزاں کے دوش پہ سرمایۂ بہار
چہرے سے تاب وجہ ذوالاکرام آشکار
کوثر کی ہر نفس میں روانی لئے ہوئے
سیلاب روزگار کو پانی لئے ہوئے

پھر بھی یہ چاہتے تھے کہ برپا نہ ہو فساد
ارباب مکر کو سے نہ کرنا پڑے جہاد
دوہرا سکے نہ وقت مآل ثمود و عاد
خطبے کے ڈونگرے سے بجھے آتش عناد
گرتی ہوئی خلوص کی دیوار روک لیں
چلتی ہوئی زبان پہ تلوار روک لیں

لیکن ہوا ذرا بھی نہ حجت کا جب اثر
مائل ہوئے جہاد پہ سلطان بحر و بر
اٹھتی ہوئی نگاہ سے اڑنے لگے شرر
ابھرے علی کی شان سے تلوار چوم کر
گویا گھٹا کی اوٹ سے بجلی نکل پڑی
ٹھہری زباں نیام سے تلوار ابل پڑی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رچم بلند ہوا دار ہو گیا
سے گرم خوف کا بازار ہو گیا
عروج شام شب تار ہو گیا
جو منھ سے حرف وہ تلوار ہو گیا
آخر صدا یہ ایک پکاری ابھر گئی
کانوں سے کافروں کی گر تک گزر گئی
کن جو تھے غرور کے وہ سر جھکا دیے
وان خسروی کے پرخچے اڑا دیے
ب تیغ نے خون کے دریا بہا دیے
یاے نے آب تیغ کے جوہر دکھا دیے
برپا دیار کفر میں کہرام ہو گیا
دیو فساد لرزہ بر اندام ہو گیا
یل بھر میں ظالموں کے خیمے الٹ گئے
جو ہاتھ اٹھے حسین کی نظروں سے کٹ گئے
قوت پہ جن کو ناز بہت تھا وہ لٹ گئے
سوئے حرم جو تیر چلے تھے اچٹ گئے
اہل جفا کی موت کا فرمان آ گیا
دشت بلا میں نوح کا طوفان آ گیا

شیرازۂ کتاب حکومت بکھر گیا
سلطان کے غرور کا دریا اتر گیا
کردار تشنہ کام بڑا کام کر گیا
پانی سپاہ شام کے سر سے گزر گیا
حق کی نگاہ ضرب سے بے تاب ہو گئے
باطل کے پیروؤں کے جگر آب ہو گئے
اٹھی نگاہ چہرۂ باطل جھلس گیا
اک ناگ تھا کہ جسم اعدا کو ڈس گیا
پاتال میں سفینۂ اہل ہوس گیا
پانی طلوع کی تیغ کا چھاجوں برس گیا
تیور علی کے شیر کے جب برق ہو گئے
خود اپنے ہی لہو میں شقی غرق ہو گئے
سبط نبی کے عزم نے کر ڈالی یوں کماں
لو دے اٹھا یقین دھواں بن گیا گماں
اللہ ری حرب و ضرب امام زماں کی شاں
منھ سے نکل پڑی عمر سعد کی زباں
ندی غرور جاہ کی پایاب ہو گئی
فوج یزید ماہی بے آب ہو گئی

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

... علم کا فرشتہ غضبناک ہو گیا
...وں کا خون شعلۂ بے باک ہو گیا
...ن قہر میں آگ لگی خاک ہو گیا
... سے معاویہ کا جگر چاک ہو گیا

اہل وفا کی عمر کا پیمانہ بھر گیا
مروانیوں کی تیغ کا پانی اتر گیا

...ھر میں سانس اہل جفا کی اکھڑ گئی
...ت کے طمطراق کی صورت بگڑ گئی
...ت خدا سے کسوت شاہی ادھڑ گئی
... پر بحکم قضا لوٹ مچ گئی

حق نے رگِ ستیزہ کی کل بل نکال دی
پائے بنی امیہ میں زنجیر ڈال دی

...ں کا رنگ کاہکشانی نہیں رہا
...ے قہر میں شور روانی نہیں رہا
... و ظلم میں فرعونی نہیں رہا
...یر تاجدار میں پانی نہیں رہا

ہیبت سے ناریوں کا لہو سرد ہو گیا
ہیبت طلب یزید کا منہ زرد ہو گیا

اے کربلا کے ابر گہر بار السلام
اے بادیوں کے قافلہ سالار السلام
اے کعبۂ سواد کے معمار السلام
اے جنس آبرو کے خریدار السلام

اے سورما دلیر جیالے تجھے سلام
اے فاطمہ کی گود کے پالے تجھے سلام

اے میرِ ارض و صدرِ سماوات السلام
اے بادشاہ کشور آیات السلام
اے میزبان لشکر آفات السلام
اے ناقد تجلی ذات السلام

اے کج کلاہ سورت کونین السلام
اے وارث عبادت ثقلین السلام

اے مصحفِ حیات کی تفسیر السلام
اے مدعائے آیۂ تطہیر السلام
اے دستِ ذوالجلال کی شمشیر السلام
اے مصطفے کے خواب کی تعبیر السلام

اے زندگی کے سوز نہانی سلام لے
کوثر بدوش تشنہ دہانی سلام لے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زخم قلب شبیر کے مرہم تجھے سلام
ناصر شبیر اعظم تجھے سلام
اے رسول دین محرم تجھے سلام
حجت شرافت آدم تجھے سلام
اے تاجدار ملک تحمل سلام لے
اے فقر کے عظیم تمول سلام لے
بوستان سایۂ دامان مصطفےٰ
[illegible] جگر چشمۂ ایمان مصطفےٰ
نور عین حیدر و اے جان مصطفےٰ
خوش جمال یوسف کنعان مصطفےٰ
اے تحفہ امن ساقی کوثر سلام لے
آفاق کی زباں سے بجز سلام لے
بے پناہ قوت اخلاق السلام
خلوق داور اطلاق السلام
حق نگر شعور کے رزاق السلام
افتخار انفس و آفاق السلام
اے طرۂ کلاہ نبوت سلام لے
اے شاہ کشور ابدیت سلام لے

اے افتخار صبر فراواں تجھے سلام
طوفاں شکار کشتی عرفاں تجھے سلام
اے آبروئے چشمۂ حیواں تجھے سلام
اے کردگار عظمت انساں تجھے سلام
ہاں اے گلوئے موت کے خنجر سلام لے
اے پختگیٔ فکر شبیر سلام لے
ہاں مرحمت ہو خاطر بیدار یا حسین
حرف غلط سے جرأت انکار یا حسین
تاب و توان عابد بیمار یا حسین
جھنکار ذوالفقار کی جھنکار یا حسین
ہاں سر کے جذبۂ حرکت پاک موڑ دے
ہاں توڑ دے جمود کی زنجیر توڑ دے
مولا ہجوم درد تنہائی کا واسطہ
زینب کے عزم شعلہ بیانی کا واسطہ
اصغر کے سوز تشنہ دہانی کا واسطہ
اکبر کی تشنہ کام جوانی کا واسطہ
ہاں آج آنسوؤں سے شرارے نکال دے
ہاں آگ میں حیات کے پانی کو ڈال دے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

…ے حسین برق سوار و اجل شکار
…کو تخت شکن قاہری شکار
…نگاہ قصر شکن سلطنت فشار
افکار فرش فروغ انبیاء وقار

اے آفتاب تحفۂ شبنم قبول کر
ہاں سجدۂ جبین وہ عالم قبول کر

ذوالفقار حیدر کرار السلام
جانشین احمد مختار السلام
بے نیاز اندک و بسیار السلام
محور ثروت و بسیار السلام

اے بے مثال تجلّی ہمت السلام
اے آدمی کے ناز الوہیت السلام

وجہ افتخار اب و جد سلام لے
کار ساز ایثار و اسوہ سلام لے
ذی حیات منبر و معبد سلام لے
عارف ضمیر محمدؐ سلام لے

ناموس انبیاء کے نگہبان السلام
اے رحل کائنات کے قرآن السلام

سلام

طبع میں کیا، تیغ نہاں میں روانی چاہیے
گل فشانی تو کیا، اب خوں فشانی چاہیے
بعد زنجیر تکلفی! خیر بھی ہے تجھے
عمر ! سے تجھ عزم حکمرانی چاہیے
مرقد شہزادۂ اکبر سے آتی ہے صدا
حق پہ جو مٹ جائے، ایسی نوجوانی چاہیے
شاہ فرماتے ہیں "جائے جا خدا کے نام پر"
موت جب تکتی ہے اکبر کی جوانی چاہیے
کن کے جس کا نام نبضیں چھوٹ جائیں موت کی
دین کے ساونت کو وہ زندگانی چاہیے
عمر فانی سے تو برگ کاہ تک ہے بہرہ مند
مرد کو ذوق حیات جاودانی چاہیے
کون بڑھتا ہے لہو تھوڑا سا دینے کے لئے
اے عزیزو! دین کی کھیتی کو پانی چاہیے
جن کے سینوں میں ہو سوز تشنگان کربلا
ان جواں مردوں کی تلواروں میں پانی چاہیے
جوش! ذکر جرأت مولا پہ شیون کے عوض
رسخ پہ شان فخر ذوق کامرانی چاہیے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

(۲)

کیا نماز شاہ تھی، ارکان ایمانی کے ساتھ
دل بھی جھک جاتا تھا سجدے میں پیشانی کے ساتھ

حشر تک زندہ ہے تیرا نام اے ابنِ رسول!
کر چکا ہے تو وہ احسان، نوعِ انسانی کے ساتھ

ان کے آگے صولتِ دنیا کا ذکر، او ابنِ سعد
کھیلتی ہے جن کی ٹھوکر تاجِ سلطانی کے ساتھ

غیرتِ حق کو کہیں دیکھو نہ آجائے جلال
ظالمو ہولی نہ کھیلو خونِ انسانی کے ساتھ

یا الٰہی ہو گیا ہوا اے اہرمن کے آ کھڑا
کھیلنا آساں نہیں ہے شمعِ یزدانی کے ساتھ

امتِ معصوم کو قاتل سے کیا خوف و خطر
یہ سفینہ کھیلتا کرتا ہے طغیانی کے ساتھ

صرف رونا پیٹنا سے قوموں کے کیسں بھرتے ہیں دن
خوں فشانی بھی ہے لازم اشک افشانی کے ساتھ

آنکھ میں آنسو ہوں، سینوں میں شرارِ زندگی
موجِ آتش بھی ہو بہتے ہوئے پانی کے ساتھ

طلب حق پاک کی ہر سانس کو اے مدعی!
ہاں ملا کر دیکھ لے آیاتِ قرآنی کے ساتھ

جوشؔ ہم اولیٰ غلامانِ علی مرتضیٰ
حکمت سے پیش آتے ہیں جہانبانی کے ساتھ

(۳)

تو نے حسین دہر کو ششدر بنا دیا
طوفاں کو ناز کِل کو لنگر بنا دیا

ان تختیوں کو قند بنایا جو زہر تھیں
پھر مسکرا کے قہر کو شکر بنا دیا

سوا حبیب ابنِ مظاہر کے شیب کو
تو نے شباب قاسم و اکبر بنا دیا

مقتل میں صرف ایک تبسم کی موج نے
زنجیر غم کو زلفِ معنبر بنا دیا

جس تشنگی کی آگ پہ تھی کربلا کی دھوپ
اس تشنگی کو چشمۂ کوثر بنا دیا

جو کاکل بے گروہ شاہانِ حق شکن
ایک رگ گلو کو وہ خنجر بنا دیا

جب خنجروں کو نوک بتوں میں بدل چکے
تو نے بتوں کو توڑ کے خنجر بنا دیا

تیرے ثبات و عزم نے خود وقتی موت کو
اک دائمی حیات کا مظہر بنا دیا

یوں سر جھکا دیا کہ ردائے نیاز کو
ہم رنگ ناز حضرتِ داور بنا دیا

جس اک عدد میں دولتِ ذبحِ عظیم تھی
تو نے اس اک عدد کو بہتر بنا دیا

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

(۴)

حسین ابنِ علی دنیا کو حیراں کر دیا تو نے
سرابِ تشنگی کو آبِ حیواں کر دیا تو نے
نظر ڈالی تو ذرّوں کو جواہر میں بدل ڈالا
قدم رکھا تو شعلوں کو گلستاں کر دیا تو نے
تری کشتی کی جاں کو غرق کرنے جب بڑھا طوفاں
تو خود طوفاں کو غرقِ کشتیٔ جاں کر دیا تو نے
ضمیرِ اہلِ وحشت اور ذاتِ اہلِ وحشت کو
بہم جیب و دست و گریباں کر دیا تو نے
جراحت کو عطا کر کے شعار بخیہ و مرہم
خزاں کو شایانِ رنگِ بہاراں کر دیا تو نے
جو دھندلا ہو چلا تھا پہلا ورقِ منشورِ فطرت کا
تو اپنے خونِ دل کو زیبِ عنواں کر دیا تو نے
بجھی جب شمعِ جاں تو زیرِ موجِ دود پر افشاں
حقائق کو چراغِ زیرِ داماں کر دیا تو نے
بنا کر شمع خود اپنے لہو کے گرم قطروں کو
دیارِ ذہنِ عالم میں چراغاں کر دیا تو نے
جو کے آسماں پہ اک صباحِ نو دمک اٹھی
زمیں پہ چاک جب اپنا گریباں کر دیا تو نے
رہے گا یہ ترا احسان سرکارِ مشیّت پر
کہ اے ابنِ علی انساں کو انساں کر دیا تو نے

گماں ہے تو کس طرح کرتے کے فرقِ سلطاں پر
بنی آدم کی اس مشکل کو آساں کر دیا تو نے
بتا کر بات یہ پیغمبر کو بھی تعبیری تھی
چھڑک کر خون پھر قرآں کو قرآں کر دیا تو نے
نظر آتی ہے سوئے جنگ تو حیرت یہ ہوتی ہے
کہ اس کافر کو اے مولا مسلماں کر دیا تو نے

(۵)

کربلا تیرا اصل مرکز پہ اب آنا چاہیے
اس زمیں پر اک نئی بستی بسانا چاہیے
پڑ چکے ہیں سینکڑوں روحِ شہادت پہ حجاب
سوچو اب ان حجابوں کو اٹھانا چاہیے
استعاروں میں بیاں کرنے کے دن باقی نہیں
داستاں اب صاف لفظوں میں سنانا چاہیے
یہ جنگ ابھی نہیں اے سوگوارانِ حسین
باندھ کر سر سے کفن میداں میں آنا چاہیے
آگہی جب آنے لگے حق پہ تو ہر زندگی
موت کو بڑھ کر گلے سے لگانا چاہیے
تیغ کے دامن کی جب آنے لگے رن سے ہوا
سر کو انگلی لے کر مسکرانا چاہیے
تیری پابوسی کو خم ہے کب سے پشتِ آسماں
اے مسلماں! خاک سے اب سر اٹھانا چاہیے

www.pdfbooksfree.pk

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یوں ابھرے سے رہا نقشِ حیاتِ جاوداں
زندگی پہ خون کی مہریں لگانا چاہیے
آفریں اے ہمتِ مردانہ ابنِ رسول
صاحبِ غیرت کو یونہی موت آنا چاہیے
ہنس کے احمد شب ہجرت یہ دیتا ہے صدا
اے علی! مردوں کو یونہی نیند آنا چاہیے
کچھ سنا کیا کہہ رہا ہے جوش! اکبر کا شباب؟
چند میں تیروں کے جوانی کو نہانا چاہیے

(۶)

محراب کی ہوس ہے نہ منبر کی آرزو
ہم کو ہے طبل و پرچم و لشکر کی آرزو
بامِ جلال و گردِ رہ عزم کا ہے شوق
اورنگ کی ہوس ہے نہ افسر کی آرزو
کانٹوں پہ حق پرست چلتے ہیں کروٹیں
بالش کا اشتیاق، نہ بستر کی آرزو
تعویذ کیا کروں گا کہ ان بازوؤں کو ہے
اژدر شکار قوتِ حیدر کی آرزو
کرتا ہے اپنے خون میں ہم کو شناوری

تسنیم کی تڑپ ہے نہ کوثر کی آرزو
اس آرزو سے میرے لہو میں ہے جزر و مد
دشتِ بلا میں تھی جو بہتر کی آرزو
رنگیں مزاجیوں کا نہیں ہے محل ہنوز
دل کو ہے خونِ مرحب و عنتر کی آرزو
رقصِ پری و شانِ خرامِ صبا، حرام
دل کو ہے ضربِ فاتحِ خیبر کی آرزو
ہاں عمرِ جاوداں کی ہمیں بھی نوید دے
اے موت، اے جوانیِ اکبر کی آرزو
جوش اس سبوئے قلب پہ کون و مکاں نثار
غلطاں ہو جس میں ساقیِ کوثر کی آرزو

اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.pdfbooksfree.pk